بسم الله الرحمن الرحیم

بعد تاسیس اساس فیض اقتباس محمدت و سپاس مالک الملک [illegible] نگار [illegible] اشتر

که اشخاص بشری را با وصف اتحاد ماهیت افراد و اشتراک مواد [illegible] اشجار [illegible]

بصنعتین [illegible] موضوعه و [illegible] و انحا متکثره با حسن وجود خلق [illegible] نمو

فتبارک الله احسن الخالقین و پس از تقدیم قوائم آلاء [illegible] ملهم

تحفه نگار [illegible] انا افصح العرب و العجم مضمون لا احصی ثناء علیک [illegible]

[illegible] علی نفسک [illegible] چون مصر نوبش و [illegible]

برید و نغ

لی من ... دالھی الیہ اما بعد این معطل اللذات ناقص الفکر بی بضاعت

لمیل احمد ... خلیل الرحمن ابن چودھری ممتاز احمد ابن چودھری

مرزا احمد ... ردولوی تعلقہ دار تعلقہ بری پرگنہ ردولی ضلع نوابگنج بارہ بنکی

الله درجہ ... کرھم الیہ بالخیر آمین رب العالمین بر ضمیر ارباب

وخاطر ... ایقان و ستر و احتجاب نخواہد بود کہ در معرض مدت

... رفاہ ... از فرط عقیدت و ارادت بابزرگان بوسیلہ اخلاص

حسن کمال ... کہ ملفوظ شریف مولفہ حضرت شاہ عبد القدوس

گنگوہی ... کہ المشہور بہ انوار العیون پیر دستگیر

... الواصلین ناصر ... منبع اسرار احدیت و وحدت و معدن اسرار المعارف

کیفیات الذاتیہ حضرت مخدوم شاہ احمد عبد الحق ردولوی

قدس اللہ روحہ طبع کنانید ... شتہار در آرم تا نفع تام

... ابد گردد لاجرم ہر قدر کہ از دست ... ن قدسی

... صفات و قدود و اصلان گشتہ ... یدت سمات

در آمدہ بتصحیح آن بی کم و کاست ... ناز لبوس طبع پوشانیدم

و زیادت و نقصان بوجوہ لا اعلم ... نام جامع

کلیل الافهام نشوم وی سبحانه جلّت نعماؤه بذریعهٔ این حسن نیت وصفای طو

سن قلیل البضاعت ازین انفاس متبرکهٔ بزرگان دین که بسلسله وارادت احضرت

شیخ فخر الملته والدین حضرت شاه شیخ فخر الدین لقاه الله الی یوم الدین که از کمل خلفای

حضرت شاه محمد مصیانا الله الی یوم الدین بحرمته خاتم الانبیاء المبعوث فی السموات

والارضین مشرف شده ام فتوح دنیا و آخرت ارزانی فرماید بحق محمد و آله الامجاد بعد

بنده بی سلیقه کمترین خلیفه عدیم الادراک ذمیم الاخلاق ال... ی آنه عمید الدین

ابنای مولوی عبد الواسع نقوی مداری سیدن پور... ی که از فقدان استعداد

سر بجیب ندامت فرو برده که زنهار پیش اهل فضل و کمال بر نمی آرد محض امتثالاً

لامر العالی اعنی اخوت مآب المدح بکل لسان... والمحبوب فی کل جنان ذو الشرف

الاثیل احری بالتعظیم والتبجیل جناب خلیل ا... خلیل الرحمن سلمه الرحمان عن

جمله... مان اتفاق تالیف خطا... واله المستعان هر چند درین عهد

هنر دشمن... ... تا نفضل غیرداری و نوادب

در ظلمت تواری... ان و گردون مزبی هنر س د

لاکن الامر فوق الادب... اصیل جز اشک شفق گون

از گردش سپهر بی... مدام جاهل لئیم که در غبوق و صبوح

جام کام از راح فتوح مالامال ندارد چنانکه این لنگ بصری گفت زمان قد تفرغ للفضل

یسود کل ذی حق جهول بالجمله تاریخ طبع ملفوظ هذا زیب تسطیر مینماید

| | |
|---|---|
| چو فارغ شد فرید از نقل ملفوظ | برای سال تاریخش کمر بست |
| سروش آواز در گوشش رسانید | کرامات وسیلهٔ حق هست |

۱۲۹۵ه

تمت

## التماس از جانب مطبع

بفضله تعالی وقتیکه این کتاب عجوبهٔ روزگار از جناب چودهری خلیل احمد المشتهر به خلیل الرحمن صاحب تعلقه دار تعلقه بهری پرگنه رودلی ضلع نوابگنج باره بنکی دستیاب گردیده باعث فخر خود دانسته بکمال جد و جهد بنده بمقدار احقر محمد وزیر مالک مهتمم مطبع گلزار احمدی بمطابع رسانیدن آغاز کرد پس امید از مالکان مطابع و تاجران کتب این دارد که بلا اجازت جناب چودهری صاحب ممدوح قصد طبع ندارند فقط بر مسؤلان بلاغ باشد و بس

المشتهر
محمد وزیر مالک مطبع گلزار محمدی
لکهنؤ واقع اکبری دروازه

# شجرۂ متبرکہ حضرات خاندان چشتیہ صابریہ قدس اللہ اسرارہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نوّر فؤاد العارفین بانوار الذات وابقی وجود العاشقین بآثار الصفات
وتجلّی علی عیون المتبصرین انوار التجلیات واظہر فی بطون المحققین اسرار الخفیات و
زیّن فی وجہ المحبّین المحبوبین بضیاء الجمال ولیّن قلب المشتاقین بضیاء الوصال والصلوٰة
والسلام علی حبیبہ کاشف الاسرار وہادی الامۃ والابرار محمد وآلہ واصحابہ الاخیار اما بعد
صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الٰہی
بحرمت رازونیازیکہ شیخ المشائخ حضرت شاہ التفات احمد سلمہ اللہ تعالیٰ با تو دارد الٰہی
بحرمت رازونیازیکہ شیخ المشائخ حضرت شاہ درویش احمد قدس سرہ با تو داشت الٰہی
بحرمت رازونیازیکہ حضرت شاہ علی احمد قدس سرہ با تو داشت الٰہی رازونیازیکہ حضرت
شاہ فقیر احمد قدس سرہ با تو داشت الٰہی بحرمت رازونیازیکہ شیخ المشائخ مخدومی و قبلہ گاہی
حاجی الحرمین سیدی ومولائی حضرت شیخ حاجی احمد زمان قدس سرہ با تو داشت الٰہی
بحرمت رازونیازیکہ شیخ المشائخ مخدومی وقبلہ گاہی حضرت شاہ پیر بساران قدس سرہ با تو داشت
الٰہی بحرمت رازونیازیکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد اشرف عرف میراجی قدس سرہ با تو داشت
الٰہی بحرمت رازونیازیکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد عرف شیخا پیر قدس سرہ با تو داشت الٰہی بحرمت
رازونیازیکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ سلیم قدس سرہ با تو داشت الٰہی بحرمت رازونیازیکہ شیخ المشائخ حضرت

حضرت شیخ حمید قطب الدین قدس سرہ بانوداشت الٰہی بحرمت راز
نیاز بلیہ شیخ المشائخ حضرت شیخ حاجی قطب الدین قدس سرہ بانوداشت
الٰہی بحرمت راز نیاز بلیہ شیخ المشائخ حضرت شیخ پیر اولیا قدس سرہ بانوداشت
الٰہی بحرمت راز نیاز بلیہ شیخ المشائخ حضرت شیخ سید اولیا قدس سرہ بانوداشت
الٰہی بحرمت راز نیاز بلیہ شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد بن عارف احمد قدس
سرہ بانوداشت الٰہی بحرمت راز نیاز بلیہ شیخ المشائخ حضرت شیخ عارف احمد
بن حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس سرہ بانوداشت الٰہی بحرمت راز نیاز بلیہ
شیخ المشائخ شیخ العالم دستگیر بیکسان حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ
سرہ بانوداشت الٰہی بحرمت راز نیاز بلیہ شیخ المشائخ حضرت شیخ جلال الحق
والدین پانی پتی قدس سرہ بانوداشت الٰہی بحرمت راز نیاز بلیہ شیخ المشائخ
حضرت خواجہ شمس الدین ترک صاحب ولایت پانی پتی قدس سرہ بانوداشت الٰہی
بحرمت راز و نیاز بلیہ شیخ المشائخ حضرت مخدوم سید علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ بانوداشت الٰہی
بحرمت راز نیاز بلیہ شیخ المشائخ حضرت فرید الحق والدین شکر گنج قدس سرہ بانوداشت الٰہی بحرمت راز نیاز بلیہ
شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ بانوداشت الٰہی بحرمت راز نیاز بلیہ
شیخ المشائخ حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری قدس سرہ بانوداشت

الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ اسرارہ باتو داشت الٰہی
بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ حضرت حاجی شریف زندنی قدس سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ
شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ
حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی قدس
سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت شیخ خواجہ
ابو محمد چشتی قدس سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ
حضرت خواجہ ابی احمد چشتی قدس سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز
شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی اسحاق چشتی قدس سرہ باتو داشت الٰہی
بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہ
باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری
قدس سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ
حذیفہ المرعشی قدس سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ
ابراہیم ابن ادہم بلخی قدس سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت
خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت
خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ باتو داشت الٰہی بحرمت راز نیاز زبلہ شیخ المشائخ حضرت

خواجہ حسن البصری قدس سرہ یاد داشت الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شاہ
مردان شیر یزدان اسد اللہ الغالب المقصود والمطلوب کل طالب امیر المومنین
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ یاد داشت الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ
سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین سید الکونین جد الحسن والحسین
خواجہ عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وسلم یاد داشت

| | |
|---|---|
| ہر کرا جاوید باید جنت الماوی بہشت | ہر زمان با صدق خواند شجرۂ پیران چشت |

# شجرۂ متبرکہ حضرت خاندان قادریہ

## قدس اللہ اسرارہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شاہ نقیب احمد قدس
سرہ یاد داشت الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت حاجی
شاہ محمد زمان قدس سرہ یاد داشت الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ
حضرت پیر لبہاون قدس سرہ یاد داشت الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت سید فضل اللہ
قادری الحسینی قدس سرہ یاد داشت الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت
محمد شریف نارولی قدس سرہ یاد داشت الٰہی بحرمت

راز نیاز یکہ حضرت شیخ ابراھیم رامپوری قدس سرہ با تو داشت
الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت شیخ ابوسعید الچشتی قدس سرہ
با تو داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی
قدس سرہ با تو داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت شیخ جلال الدین
تھانیسری قدس سرہ با تو داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ قطب العالم
حضرت شیخ عبد القدوس گنگوھی قدس سرہ با تو داشت الٰھی
بحرمت راز نیاز یکہ حضرت شیخ درویش قاسم اودھی قدس سرہ با تو
داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت شیخ بدھن بھرایچی قدس سرہ
با تو داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت سید اجمل قدس سرہ با تو داشت
الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت سید جلال الدین بخاری قدس سرہ
با تو داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت شیخ محمد عین الغیث قدس
سرہ با تو داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت شیخ شمس الدین عبید
قدس سرہ با تو داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت شیخ ابو المکارم
قدس سرہ با تو داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت قطب الدین ابو
الغیث بن جمیل قدس سرہ با تو داشت الٰھی بحرمت راز نیاز یکہ حضرت

شمس الدین علی ابن کامنح قدس سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت شیخ

شمس الدین علی الحداد قدس اللہ سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ قطب الاقطاب حضرت شیخ محی الدین

عبدالقادر جیلانی قدس سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت شیخ ابوسعید المخزومی قدس

سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت شیخ ابوالحسن علی الہکاری

قدس سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سرہ

باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت شیخ ابوالفضیل عبدالواحد بن عبدالعزیز

الیمنی قدس سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت ابابکر شبلی قدس سرہ باتوداشت الٰہی

بحرمت رازنیازیکہ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی قدس سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت شیخ

سری سقطی قدس سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ شیخ المشائخ

حضرت معروف کرخی قدس سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت

شیخ داؤد طائی قدس سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت شیخ حبیب عجمی

قدس سرہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ حضرت شیخ ابوسعید حسن بصری قدس سرہ باتوداشت

الٰہی بحرمت رازنیازیکہ اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب حضرت علی رضی اللہ

عنہ باتوداشت الٰہی بحرمت رازنیازیکہ سید الکونین رسول الثقلین سید المرسلین رحمۃ للعالمین

مولیٰ عالم حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم باتوداشت یا حی یا قیوم

دهد حق عشق احمد بندگان چیدهٔ خود را

بخاصان شاه می بخشد می نوشیدهٔ خود را

محررہ و منقشہ عاصی وزیر علی انجم کارگذار

مطبع گلزار محمدی واقع شہر لکھنؤ زیر اکبری دروازہ

حق حق حق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مردان خدا خدا نباشند | لیکن ز خدا جدا نباشند

# شجرۂ دیگر پیران چشت اہل بہشت رضوان اللہ علیہم

هر که او خواہد چنین است الہٰی بہشت | ہر زمان با صدق خواند شجرہ پیران چشت

الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شاہ ... محمد صاحب مدظلہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شاہ غوث احمد صاحب ... سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شاہ بخشش احمد صاحب قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شاہ ... سرہ لحد اولیا قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شیخ المشائخ شاہ نور احمد صاحب اولیا قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شیخ المشائخ شاہ رحمت علی صاحب اولیا قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شیخ المشائخ شاہ کفایت اللہ صاحب اولیا قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شاہ نصرت اللہ ولیا قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شاہ محمد ... سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شیخ المشائخ شاہ بڈھ گدائی اولیا قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شیخ المشائخ شاہ گدائی محمد ... الدین بن شیخ اولیا قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ شیخ المشائخ شاہ ... حاجی قطب الدین صاحب اولیا قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت ... شیخ ... الدین چشتی قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شیخ یزید بن ... چشتی قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شیخ ... محمد چشتی قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت محمد عارف چشتی قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز بلکہ حضرت شیخ عارف محمد

چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت قطب الابدال شیخ احمد عبد الحق چشتی قدس
سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ
حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابر
چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت فرید الدین گنج شکر مسعود اجودھنی چشتی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت
قطب المشائخ خواجہ معین الدین چشتی سنجری چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی
چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ شریف زندنی چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ
قطب الدین مودود چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ ابو احمد چشتی
قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ علو
دینوری قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی
قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ خواجہ ابراہیم بن ادہم قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ فضیل بن
عیاض قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید اولیا قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ
حضرت حسن بصری اولیا قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب صلوٰۃ اللہ علیہ الٰہی
بحرمت راز و نیازیکہ حضرت سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا رحمت بخشد






حمد بی نهایت و ثنای بی غایت مر مالکی را که ملک وجود از کتم مفقود بصحرای
ایجاد از عالم امر که عبارت از کن فیکون است از جواهر ارواح و اجسام نامحصور و
نامتناهی بوجود آورده و هر یکی موجودی را بر امور مصالح او بحکم اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنَاکُمْ عَبَثًا در منهاجی که مراد او است در آورده و هر یک گروهی را مقصود
او در راه او کمال حال و جمله کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ داد چنانچه مهتر
قطب الاقطاب الاولیاء شیخ المشایخ حضرت شیخ نظام الدین قدس الله سره از
زبان در بار گوهر نثار خود می فرمود مصرع هر قوم راست راهی دینی و قبله گاهی
خسرو زبان که سر گزیده آن قطب جهان بود مصرع دوم را در سلک نظم
گردانید و باتمام رسانید مصرع من قبله راست کردم بر سمت کج کلاهی
و مر ایزدی را که وجود انسان را بحکم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ
بر تخت خلافت بتوقیع اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً رسانیده و لطائی ال

بطلوع آفتاب عنایت وظهور انوار ہدایت افمن شرح الله صدره للاسلام
فهو علی نور من ربه از ظلمات نفس اماره ان النفس لامارة بالسوء بعز اسلام
منور و معمور گردانید و مر منعمی را که جوہر ارواح بندگان را از تیر اجسام و بحر اوہام گذر
سیده و شناسای آشنای خود میگرداند و مر پادشاہی را که قلب مقربان حضرت عز
خویش را اجلت کرباه وسعت الله بجاروب لا اله تصفیه داد و نفی غیر از آن کرد
و در ممالک توحید الا الله از تغلب لشکر نفس باغی و تسلط جنود شیطان طاغی
در حصن امن و امان برپا ید و شهود لیس موجود الا الله است بنشاند و در منزل
فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر تمکن داد تا ایشان از قسم و وی که این
عالم خیر و شر و نور ظلمت ایمان کفر است امین گشتند آنچه عده به فرد ابود اقد وقت
ایشان شد بیت دیگران را وعده گر فردا بود * لیک ما را نقد هم اینجا بود
و درود بسیار و آفرین بیشمار مر سروری را که قافله سالار قوافل انبیاست و مر شارعی
را که زیور شریعت او مر همه جن و انس را پیاراسته و مر سالکی را که نهج سلوک او ما
زاغ البصر و ما طغی است و مر صوفی را که مقام او قاب قوسین او ادنی
است چنانچه از زبان در ربار گوهر نثار خود رسول صلی الله علیه وسلم میفرماید که
آدم و من دونه تحت لوائی یوم القیامة ولا فخر لی آدم و آدمیان و عالم و عالمیان در سایه

چشم نیم اویند و نجمند بلکه از و اند و بدو اند و مر شرایفی را که حضرت جل جلاله و عم نواله چهره

لا اله الا الله را عنبرینجال محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم زیب جمال و زینت

کمال بخشاد و مر جهان پناهی را که محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم خطاب دست دانا

نبی السیف طالع آفتاب دولت اوست و از مشرق تا به مغرب ملک است از دولت

قال علیه السلام زویت لی الارض فأریت مشارقها و مغاربها و سیبلغ ملک

امتی ما زوی لی منها و مر آل او را که بر حکم لا یمسه الا المطهرون

تکلیف و تطهیر قلب متکلم ایشانست ان الله یحب التوابین و یحب المتطهرین تکیه گاه ایشانست الذین

احسنوا الحسنی و زیاده طهر جامه ایشانست علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل دستگاه ایشانست و مر اصحاب او را که شموس فلک

خلافت و نجوم برج هدایت بوده اند و گم شدگان تیه ضلالت را راه هدایت می نموده اند که اصحابی

کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم لوای ایشانست رضوان الله تعالی علیهم

اجمعین و بعد میگوید بنده حقیر خادم فقراء الله مفتقر الی الله عبد المدعو

بن اسمعیل بن ... الحنفی الغزنوی خاکروب خانقاه قطب الاقطاب تاج الاولیا

هادی الاصفیا سلطان العارفین برهان الواصلین حضرت شیخ العالم شیخ احمد

عبد الحق ردولوی ... قدس الله سره العزیز که چون مدتی خود را در خانقاه متبرکه

در روضه مطهره آنحضرت که روضة من ریاض الجنة و حدیقة من حدائق ذوات البهجة بوده است

بمجاهدات شدیده و ریاضات مدیده بگداختم و زار و نزار ساختم و بگرسنگی و تشنگی در ختم

دوساختم چنانچه دراج معیت در مقام محویت بر آمد و بلبل جان از بوستان جنان

باخود و بیخود در ترنم آمد و باد و ستم از و مساز گردید یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ

لَهَا سر بر زد خواستم تا بعضی از حقایق و دقایق عارفان این راه و مقامات و حالات

واصلان این درگاه بزبان حال در محفظهٔ مقال به بیان سپارم و در سلک رساله

منسلک گردانم الگاه جاذبهٔ وقت دل را متوجه بدان کرده که مناقبی حضرت

شیخ العالم رضی تبرک و التیمن بتقدیم رسانم و برای قبولیت و افادت این رساله

بدان وسیلت آرم حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ بدانکه

چون حضرت شیخ العالم قدس الله سره بر حسکم فرمان يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وقال النبي صلى الله عليه وسلم رَجَعْنَا

مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ در متابعت و موافقت رسول

حضرت صمدیت به تیغ خونخوار آبدار اعدا از قلوب طالبان احدیت و سالکان

صمدیت را در طشت خون نشاندی و در سلک يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ

رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً در آوردی و دمار از دیار اغیار بر آوردی و جهان

و جهانیان را الطغرا امر ملک الملوک قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا

ومن لم یشبہ بیناء احدیت واشناء صمدیت بطرفتہ العین میگردانید و بحبور ازما
سوای الحق منظر واحداز ہمت باطن کہ ہمت او از ملک و فلک برگذشتہ بود ہمیشہ
ومردہ دلان را بحیات القلب کہ الشیئ یحیی و یمیت و در زمان واحد میرسانید ای
دعا صیان تحت السالک متاوعت در طوق تفاوت منسلک میکردی و ملت
ہویت صمدیت مالامال را از حضرت لازوال شارب لایزال بودی واز وغ باتہ
بغیرت جبار بر نیار دی و دم ھل من مزید ہر دم زدی واز غایت شوق تشنگی
ذوق بزبان مبارک او مشاہدہ شہود باطن این مثنویات اکثر اوقات میرفت
**مثنوی** ہر آن کو غافل از دی یکزمان ست ، در آندم کافرست اما نہان ست

| | |
|---|---|
| مبادا غافلے پیوستہ باشد | در اسلام بروے بستہ باشد |
| حضور و بخشش ای یار کارم | کہ من غائب شدن طاقت ندارم |

خواستم کہ تا از بعضے مناقب حضرت پیر دستگیر شیخ دلپذیر و دوای دارو
عسیر کہ از حضرت عظیم خطاب کریم عبدالحق یافتہ و در متابعت سید الاولین
والآخرین بکمال شتافتہ لاجرم او را عبدہ و رسولہ گفتہ اند و این راعبدالحق زہی
کمال کرد و متابعت بے مثال یافتہ و اسپ ہمت در میدان جمال و تاختہ کہ عنان
... ہمی بدست نمی آید و رد و مادام کہ در مقصد حقیقی رفتہ وانی کام و بی نان

در شهود مقام بے نشان بگوش ہوش بے سمع آواز فاعلم انہ لا الہ
الا اللہ الا انا بشنید و بدیدہ بے بصر در کمال تجلی جلال و جمال حق نگریست
و از ہمہ در گذشتہ و ببقاء حق پیوستہ تا شنیدہ می شود کہ حضرت شیخ العالم
پیر دستگیر حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ روحہ چنان مستغرق الاحوال
دائم الحال می بودند کہ اگر کسے از قرابتی یا از ہمسایہ و یا آشنای پیش
پیر دستگیر حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ می آمدی یا می بودی حضرت
شیخ العالم چون از عالم حق بعالم خلق می آمدندے و چشم بستہ باطن نظر ب
میکشودندی و نظر بر آنکس افتادی و می پرسیدکے کہ تو کیستی او عرضداشتی کہ من
فلان ام حضرت شیخ العالم باز پرسیدکے کہ فلان کیست او عرض میداشت کہ من فلان پسر
فلانم باز حضرت شیخ العالم می پرسیدندے کہ فلان کیست او عرض میداشت کہ فلان پسر فلان تا چندی
در میان سوال و جواب میگذشتی تا چون حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ معلوم میکردندی و می فرمودندی کہ فلان ازان ما ست باز حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ در حال بباطن استغراق سیر فتند باز شیخ العالم
قدس سرہ چون بہوش باز می آمدندی ہم بر انجملہ تا ہنگامی کہ او پیش بودے حضرت
شیخ العالم قدس سرہ کرات مرات می پرسیدی زہی حال و زہی کمال کہ در راہ

پیر خود حضرت سید الاولین والآخرین بجمال رسیده وتحصیل مقامات کر

کما سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن عائشة رضی الله ع

فی حال الاستغراق من انت ونقل انّ رسول الله صلعم سألها من انه

ولم یقدر بالفرق بین التذکیر والتانیث بغلبة الحال نقالت

رضی الله عنها انا عائشة فقال رسول الله من عائشة فقالت انا بنت

فقال رسول الله من ابو بکر فقالت ابو بکر بن قحافة فقال رسول الله

من قحافة فهربت عائشة رضی الله عنها من بین یدی رسول الله صلی الله

علیه وسلم وقالت عائشة رضی الله عنها لو لم هربت من بین یدیه

لاحترقت فاذا خرجت من حجرته فقعدت فی بابها وتنهی خواص اصحاب

الرسول الله صلی الله علیه وسلم من الدخول بیته وقالت لهم ان محمد

قد عشق ربه فاذا خرج رسول الله من حجرته وافاق من حالته قالت

عائشة رضی الله عنها من الرسول اعم فقال الرسول صلی الله علیه وسلم

لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل وذالک

فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم انچه از بعضی کلمات

وحالات مقالات وکرامات وارادات حضرت شیخ العالم استماع دارم

در سلک نثر این مختصر منتشر گردانم تا مگر قاریان و سامعان اهل عصیان را انتباهی و توبه پدید آید و در زمرهٔ تائبان که التائب من الذنب کمن لا ذنب له درآرند و حضرت تواب توبهٔ ایشان قبول فرماید که انه هو التواب الرحیم و مذنبان وقت را از برکت مناقب حضرت شیخ العالم قدس سره جای مغفرت بود که انه هو الغفور الرحیم و طالبان حق را قوتی و همتی در طلب حق بیفزاید و سالکان این راه را شوقی و وجدی در تزاید آید و کسالت دل و فسردگی احوال بگسلاند و زنگار طبیعت بمصقلهٔ طریقت بزداید تا اگر نامرد بود مرد آید و اگر مرد بود در مردی مرد برآید ان شاء الله تعالی تا هیچ ابیات شور انگیز این فقیر بزبان شوق آویزه میگوید و چون ماهی بی آب درین راه بمرور ایام و گذر اعوام طپان و پریشان باشد ابیات اینست

## ابیات

جز تو برخ حور نشاید مرا
نقش تو تا در دل جانم گرفت
نقش دگر روی نهانم گرفت

در همه آفاق همانم گرفت
شوق رخت چونکه بجانم گرفت
مشکل تو شبستگیم جنان

روشنی ذره از مهر تافت
جز تو نیاد نظرم هیچ نیست
بحر وجود تو جهانم گرفت

زان سر زلف ست جانم گرفت
مهر و مه نور روانم گرفت
ظلمت شب که بگیرد جهان

عشق تو تا در سر من فتاد
زلزله در جمله جهانم گرفت

| | | |
|---|---|---|
| جان و دلم بهر فدای تو شد | حسن تو چونکه بجانم گرفت | روی تو چون تیغ غارت کشید |
| سر زتن و عقل جانم گرفت | خون جگر ریخته جیحون شده | چون خم ابروت کمانم گرفت |
| احمد یار و درون بفزود | ولوله عشق چو جانم گرفت | تو نام این مخدرات غیبی |

انوار العیون فی اسرار المکنون بهفت فنون نهادم فن اول در مناقب حضرت پیر دستگیر شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق نقل ست که حضرت شیخ العالم قدس الله روحه اندر انچه هفت ساله بوده اند چون مادر حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس الله روحه در نیم شب از جهت تهجد می خاستندی شیخ العالم قدس الله روحه بسانی که مادر را خبر نبودی میخاستند و بزاویه خانه بادای نماز تهجد مشغول میشدند چون مادر مهربان بعد از انفراغ در خوابگاه می یافتند تفحص میکردند در زاویه از زوایای خانه می یافتند و می گفتند ای احمد جد و پدر تو هم شیخ بودند لیکن نه چنین که تو ای بر ضد غیر فرض خدا تعالی هم فرض نیست برای نفل چندین جد و جهد می کنی الغرض مادر مشفق حضرت شیخ العالم را از خواستن آخر شب منع میفرمودند و باز میداشتند حضرت شیخ العالم را جوش محبت حق بلب آمد فرمودند که این مادر نیست بلکه راه زن ست که کار خود می کند و مرا از کار حق باز میدارد و سر در عالم کشیدند و از خود بیخود پای در راه حق بسفر نهادند

نقل است که حضرت شیخ العالم را برادری بود شیخ تقی الدین نام در شهر دهلی
سکونت داشتند و دانشمند بودند و حضرت شیخ العالم بخدمت ایشان قصد تعلیم
علم میکردند چون شیخ تقی الدین چیزی علم ظاهر حضرت شیخ العالم را می آموختند
نمی خواندند و میفرمودند که مارا علم معرفت خدا تعالی بیاموزاید چون
شیخ تقی الدین را از حضرت شیخ العالم ستایش میسر نشد در روز جمعه دست گرفته
پیش استادان دهلی بردند و التماس کردند که این بچه مرا می رنجانید
و میگوید که مارا علم بیاموزانید چون ما چیزی می اموزانم نمی خواند شما
هم این بچه را بفرمایند بیاموزانند تا مگر گفته شمایان در گوش کند استادان
دهلی کتاب میزان پیش حضرت شیخ العالم آوردند و سبق گفتن آغاز کردند چون
بصرف ضرب ضربا رسیدند و معنیش ادا کردند که ضرب زد المزد حضرت شیخ العالم
فرمودند در راه خدا زدن و زده شدن این راه اکرام خاص و عام است
موجب انتقام حضرت شیخ العالم باز فرمودند که مرا به خواندن این علم کار نیست
مرا علمی بیاموزانید که معرفت خدا تعالی حاصل کنم و جز او را دوست ندارم
استادان بزبان لطف فرمودند با با تقی الدین در خیال این بچه نیفتی که
این بچه خوانده حضرت آنست حضرت شیخ العالم قدس الله روحه باادب تمام

پیش اوستادان دہلی استادہ شدند فرمودند کہ ای استادان کہ مرا بر شما
عرضی ست اگر اشارت بفرمایند عرض دارم اوستادان دہلی بلطف تمام
وشفقت عظام بلسان کرام فرمودند کہ ای بچہ بگو چہ میگوی حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ بشوق کمال و وجد لایزال بزبان مقال از سر حال این

| | |
|---|---|
| بیت شور انگیز فرمودند **بیت** | مخدوما عمر بخواندن ہنران بگذشت |
| حرف مگر روز قیامت خواہی کرد | اوستادان دہلی و آنانکہ در مجمع |

ایشان بودند ہر ہمہ از خود بیخود شدند و زار زار بگریستند و حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ را بعذر خواہی پیش آمدند و پای حضرت شیخ العالم گرفتند
و فرمودند کہ السعید من سعد فی بطن امہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ از انجا بیرون آمد و بحال و بکار خود باز گشتند **نقل ست** کہ حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ برادر خود شیخ تقی الدین
کوشش می نمودند و گلہ برادر خود میکردند کہ برادرم را تعلیم نمی کند
و زن شیخ تقی الدین گفتند کہ شما میان احمد را چرا تعلیم میکنید کہ او برادر
کہتر شما ست اگر شما تعلیم نکنید بر کہ رود شیخ تقی الدین فرمودند کہ ما کرا
تعلیم بکنم کہ او در باب مولی خود از خود بیخود ست و خبر ندارد ...

ما ترا از حال او مخبر و شیخ تقی الدین حضرت شیخ العالم قدس الله روحه را تیر خود طلبیدند و از کیسهٔ خود یک مهر سیم کشیدند و بحضرت شیخ العالم دادند و فرمودند که ای احمد این مهر بر خود بدار حضرت شیخ العالم آن مهر را در محلی از صحن خانه دفن کردند بعد ساعتی شیخ تقی الدین از حضرت شیخ العالم قدس الله روحه آن مهر طلب نمودند حضرت شیخ العالم فرمودند بهابهی به ببین برادر مرا چنین می گویند من کی داده ست که می طلبد شیخ تقی الدین فرمودند که من ترا داده ام و تو در صحن خانه دفن کردهٔ حضرت شیخ العالم قدس الله روحه فرمودند که مرا خبر نیست اگر دفن کرده ام بر دید بستانید شیخ تقی الدین اشارت بر زن کردند و دیدی حال این که هم در ساعت فراموش کرد این علم از ما چگونه بخواند آن در علمی مستغرق ست که از ما و از علم ما پروا ندارد نقل ست که حضرت شیخ تقی الدین از جهت کار خیر حضرت شیخ العالم قدس الله روحه در محلی پیغام میکردند و قریب بود که خواستگاری کنند حضرت شیخ العالم قدس الله روحه بشنیدند که خواستگاری بر زنان میخواهد که بکند حضرت شیخ العالم قدس الله روحه بر در آنکسان رفتند گفتند که شما مرا دختر ندهید که من مرد عنّین ام نقل ست که حضرت شیخ العالم قدس الله روحه در شهر دهلی باشاهزاده محبت داشتندی در خلا و ملا هر دو کس عشق حق

می باختندی روزی از روزهای در مسجدی شیخ تقی الدین غلطیده بودند و حضرت
شیخ العالم قدس الله سره پای ایشان گرفته مشت میزدند دران اثنا
آن شاهزاده رسید چه بیند که حضرت شیخ العالم قدس الله سره پای برادر خود
شیخ تقی الدین را مشت میزنند شاهزاده در غضب شد گفت که ای شیخ
تقی الدین احمد پای تو بکو بد می باید که شاهان بارگاه اولیای حضرت الله
پای احمد بگیرند و در سلک عبودیت او در آیند نقل است که حضرت شیخ العالم
قدس الله سره اندر آنچه بحر ارست و عطش بالن در طلب پیر وقت که کبریت احمر
است و میند او بحر اخضر ست چنانچه گفت بیت پیره کبریت احمر آمده است
سینه او بحر اخضر آمده است از شوق کمال د وجد ذوق لایزال
گرد عالم میگردیدند و نشانی برآشیانه خویش نمی یافتند ناگاه در
مقام پانی پت پای بوس حضرت شیخ المشائخ قطب الاولیا حضرت شیخ جلال الحق
والدین قدس الله روحه حاصل شد شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ
جلال الحق والدین قدس الله روحه حضرت شیخ العالم را باذن حضرت صمدیت
و باجازت حضرت احدیت قبول فرمودند و طاقیه از سر خود کشیده
بر سر حضرت شیخ العالم قدس الله سره نهادند و فرمودند که بحکم فرمان ست و چندان

کرم کردند که در تحریر نگنجد و در تقریر نه آید بعد حضرت شیخ العالم قدس الله سره العزیز بعضی بدان
شیخ المشائخ حضرت جلال الحق والدین قدس الله سره مهمانی گرفتند و شیخ کباب
آوردند و از بعضی مخطورات هم آوردند حضرت شیخ العالم را چون نظر بر مخطورات
افتاد در حال تبری نمودند و فرمودند این چه شخصی ست و همدران وقت
بر شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین آمدند و طاقیه باز گردانیدند
و روان شدند و بیرون شهر افتادند و سیر رفتن حضرت شیخ جلال الحق والدین قدس الله سره
نیز در عقب ایشان برون آمدند استاده منتظر ایشان بودند ناگاه در
بادیه افتادند که هیچ راه دران بادیه نیافتند بر درختی نظر افتاد
و بران درخت رفتند و بالای آن سوار شدند چه بینند که دو کس
از دور می آیند حضرت شیخ العالم قدس الله سره از درخت فرود آمدند و
جانب آن دو کس روان شدند و آن دو کس نیز جانب حضرت شیخ العالم
می آمدند تا آنکه بیکدیگر پیوستند حضرت شیخ العالم قدس الله سره آن دو کس پرسیدند
که راه کدام طرف ست ایشان جواب دادند که راه بر در شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین
گم کردی حضرت شیخ العالم پرسیدند که همچنین ست آن هر دو کسان گفتند همچنین ست باز
حضرت شیخ العالم پرسیدند همچنین ست ایشان گفتند همچنین ست تا سه کرت میان هر دو ایشان

در حضرت شیخ العالم قدس الله سره سوال و جواب رفته و غائب شدند حضرت
شیخ العالم قدس الله سره یقین دانستند که ایشان رسولان خدا تعالی اند
که فرستاده حق بدین فقیر آمده اند و برخود فرمودند که ای احمد مقصود و مقصد تو
جز مرید شیخ المشایخ شیخ جلال الحق والدین نیست از آنچه اعراض نموده بودند
توبه کردند و بر پای [illegible] اقامت غسل کردند و باز گشتند و سوی شیخ المشایخ
جلال الحق والدین [illegible] شتافتند و شیخ المشایخ شیخ جلال الدین قدس الله
سره [illegible] آستانه خود منتظر قدوم حضرت شیخ العالم قدس الله سره بودند
مادام که حضرت شیخ العالم برسیدند در زیر پای پیر خود افتادند شیخ المشایخ
جلال الحق والدین قدس الله سره بتعظیم تمام و بشفقت عظام دست
ا[illegible]م شیخ العالم را کناره گرفتند و بلطف ظاهر و نظر باطن بزبان
مبارک فرمودند که ای عبد الحق امروز تو مهمان من باشی حضرت شیخ العالم
قدس سره سر بر زمین بردند و باعتراف عبودیت پیوستند شیخ المشایخ
شیخ جلال الحق والدین خادم خویش را فرمودند که امروز هر جنس طعام
که ممکن باشد و از هر جنس [illegible] که مستعمل باشند موجود کن بعده چون
طعام موجود شد شیخ ال[illegible] شیخ جلال الحق والدین حضرت شیخ العالم را طلبیدند

وپیش خود نشاندند وبعضی یاران که شایان آن بودند نیز حاضر شدند
وخادم خویش را اشارت فرمودند که آنچه موجود کرده بیار الغرض
بعد از دست شستن کند دری فراز کردند وطعام از هر جنس که موجود بود
یگان یگان آوردند وبعضی منظورات هم آوردند وپیش نهادند شیخ العالم
شیخ جلال الحق والدین از مطلع مقصود د شهود ومشهود مشیر الی الاحد
ومبشر الی وحدت الله شیخ العالم را فرمودند که ای عبدالحق هر آورده
که از حضرت احدیت او جدا دانی وبعید پنداری بران آوند دست من
واز دی اعراض کن شیخ العالم را بمجرد این اشارت نظر بر جمال وحدت
حق افتاد و در بابی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ... وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
عبرت وخوف در داد وفواج تجلی اللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ دل شیخ العالم
قدس سره را تاختن آورد حضرت شیخ العالم از خود بیخود شدند در عالم حیرت
افتادند وزار زار میگریستند وچشمهای خون جوان چشمه حیوان از دو چشم
مبارک حضرت شیخ العالم روان شدند مدتی در زاویه خانقاه جمال وصال
پیوسته گمیز خویش نشسته شب وروز مستغرق بودندی نگریستندی از ما لات
ماسوی الله ... بعد ... ملال ...

و شفقت عمیم کرم فرمودند و بسر وقت حضرت شیخ العالم آمدند و فرمودند ای عبد الحق
چیزی اختیار کن و بهشت من باز آی حضرت شیخ العالم از کمال ورد و آتش باطن
که نار الله است از دل بر میشد و هیچ چیز اختیار نمی افتاد و میفرمودند تا
غایت نمیدانستم که چه میخورم و از کجا دیگر امیخورم و اکنون چه خورم و کجا
رد آرم و از که اعراض کنم و فارق پاک و ناپاک چون شوم چون شیخ المشایخ
حضرت شیخ جلال الحق والدین کرات و مرات سفر مودند و کوشش بلیغ مینمودند
شیخ العالم در حضرت پیر دستگیر خود عرض کردند اگر قدری نان شالی خود
باشد این بنده بخورد شیخ المشایخ شیخ جلال الحق والدین در حال نان را
بیرون شهر فرستادند و شالی آرانیدند المقصود نانهای سپید و پاکیزه
از همین شالی مذکور راست کنانیده پیش حضرت شیخ العالم آوردند
حضرت شیخ العالم فرمودند این نان از همین شالی است ... شالی
الغرض قطب المشایخ شیخ جلال الحق والدین حضرت شیخ العالم را ... 
و فرمودند ای عبد الحق خدای پاک است و پاک را پاک میرساند و از ناپاک
پاک را همیشه پاک دارد تو متوکل و متوجه بحضرت پاک پاک باش و خود را در
حال کار خود را از ناپاک پاک دار تا جز پاک هیچ ننماید و آنگاه بدانی و ببینی

که در دو جهان جز حضرت پاک هیچ نیست و هرگز نباشد آنگاه شیخ العالم
تسکین قلب و اطمینان باطن پیش آمد والحمد لله علی ذلک نقل ست
شیخ العالم قدس الله سره اندر انجه در شاهم بودند عورتی بیوه نام او
بی بی فاطمه بود و آن عورت پسران داشت که کسب سفید بافی میکردند
و آن عورت مشغول بحق می بودی و ولیه از اولیای حق بود حضرت شیخ
العالم قدس الله سره او دوست میداشت و بفرزندی مینواخت حضرت
شیخ العالم را آن بی بی فاطمه محبت افتاده بود در خانه بی بی فاطمه
میماندی حضرت شیخ العالم میفرمودند که این فقیر از بی بی فاطمه هیچ وقت
در قیام شب بفقت نیافته است و هر وقتی که این فقیر نماز میگزارد
مزاحمت نبود و این فقیر بی بی را نشسته مشغول بحق می یافتی بی بی
این فقیر را بلطف میفرمودند بزبان هندی بیٹا احمد آپ کرم موجود
نباید که از آب بسار و شود کنی زهی عورت پارسا که دهنی بر سر مردان
نهی نقل ست که در شاهم دیوانه بود حضرت شیخ العالم را با آن
دیوانه نسبتی بود و او حالی و کمالی داشت در مسجد می بودی و انجا
میماندی خلق او را طعام می آوردی و او آن طعام را از جهت

شیخ العالم میداشتی حضرت شیخ العالم چون می آمدی دیوانه میگفتی که ای
احمد نعمت خداست بخور و بخوران حضرت شیخ العالم آن طعام خود خوردی
و او را خورانیدی روزی از روزهای دیوانه خراسانی دراز قد و سپید پوست پیدا شد
با این دیوانه بغضب میگفت تو ولایت ما خراب کرده آمدی اینک ما
ولایت تو خراب میکنیم العبد ندتی ناگاه شبی از شبها بی بی فرمودند که بیٹا
احمد امشب این ضعیفه خواب دیده است که در حوضی ماهیان میرنند حضرت
شیخ العالم فرمودند که بی بی این فقیر هم امشب خواب دیده است
که در حوض بزرگ که چون دریاست و ماهیان بزرگ میرنند چندانکه
در عدد و حصر نیاید بعد ازان حضرت شیخ العالم تعبیر خواب فرمودند که خواب
شما آنست که ستیام خراب شود و خواب من آنست که شهر دهلی خراب شود
چند روز نگذشته بود که شور افتاد که مغلان رسیدند بی بی دیگ طعام
کھچڑی پزیده هم بر دیگدان گذاشته در بازار جهت خریدن ریسمان
رفته بود بی بی از بازار نیامده بود که حضرت شیخ العالم در خیال بی بی
سوی بازار رفتند چه بینند که زلزله روز قیامت افتاده است با بی بی
ملاقات نشد بعده در ان بدر رفتند چه بینند که آن دیوانه هست ساعتی

باو نشستند دیوانه گفت ای احمد قهر خدا نازل شده ست حضرت شیخ العالم رح فرمودند که حال شما چیست دیوانه گفت ما نیز می آیم بعده حضرت شیخ العالم باز در خانهٔ بی بی آمدند چه بینند که در خانهٔ بی بی کسی نیست و دیگ کچری همچنان بالای دیگدان ست حضرت شیخ العالم رح یک لقمه از میان دیگ برگرفتند و تکبیر گفتند و از سر حیرت بزبان حال فرمودند لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ و بیرون آمدند نقل ست که حضرت شیخ العالم قدس الله سره از سنّام در پانی پت آمدند برادر خورد شیخ المشائخ شیخ جلال الحق قدس الله سره چه بینند که خدمتگاران شیخ المشائخ حضرت شیخ جلال الحق والدین قدس سره رخت می بندند و مستعد میشوند و میخواهند که سوی کوهی روان شوند یک طبق برنج آوردند و شیخ المشائخ حضرت شیخ العالم رح را دادند و فرمودند که ای عبد الحق برو که قهر خدا نازل شده است حضرت شیخ العالم رح ازانجا روان شدند چند نفر از حاجیان مصاحب شدند ایشان در دهلی رفتند حضرت شیخ العالم رح فرمودند که قهر خدا برای دهلی ست اما در دهلی نرویم حضرت شیخ العالم رح در بدایون آمدند نقل ست که شیخ العالم در ایام مسافرت شبی از شبها در مسجدی فرود آمدند و آن شب جمعه بود مسلمانان

آمدند هفت بانگ نماز می گفتند حضرت شیخ العالم را هم گفتند که ای مسافر
تو هم بانگ نماز بگوی امشب جمعه است حضرت شیخ العالم فرمودند شما را در گفتن جفت
بانگ نماز در شب جمعه چه نیت است تا ما بدانیم ایشان گفتند که از آنکه
تا از برکت هفت بانگ نماز که درین شب متبرکه بگویند الله تعالی از بلاهای
تمامی هفته از ان مقام و ازان بندگان که دران مقام اند در کنف
و در امن و امان خویش نگاه دارد حضرت شیخ العالم فرمودند که مرا بدین نیت
حاجت نمیدهد که تکرار بانگ نماز بگویم ایشان گفتند چرا نیست و
نیز حضرت شیخ العالم فرمودند بنده که خدا تعالی را از جهت نفع
و از بلاها دوری جوید آن بنده بنده نیکی باشد و بنده خدا و بنده حقیقی
بود منافق و اخلاص آنست که مطلوب و مقصود او جز ذات حضرت
صمدیت نباشد و ما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین ایشان حیران ماندند
که درویش چه میگوید نقل است که حضرت شیخ العالم در پتاده رفتند
و خواستند که اکابران شهر را ملاقات فرمایند پرسیدند از کسی که درین
شهر دانشمند از همه فاضلتر و بزرگتر کیست آنکس جواب داد که فلان دانشمند
از همه فاضل و بزرگتر است حضرت شیخ العالم را آن دانشمند رفتند

وملاقات کردند دانشمند مشغول بسبق بود طالب علمان میخواندند
از شغل سبق قدری باپستاد و بحضرت شیخ العالم حکایت مشغول شد حضرت
شیخ العالم از علم معرفت ذات صمدیت حق تعالی طلب کردند فرمودند
که شما دانشمند بزرگ آید و نام و بانگ شما بسیار است از حوالش این
طلب بر شما آمده ام از علم تذکور خبر کنید دانشمند از سخن شیخ انگیز حضرت شیخ العالم
از خود بیخود شد و بیتاب گشت و بعد دیری هوش باز آمد دستار در گلو
کرده در پای حضرت شیخ العالم افتاد و گفت والله که چندین عمر
علم تحصیل کردم و بندگان خدای تعالی را سبق گفتم اما ازین علم
هیچ فهم نکردم و هیچ خبر نیافتم حضرت شیخ العالم بر آن دانشمند شفقت
فرمودند و بازگشتند نقل ست که حضرت شیخ العالم قدس الله سره در
پنڈوه در خانهٔ کوتوال می ماندند و مادر کوتوال خدمت حضرت
شیخ العالم قدس الله سره بسیار میکرد و اعتقاد و محبت تمام میداشت
و با شیخ العالم قدس الله سره یک دیوانه دیگر برابر بودی الغرض شبی
سلطان سکندر عریان پوشیده طریق شکستگان بیرون آمدند و جماعت
قلندران فرد آمده بود آنجا رفت و در گوشه نشست و قلندران طعام

پزبدند وقت خوردن سلطان را گفتند که ای فقیر دورشو در طعام
ما نظر میکنی سلطان طریق شکستگان وغریبان شکستگی وغریبی مینمود
ومیگفت که من غریبم ازان شما چه میکنم شما بخورید ایشان باز نماندند
مادام که سلطان را دور نکردند سلطان ازانجا روان شد جایی
رفت که جوگیان فرود آمده بودند ایشان طعام آوردند و میان
خود ها قسمت برابر نهادند ویک بخش ازان سلطان هم کردند
وبسلطان دادند سلطان گفت که ما از شما بیگانم مرا یک بخش
برابر چگونه باشد جوگیان گفتند که ای بابو مرا سهم ست اگر سگ
باشد سگ را هم قسمت برابر دهیم خاص که تو آدمی هستی ترا چرا ندهیم
سلطان چون باز آمد و روز شد فرمان شد که قلندران و درویشان
در شهر ما نباشند وقلندران رامی آوردند بر کشتی سوار کرده ازان
لب آب می کردند شور در شهر افتاد که سلطان قلندران و درویشان از شهر دور میکنند
حضرت شیخ العالم فرمودند ای دیوانه بیا تا بر در سلطان رویم و ببینیم که سلطان چون قلندران
و درویشان از شهر دور میکنند مادر که توال و کوتوال منع کردند که ای مخدوم در بند
درویشان ایکسی تفحص کنانید آمده از شهر بیرون میکنند حضرت شیخ العالم گفتند درویشان گوش نکنند

آنچ دیوانه برابر خود بر در سلطان بردند و نشستند و خاک بر سر انداختند
مدتی درین حال منتظر احوال بودند چون مجلس حضرت شیخ العالم قدس الله سره
رانه پرسید که این کیست و چه میکنند حضرت شیخ العالم قدس الله روحه فرمودند
ای دیوانه سلطان بوندان مولی خبران را از شهر دور می کنند در دیوان
را این سخن گفتند و بقرارگاه خود باز آمدند نقلست که حضرت شیخ العالم
قدس الله روحه روزی در کناره لب آب در شهر سنگ و استاده بودند
خواستند که ملاقات شیخ المشایخ شیخ نور الحق والدین قدس الله سره
بکنید در خاطر آوردند که بملاقات درویش خالی نروند گیاهی مر نباتست
سبز و تر و دراز بر کرانه آب دیدند باخود گفتند که همین گیاه دست به بریم
و ملاقات کنیم و از مطلوب مقصود بجوییم آن گیاه را برگرفتند
و بر شیخ نور الحق والدین بردند شیخ برمایده و فایده خود با همه
یاران نشسته بودند حضرت شیخ العالم آن گیاه را برزانو حضرت
شیخ نور الحق نهاده فرمودند که بابا صفاست شیخ نور الحق والدین فرمودند
بابا عزتست مرد و اولیا بایکدیگر ساعتی مشاهده کردند و هیچ کلمی نه فرمودند

حضرت شیخ العالم قدس سره بعد از ساعتی باز گشتند و از کمال عطش باطن اگرچه بحور
وحدت از دولت پیر دستگیر خویش شیخ المشایخ شیخ جلال الحق والدین
نوش میکردند فاما سیراب نمی شدند و هردم دم هل من مزید می زدند
هرچند که عروج بمقامات کبری می کردند و عبور از همه می یافتند اما بر مایده
و فایدهٔ خود که طلب آن میکردند وقوف نمی یافتند دم شور انگیز
بر می آوردند و میگفتند ای احمد پنجاه سال شد که در گرد عالم میگردی
و طلب ذات حقیقی میکنی بمقصد دلی نرسیدی و در عالم کسی را نیافتی
که جز بمقصود کند ای احمد عمر پنجاه سال ضایع کردی نه مقصود یافتی
و نه پرورش خود داشتی اکنون در موطن اصلی خود بخرام و بتنعم و لذت
دنیاوی بیاسای [illegible] از سر حال فرمودند بیت از نکته مقصود نشد
فهم حقیقی [illegible] دنیا بیکار بماندیم الغرض از شهر [illegible]
باز گشتند سوی وطن خود می آمدند و در شهر بهار رسیدند در آنجا
دو دیوانگان بودند یکی را سلطان علاء الدین می گفتند او برهنه می ماند
دوم را نیم لنگوٹی میگفتند او لنگوٹه پیش داشتی و پس نمی افراختی
ناگاه سلطان علاء الدین دیوانه چوبی در دست گرفته پیدا شد

اوران حضرت شیخ العالم گرفت و شیخ العالم را در کنار خود کشید و فرمود
بابا احمد مردان یگ بزید وقت خوردن چرا گذاشتند سه کرت این لفظ
بر زبان خود راندند و برفت بعده نیم لنگوٹی هم پیدا شد و همچنین اگرفت
حضرت شیخ العالم را در کنار خود کشید فرمود بابا احمد مردان و یگ نزید وقت
خوردن چرا گذاشتند این سه کرت نیز همچنین فرمود و رفت حضرت شیخ العالم
با خود گفتند ای احمد ولیوانگان حضرت صمدیت نمی گویند و گواهی
نمی دهند مگر که بقصد و مقصود خود برسی و بر مایده و فایده خود وقوف
یابی از فسردگی حال بگرمی حال افتادند و در طلب بیفزود و از آنجا
در شهر آمدند و رسیدند در خاطر گفتند که ای احمد از زندگان خبر مقصود
نمی یابی مگر که از مردگان هم بیابی اکنون از مردگان طلب حضرت
شیخ العالم چند سال در مقابر اکابران در گورستان غزنیان و در
شهر و در بیابان تشنه وار پر در و بیقرار و دائم الحال و روز و شب
سرگشته و سیگفتند یا هادی یا هادی چون مدتی مدید برآمد حضرت شیخ العالم قدس الله
سره با خود گفتند که ای احمد اکنون بمیر و چون مردگان هم بزندگی در قبر در آ
و دفن شو بعده حضرت شیخ العالم بدست خود قبری کاویدند و در آن قبر خزیدند چون

مردگان دفن بکنانیدند و از دنیا و اہل دنیا جدا شدند و بشغول حق گشتند تا مدت
شش ماه حضرت شیخ العالم دران قبر بودند هر حالی که از عالم باطن میگذشتی التفات
نمیکردند و سر مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی در چشم داشتند و میفرمودند ای احمد این
عالم لائق پرستیدن نباشد هوش دار و ازین عالم هم بدر میگذار تا با عالمی
دو دریای رسیدند که از کیفیت و کمیت پاک بود آواز فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنَا بی حرف بی صوت ازلی کلام و ازلی زبان شنیدند و ذائع شدند
که اِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ خَضَعَ لَهٗ از خود بیخود از ان قبر بیرون آمدند و دیگر
محویت و سرور و معیت افزا دند و در عارج وصول بجمال رسیدند
و با خلق بدعوت و تربیت مشغول شدند نقل است که حضرت شیخ العالم
قدس الله روحه در شهر اوده ماده سگی بچه داده بود نا بعد آن ماده
سگ بچه آورد حضرت شیخ العالم قدس الله روحه طعام میزبانی زادن
آن ماده سگ کردند و همه اکابران شهر را طلب فرمودند و فقیران
مقطع شهر بود او را نیز طلب فرمودند اکثر بزرگان و عامه خلق حاضر
شدند طعام خرج کردند بعد چند روز شیخ جمال الدین گوجری را با
حضرت شیخ العالم ملاقات شد شیخ جمال الدین گوجری گفتند ای

مخدوم شما طعام کردند و چنین خلق را طلبیدند اما ما را نه طعام بیبند
حضرت شیخ العالمؒ فرمودند نیز بانی سگ بود سگان را طلب بدیم ای جمال الدین
تو از جمله آدمیان هستی تراچون بنیز بانی سگ طلب کنم حکایت ببیان رگا
اده مشهورست نقل است که حضرت شیخ العالم قدس الله روحه روزی
پیش شیخ فتح الله اودهی سایه خبر که بنار ی پودری گوئید چون بازی
بچگان گردانید شیخ فتح الله حیران شد و هیچ گفتن نتوانستند دیگر روایتی ست که
این مرقوم برای دیگری کردند و حضرت شیخ فتح الله را این سخن فرمودند که این کار گری
که خود بحضرت سانیده ست شاید که مراد این باشد که شیخ فتح الله
زاهد وقت بودند و زهد و زرو یک عاشقان و طالبان حق چون بازی
بچگان ست چنانچه محمد علیه السلام علیکم بجهاد الاکبر اشارت بدین دارد و لا جرم خود
شیخ العالم اشارت بدین کردند تا مگر شیخ فتح الله را شعوری پدید آید
و سوزی در عشق الهی بکشاید که گفته اند الاشتغال بالعلوم الشرعیة
و تلاوة القرآن امور حسنة ولکن شان الطالبین آخر والله اعلم مراد این هم باشد
و این نیز در اوده مشهورست نقل است که حضرت شیخ العالم بر شیخ
زین الدین اودهی گفتند و شیخ زین الدین را پرده دار بر در نشستی اگر

الغرض آینده بفقیری می آوردی میگذاشتے وگرنه می آوردند میگذاشتی که انحضرت شیخ العالم
دانگذاشتند حضرت شیخ العالم باز آمدند و زنده خود فرود آوردند و جامه
تنک وسفید پوشیدند و طبقی را از سنگ و کلوخ پر کردند و دستار
بالای آن انداختند و بدست نفری دادند و باز بر وی رفتند
پرده وزند کو حضرت شیخ العالم را فی الحال بگذاشت حضرت شیخ العالم با شیخ
زین الدین ملاقات کردند با یکدیگر بحکایت مشغول شدند بعده
چون شیخ زین الدین طبق را کرده سنگ و کلوخ دیدند گفتند مخدوم
این چیست حضرت شیخ العالم قدس الله روحه فرمودند هر که این باشد او
پیر تو باشد نیاید ... که این نباشد او پیر تو باشد نیاید بعده حضرت
شیخ العالم قدس الله روحه دو هزار تنگه زر را بشیخ زین الدین طلب
فرمودند و گفتند که ترا حسبة لله میطلبم اگر بدهی از آن شما خواهم داد
والا نه خواهند گرفت شیخ زین الدین گفتند ما درویشانیم بر ما مال کجا
الغرض حضرت شیخ العالم هرچند که کشش میکردند که بدهند والا نخواهند
گرفت شیخ زین الدین مال ندادند و شیخ زین الدین را مال بکام گاری
جمع شده بود خود حضور بودند و برادرزادگان طریق شاهزادگان

میماندند چند روز از ان نگذشته بود که شیخ زین الدین مریض شدند
و برحلت و رحمت حق پیوستند بعد نقل شیخ زین الدین قاضی
رضی متقطع او و برادرزادگان شیخ زین الدین را گرفت و کل مال
ازانها گرفت و مفلس گذاشت نقل ست که شیخ العالم قدس الله
روحه اندر انچه سلطان ابراهیم در قصبهٔ الیسولی فرود آمده بود و هم
ملاقات کرده بودند فرمودند که اگر ابراهیم مسلمان شود که امروز بادشاه
است خلق عالم در اسلام در آیند و بعشق او دم زنند که النَّاسُ
عَلیٰ دِینِ مُلُوکِهِم چون قریب لشکر شدند قاضی رضی شنیدند که
حضرت شیخ العالم می آیند استقبال کرد و برابر خود برد وقت شب
بود هم در شب پیش سلطان رفت و گفت ای خداوند عالم درویشی
رسیده است که امروز قطب وقت ست و اولیاء وقت همه در سلک
عبودیت او منسلک اند سلطان ابراهیم گفت ای قاضی ملاقات
کنم قاضی گفت ای خداوند عالم شایان ملاقات نیست که بعد ملاقات
او انتظام بادشاهی ماند یا نماند که درویشی ست که نخست استقبال
کند سلطان گفت چه باید کرد قاضی رضی گفت که خداوند عالم فتوحی

واستقامتی برای خرچ خانقاه وبینید اگر قبول بکند پس شایان ملاقات
ست والانه پیش ایشان رفتن خوب نیست سلطان گفت نیک
باشد فی الحال نویسندگان را طلبید ند و فرمانها و حجتها چهار دیه
و هزار بیگه زمین در سواد قصبه دولی برای زراعت دران ساعت
مرتب گردانید و در بغل خود انداخته و چیزی نقد و یک بارکش طعام
از خانه سلطان ابراهیم بر شیخ العالم قدس الله روحه قاضی رضی
آوردند وگفتند حضرت مخدوم امروز سلطان ابراهیم در حق شما
چیزی کرده که کمتر در حق کسی کرده است و کمتر میکند شیخ العالم فرمودند
ای قاضی رضی امروز سلطان در حق ما چه کرده است قاضی گفت
حضرت مخدوم برای فرزندان شما چهار دیه و هزار بیگه زمین در سواد
قصبه دولی داده است و فرمان حجت از بغل کشیده وانچه نقد بود
پیش نهاد حضرت شیخ العالم فرمودند ای قاضی کلمه بگو لا اله الا الله
محمد رسول الله که درین ساعت کافر شدی قاضی کلمه بر زبان راند
وگفت ای مخدوم ما چه کلمه کفر گفتیم حضرت شیخ العالم فرمودند این کلمه
کفر نیست که تو دا براهیم خدایان دیگر پیدا شده اند که دعوی رزاقی میکنیم

خدائیکه ابراهیم را وحشم ابراهیم را و اسپان ابراهیم را و فیلان ابراهیم را
رزق میدهد و اسپان ترا وحشم ترا رزق میدهد منکه یک فقیر درگاه ویم
فرزندان مرا رزق نخواهد داد که تو و ابراهیم درمیان آیند قاضی گفت
این بهایت بد البستانند و عرض و التماس این بنده قبول فرمایند هرچند که
قاضی کوشش نمو حضرت شیخ العالم ترا فرمودند و اختیار نکردند و فرمودند
که اولاد قدر فقیر نخواهند دانست که اَلْفَقْرُ کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ اللّٰهِ تَعَالٰی
بختیار مرید بود که ذات اش همچو آتش کشود آخر شنید که حضرت شیخ العالم بزبان
هندی فرمودند و هر دو کتوا هوی تو یا تون هند که یا ٹن جای ؎
بارا هوی تو بر جون جهیل که برجن جائی ؛ و در حالت شدند و بختیار
را کنار گرفتند همان ساعت روان شدند کسی را ازین حال اطلاع
نشد و بر مائده فائده مسکن یا لوف خود باز آمدند نقل است که شیخ العالم
باری دیگر هم بدین قصد در شهر جونپور بر سلطان ابراهیم شرقی رفتند
آنجا با صدر العلماء بدر الفضلا استاد الشرق والغرب عالم ربانی نعمان
ثانی مخدوم قاضی شهاب الدین بحر یا نور الله مرقده ملاقات شد
یکا یک گر بحکایت مشغول شد حضرت شیخ العالم قدس الله روحه از علم حق

چیزی میفرمودند مخدوم قاضی شهاب الدین لگریا عرض کردند که ای شیخ العالم
قدس الله روحه ما ارباب ظاهریم از علم شما که علم الله ست قاصر حضرت شیخ العالم
فرمودند آری تو بیچاره لگریا باشی ترا ازین حال و ازین مقال چه خبر الغرض
مخدوم قاضی شهاب الدین را اعتقاد تمام حاصل شد و اتفاق افتاد
که حضرت شیخ العالم را با سلطان ابراهیم ملاقات دهانید و این حکایت بر میر صدر
جهان گفتند میر صدر جهان همچنین فرمودند که ای مخدوم قاضی شهاب الدین
چون سلطان را با حضرت شیخ العالم ملاقات شد و شما این طمع از دل در
دارید که با سلطان ما و شما و این انتظام پادشاهی بدین طریق در بیت
یاتد وین بیت حاشا و کلا حضرت شیخ العالم قدس الله روحه درویش آن
صاحب حال و از اهل کمال که نظر او اکسیر مطلق ست که حال نخاسی را
بحال فرهی در حال بدل گردانند و از تدبیر جهان بیه آمد و مخدوم قاضی
شهاب الدین فرمودند که راست ست و روزی حضرت شیخ العالم قدس الله
روحه در شهر جونپور در میدان دروازه گشت میکردند بعضی عرض کردند
که این خانه مختص خان ست او معتقد حضرت شیخ العالم قدس الله روحه بود و را
خبر کردند که شیخ العالم قدس الله روحه رسیدند او را وسواس وضو بسیار بود

ساعتی درنگ شد رسیدن نتوانست حضرت شیخ العالم [illegible]
که ملک خالص با کبکبه و دبدبه بجانب حضرت سلطان [illegible]
در جولان انداخته و عنان را بردست آورد [illegible]
کردند ملک خالص مرد نظر حضرت شیخ العالم از [illegible] حضرت شیخ العالم [illegible]
حال مختص آن حال خالص این تا حال [illegible] چه خواهد بود
باز فرمودند بیچارگان در مستی شراب دنیا چنان [illegible]
اند و از دیگران خبر ندارند بعده فرمودند [illegible]
میسر لما خلق له در تقدیر الله نبایدا [illegible]
راند و راند لا تبدیل لسنة الله تبدیلا [illegible]
بیاید در مسکن مالوف خود قرار نما حضرت شیخ العالم [illegible] میوه
بر ستور بار کرده بودند و جامه لایق صحبت [illegible] رفته بودند
فی الحال میوه را بفقیران دادند و جامه فرود آوردند [illegible]
و بادبان سواری برای میان خضر معروف بخدا کوتوال شهر [illegible]
دادند او دران وقت فقیر بود و پیاده بعد ازان بکرم الله تعالی [illegible]
پیاده نشد و فراغتی و عیشی چون ملوکان داشت الغرض [illegible]

و بر ما نده فائده خود باز آمدند نقلست که روزی محمد خان متعلقه تعامد و
برای ملاقات حضرت شیخ العالم آمد اما حضرت شیخ العالم قدس الله روحه در گوش
شیخ برهان که مریدی از مریدان حضرت شیخ العالم بود گفتند که بر حضرت مخدوم بگوئید
که محمد خان آمده است مرا چیزی زمین بدهند که تا زراعت کرده بخورم شیخ
برهان حضرت شیخ العالم آمد ساکنک عرض کرد حضرت شیخ العالم فرمودند که ای
محمد خان این مردک اشارت بر داماد بود یا این مردک اشارت شیخ برهان
میگوید که بر مخدوم بگوئید که محمد خان آمده است مرا زمین بدهد تا زراعت
کرده بخورم الغرض چون محمد خان باز گشت داماد حضرت شیخ العالم که نام
میان جهانشه بود برابر خود برد و عهده داران خود را طلبیده هفتصد
بیگه زمین در موضع کلوه خود پروانه نویسانیده و نشان کرده داد و تسلیم
عهده داران کرد که شما امروز برویند پیموده و محدود کرده و مزرعه بسته
و آباد آن کرده بدهند داماد حضرت شیخ العالم خوشان بحضرت شیخ العالم آمد و
این حکایت عرض کرد و گفت امروز محمد خان بر ما بسیار رحمت کرده
حضرت شیخ العالم فرمودند چیزی نوشته هم داد یا نه ایشان گفتند آری نوشته داد
حضرت شیخ العالم آن نوشته را طلبیدند و از ایشان گرفتند مریدی بود بهرام نام

پیش استاده او را فرموده‌اند ای بهرام برو خواجه شیخن را بیار داد دران وقت مصر
مقام بود بهرام چون بر خواجه شیخن رفت چه بیند که خواجه شیخن برابر زن در
هنگ دولسه سوا ست و هر دو بهم شراب میخورند خواجه شیخن گفت ای بهرام پیش
حضرت شیخ العالم قدس سره کذب نخواهد شد برو چنانچه می بینی همچنان عرض
کن بهرام آمد کیفیت خواجه شیخن را تمام عرض کرد حضرت شیخ العالم فرمودند برو
و او را بگو آن شراب که می نوشی بیار تا به بینیم که کدام شراب است که
مینوشی بهرام باز رفت خواجه شیخن همچنان سبوچه آن شراب بر دست بهرام
داد پیش حضرت شیخ العالم آمد و سلام کرد و بنشست حضرت شیخ العالم فرمودند
ازین شراب قدح پر کن بهرام قدح پر کرد خواجه شیخن عرض کرد این شراب
غایت تیز است هر که انبذه یکبار بنوشد در حال بمیرد حضرت شیخ العالم فرمودند
ای بهرام این سبوچه شراب بر جاییکه نشست راه برون آمده باشد بشکن بهرام سبوچه
شراب مذکور بر جاییکه نشست راه برون آمده بود بشکست بعد حضرت شیخ العالم
بر دست خواجه شیخن پروانه مذکور داده‌اند فرمودند به بین که درین پروانه چه نوشته است
خواجه شیخن پروانه دید گفت حضرت محمد دم محمد خان بسیار مرحمت کرده است
هفتصد بیگه زمین در موضع کلو برای خرچ خانقاه حضرت بندگی مخدوم داده است

حضرت شیخ العالم بغضب آمدند و فرمودند این مرد کسی میگوید که محمد خان بیاید
فرمودند کسی دست برده آن را از دست او ستدند در حال پاره پاره کردند فرمودند
ای بهرام این کاغذ را بیرون اندازند نباید که پاره ازین کاغذ در خانقاه ما
افتد مشغول است بعد چند گهی خانهٔ او منهدم گشت و عاقبت اولاد او را
هیچ یاد نماند بعد دیگر کسی را از بهرام مذکور میوه از بازار آرانیدند و بدست
بهرام دادند فرمودند ای بهرام برو بر محمد خان چنانچه ما میگوییم همچنان
او را بگو ای محمد خان شما از کجایید و شما از کجا زمین یافتند که درویشان را
می رنجانند و بازی با ما می کنند بهرام بر در محمد خان رفت و از دایه گفته
فرستاد که خادم حضرت مخدوم شیخ العالم ایستاده است محمد خان از دایه پرسید
که آن خادم چون کسی است دایه عرض کرد بچه است و او در آن وقت بچه
عاقل و هوشیار بود و این فقیر که او را در زمان خود دیده است که پیر سالخورده
شده بود و این حکایت این فقیر از زبان او شنیده است الغرض محمد خان
بهرام را درون طلبیدند و خود بالای پلنگ غلطیده بودند و زیر پلنگ
[illegible] داشت فی الحال محمد خان از پلنگ فرود آمد بر [illegible] نشست
بهرام میوه مذکور آن را داد و پیش محمد خان نهاد بهرام سلام و دعا

حضرت شیخ العالم رسانید چنانچه حضرت شیخ العالم فرموده بودند بعینه عرض کرد محمد خان
بلرزید و بهرام را نزدیک طلبید و پیش خود نشاند و هر دو دست خود هر دو پای
بهرام گرفت و گفت ای بچه تو همچنین پای حضرت شیخ العالم از جهت من بگیری
و بگوی که محمد خان عرض کرده است مرا چه اندازه باشد هر چه فرمان حضرت شیخ العالم
بود حکم بر جان ماست بهرام آمد و پیش حضرت شیخ العالم بایستاد و هر دو دست
بر پای حضرت شیخ العالم داشت چنانچه محمد خان گفته بود عرض کرد حضرت شیخ العالم مصلی
برگرفتند و برخواستند و فرمودند که غائبانه با پیران بگوی از زمان پیر آمده نقل است
که در مائده حضرت شیخ العالم هر که دنیا را و اهل دنیا را ذکر کردی از جلالی
بلرزیدی و زهره نبودی کسی را که ذکر آن کند و الی یومنا هذا که از نقل
حضرت شیخ العالم پنجاه سال گذشته است و سویم کرسی است استقامتی آنچنان
نشده است که اوقات گذاری تمام باشد و جمعی حاصل آید و ایضا الی
یومنا اسم حضرت شیخ العالم و اسم فرزندان حضرت شیخ العالم در دفتر پادشاهان
و دنیا مرقوم نشده است و بیشتر معلوم نیست که شود یا نشود نقل است
میفرمودند قصبهٔ دهلی ولایت شیخ صلاح درویش است و قبر ایشان بالای
گنگه حوض کهنه و کهرست این درویش چون در مقام آمد اگرچه وطن قدیم

ومولد این فقیر بود اما اجازت سکونت از شیخ صلاح خواستم و در روضهٔ شیخ صلاح
رفتم و فاتحه خواندم و درود بر حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم فرستادم و آنجا
نشستم و طلب کردم اگر مرا یک مصلی و یک سبوچه باشد اینجا سکونت گیرم
از قبر شیخ صلاح آواز برآمد ای شیخ احمد در حوض کهنه که در آن
مصلی و سبوچه برگیر حضرت شیخ العالم باجازت شیخ صلاح در حوض مذکور درآمدند
دست انداختند اول دست بر سبوچه افتاد برگرفتند بعده
دوم بار دست انداختند یک چلنگه چارپای کهنه یافتند و فرمودند که
مصلی همین باشد و هر دو برگرفتند و در خانهٔ پدر خود آمدند و آنجا در آن وقت
جنگل کهولی بسیار بود آبادانی قصبه هیچ نبود و امروز مقام حضرت
شیخ العالم تا قصبهٔ ردولی شده است نقل است که حضرت شیخ العالم روزی
در خانقاه خود نشسته بودند و طرف مشرق دیدند فرمودند که قصبهٔ ردولی
چه آبادان است تا باغ تاجو آبادان می بینم آن روز قصبهٔ ردولی از
قریب خانقاه حضرت شیخ العالم طرف مشرق آبادانی نبود بفرمان الله تعالی
بتدریج آبادانی پدید آمد تا باغ تاجو آبادی شد بعده قصبهٔ ردولی در شهور عام
از فترت سلطان حسین چند کرت خراب شد و آبادان گشت اکنون آبادانی تمام

ورد ائمه نظام هم دران طرف ست حضرت شیخ العالم فرموده بود نقل ست
که در عهد حیات حضرت شیخ العالم دو هیجا گیر موضع نالہ بر قصبه ردولی سوار
شده آمده بود و شور در قصبه افتاد که کافران آمدند حضرت شیخ العالم عصا
بردست کرده بیرون شهر شدند و طرف شمال قصبه باغ قاضی سلیمان
باغی بزرگ بود دران باغ رفتند و عصا بر تنه درختی از درختهای باغ
مذکور زدند و فرمودند که سر دو هیجا بریدیم بفرمان باری تعالی دو هیجا مسطور
از قصبه مقهور شد و طرف کهرلیه رفت و با رای کهرلیه جنگ کرد و هزیمت
خورد رای کهرلیه سر دو هیجا کافر را در هفتم روز بریده در قصبه ردولی فرستاد
و تن آن گیر در شهر اوده فرستاد بعده شنیده شد که بعد از چند گاه آن باغ را
نیز بریدند بنوعی که هیچ علامتی آن باغ نمانده است نقل ست که چارپایه
حضرت شیخ العالم قدس الله روحه بفرمان گماشته نو که آمده بود کشاینده بردند
میران سید قطب دیوانه در قصبه ردولی ولی از اولیا حق بود و دائم شراب
میخورد میان خضر که معروف بجذ است کوتوال قنوج شده بود و دران وقت
میان خضر آغاز جوانی بود میران سید قطب ورا طلبیدند و گفتند ای خدا
این قدح را نیمه و ببرد اهم شیخ احمد بگو که برهم میان خدا بر خود لرزید و گفت

آمد کا رمیان فقیران افتاده است یکبار از پیش این شیر سلامت بیرون آیم قدح مذکور از دست
سید گرفت و روان شده بر در خانقاه حضرت شیخ العالم رح آمد و بایستاد و طاقت نداشت
که پیش حضرت شیخ العالم قدس سره باین طریق رود حضرت شیخ العالم رح آنوقت تنها در خانقاه
خود نشسته بودند فرمودند که خداست میان خدا جواب ادلبیک شیخ العالم فرمودند چنانچه هستی
همچنان با میان خدا قدح پر از شراب پیش شیخ العالم رح برد و عرض کرد که میران سید قطب این قدح شراب
داده‌اند و فرموده‌اند که ببر بحضرت مخدوم العالم بگو که بزم حضرت شیخ العالم رح قدح از دست او
بستیدند و نوشیدند و فرمودند برو بگو که حاجت نیست یکدو ساعت نگذشته
که گماشته مذکور مرد و جنازهٔ او بیرون آمد **نقل ست** که حضرت شیخ العالم رح
خانقاه بر مائده و فائده خود نشسته بودند خواجه بدها پسر قاضی رضی امیر خطه
اوده آمد او را قدری ولوله بود و مستی شراب دنیا هم داشت آغاز کرد که ای
حضرت شیخ العالم رح می‌شنوم که شما میگویید که خدا را به بندگان خدا می نمایم حضرت
شیخ العالم رح فرمودند که خواهی دید او گفت آری خواهم دید اما هرچه میگفت
بگستاخی میگفت حضرت شیخ العالم رح فرمودند ببین او نظر کرد چه بیند که
در خانقاه حضرت شیخ العالم رح ستور ایستاده است تاب آفتاب میگیرد خواجه
بدها گفت ای شیخ العالم رح ستور را خدای میگویی در حال قفا در گلو انداخته می برد

حضرت شیخ العالم با جمیع مریدان لفظ حق حق میگفتند و میرفتند الغرض
چون حضرت شیخ العالم را گذاشتند حضرت شیخ العالم در حال نان کفارت او بر انیدند
بر دست شیخ برهان مرید خود داده اند و فرمودند این نان پیش قاضی
رضی پدر قاضی بڈه ببه شیخ برهان نان مذکور پیش قاضی رضی نهاد
قاضی رضی را گرسنگی بسیار بود در حال نان بگرفت و خواست که
بخورد میران سید قطب حاضر بودند دست قاضی گرفتند و فرمودند اے
قاضی مخور که حضرت شیخ احمد رضی الله عنه بستر ترا فرموده اند و نان کفارت
فرستاده اند قاضی چون کل کیفیت معلوم کردند در تعجب شدند ساعتے
بگذشت که خواجه بڈه مذکور بفرمان الله تعالی وفات یافت قاضی پس به پیش
شیخ العالم آمده گریه و زاری کرد که یا شیخ دار عفو فرمایند فرمودند که
چه کنم تیر بر هدف رسید قاضی عاجز شده باز گشت نقل است که ملک زکو
شیخ فرید را که داماد حضرت شیخ العالم بود بی گرا میند تعدی میکرد حضرت شیخ العالم را
خبر کردند که میان شیخ فرید را ملک زکو گرفته اند حضرت شیخ العالم با جمعے مریدان
پیش ملک زکو رفتند و فرمودند حضرت شیخ العالم نشنید بلکه شیخ فرید را تعرض از
سابق زیاده نمود و ظلم میکرد و بعد ملک زکو سوار شده در میان راه خندق

بود ست اسپ را بران خندق راند و جست زده روان شد ملک زکو
از زین جنبید بعده حضرت شیخ العالم این مصرعه بزبان هندی می فرمودند
دوهره مصرعه جهال لیہ پت جہل لیہ بھر کے جھولے آسے ؛ واز انجا
باز گشتند و در خانقاه خود آمدند بر بام بالاخانه بود شب آنجا مشغول
شدند الغرض چون روز شد طبق حجره واز نکرد ند چون مریدان
و مردمان دیگر آمدند پرسیدند امروز طبق حجره چرا واز نیست حضرت شیخ العالم
فرمودند امروز ماتم ست الغرض دو پاس نگذشته که طبق حجره واز
شد شیخ برهان را فرمودند ای برهان برو ببین که جنازه می آمد
آمد شیخ برهان رفت چه بیند که جنازه ملک زکو می آید شور افتاد که
ملک زکو امروز در جنگ درد شهید شد شیخ برهان آمد بحضرت
شیخ العالم عرض کرد که جنازه ملک زکو آمد حضرت شیخ العالم از حجره بیرون
آمدند و رفتند نماز جنازه ملک زکو بگذاردند نقل ست که حضرت شیخ العالم
و شیخ زکریا ابن شیخ سلیمان در مسجد جامع یکجا نشسته بودند حضرت
شیخ العالم دائم در مراقبه می بودند وا زما سوی الله بیخود بودندی
و مشاهده جمال حق تعالی می بودند آنجا هم در خیال خود نشسته بودند

شیخ زکریا تلاوت قرآن شریف با آواز بلند میکردند حضرت شیخ العالم فرمودند
آهسته باید خواند و باز در خیال مشغول میشدند الغرض شیخ زکریا دانستند که حضرت شیخ العالم
را خواب آمده است فرمودند برادرم شیخ احمد خواب میکنند یک دو کرت
همچنین فرمودند و دست خود بر زانو حضرت شیخ العالم نهادند هوشیار کردند
حضرت شیخ العالم فرمودند که یاران پیش من خواهند خفت تا بید الغرض چون از
نماز فارغ شدند باز گشتند پای شیخ زکریا بر زمین راست نمی افتد
دست بر کتف مریدان انداخته میرفتند چون چند روز گذشت حضرت شیخ العالم
با مریدان برای عیادت شیخ زکریا رفتند و طریق حضرت شیخ العالم
می بود چون برای عیادت مریض میرفتند اگر چیزی از او میخواهیدند
امید بر صحت و حیات مریض می شد الغرض چون پیش زکریا رفتند رسیدند
وی میخواستند که چیزی تناول بکنانند طبیب و عورتان همه مانع شدند بعده
حضرت شیخ العالم فرمودند قدرے آب هم دهند ایشان آب هم دادند
فرمودند مهلت تمام شد بفرمان الله تعالی جمعه دوم ماه [illegible] از دنیا
به آخرت شتافتند و رحلت فرمودند نقلست که حضرت شیخ العالم بالای بام
در حجره خود نشسته بودند مریدی بقال بود شراب خورده در فنا نشاه حضرت

حضرت شیخ العالم آمده مستی شراب میگفت حق پیر من پاک حق پیر من پاک گوید
پدر حضرت جنید او را منع کردند او ازان خیال نمی گذشت چون بسیار شد حضرت
شیخ العالم از بام فرود آمدند و فرمودند بگو پیر تو چگونه پاک باشد که پیر تو
بنده هست و بنده تمام پلید ست پاک چون شد پاکی مر حق تعالی
راست بجز او را پاکی راست نیاید الغرض او ازان گفتن باز نمی آمد
چنانچه میگفت همچنان میگفت حضرت شیخ العالم عصا بر زمین زدند عصا
بشکست مستی شراب و فرود آمد مستی مرگ در گرفت از خود بیخود شد
شیخ برهان گاؤ از خانه او در خانقاه حضرت شیخ العالم آورد عرض کرد که ای
پیر دستگیر فرمان شود که تا گاؤ را ذبح کنند فرمانده حضرت شیخ العالم
نمی فرمودند چون نهایت شد و کار بغایت رسید بر شیخ بختیا که یار
بزرگ حضرت شیخ العالم بود بر همه مراحم شدند که شما عرض کنند شاید قبول افتد
شیخ بختیار آمد سر بر زمین نهاد و تعظیم تمام پیش حضرت پیر دستگیر
استاده شد و عرض کرد که فرمان شود تا گاؤ را ذبح کنند او نجات یابد حضرت
شیخ العالم فرمودند ای بختیار شب در درگاه سبحان رب العزت

حضرت لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ من کشته شده بودم حالا تیر بهدف رسید کار بآخر انجامید
ای بختیار بگذر و بگذار الغرض سه روز نگذشت که آن مرید وفات یافت
و از مستی بهوشیاری شتافت نقل ست که حضرت شیخ العالم قدس الله روحه
روزی با اهل بیت خود گفتند این فقیر در حضرت معبود خود بسیار گستاخی
کرد ای مادر گهوری هوشیار شو در استعداد کار خیر گهوری کوشش کن
که رسولان حضرت رب العزت چند بار برین فقیر بطلب آمدند که ای احمد
بیائی و این جهان فانی بمکان باقی رحلت فرمائی و این فقیر هر بار اعراض
نمود میگفت یک پسر داریم مادام که اعراض و نیاوی به بینیم هرگز نیایم فالان
بسیار شد باید که ازین غافل نشوی و پسر حضرت شیخ العالم شیخ المشایخ
شیخ عارف احمد انار الله برهانه نام بود حضرت شیخ العالم از بسیار شفقت
گهوری میگفتند بعد ازین روزی از روزهای شیخ نور الدین ابدالی خلیفه
میران سید موسی بودند با حضرت شیخ العالم اعتقاد تمام داشتند و با خلاص
می آمدند حضرت شیخ العالم فرمودند ای شیخ نور الدین دختر خود پسر این فقیر گهوری را
خواهی داد شیخ نور الدین امجال اعراض نماند فی الحال قبول کردند حضرت شیخ العالم
با همی مریدان و با شیخ نور الدین در حال برخاستند و روان شدند که امروز عقد

نکاح فارغ گردانم حضرت شیخ العالم بر در شیخ نور الدین رفتند با مریدان نشستند
شیخ نور الدین روان رفتند کل خیلخانه را طلبیدند و کیفیت تمام شرح بیان
کردند هر یکی ساکت شدند فاما قاضی محسن خسر شیخ نور الدین که مرد متقی پرهیزگار
بود قبول نکرد و حاضر هم نشد بلکه گفت که ما را با درویشان چه قرابتی و
چه نسبتی خصوص با چنین درویش صاحب جلال که کسی را مجال صبر دیدن نیست
که یک کاسه آتش دارد و یک کاسه آب الغرض نه آمدند و نه قبول کردند قاضی محسن
شیخ نور الدین را حضرت شیخ العالم البصیر باطن دریافتند که در باطن در حقش
داشتند الغرض شیخ نور الدین با خیلخانه مشاورت کردند که این دختر
به پسر حضرت شیخ العالم را داده باید یا نی که در حضرت شیخ العالم چند روز مهلت جهت
استعداد کرده آید باتفاق خیلخانه چند دختر آراسته کرده پیش حضرت شیخ العالم
آوردند حضرت شیخ العالم فرمودند ای شیخ نور الدین این چیست شیخ نور الدین
عرض کردند ایشان چیزی فرصت میخواهند تا عیش و جهیز کرده آید
حضرت شیخ العالم را شفقت درکار شد فرمودند شیخ نور الدین شش ماه مهلت دادم
بروید در استعداد او شوید الغرض حضرت شیخ العالم از آنجا بگذشتند و خانقاه
و آمدند [illegible] مشغول شدند [illegible]

که قاضی ثمن اخون وان شد بدیکه کار بجان رسید قاضی ثمن را
در خانقاه حضرت شیخ العالم آوردند و کیفیت قاضی ثمن عرض کردند
حضرت شیخ العالم قبول نمی فرمودند چون نهایت شد و کار بجایت رسید
شیخ بختیار آمدند و عرض کردند ای پیر دستگیر قاضی ثمن را چند روز
مهلت شود تا کار خیر حضرت شیخ عارف احمد باتمام رسد حضرت شیخ العالم سخن
بختیار اختیار فرمودند که مقبول آنحضرت بود و از بام فرود آمدند
و دوازده گز جامه آوردند تشریف پیش قاضی ثمن داشتند و فرمودند
برو تا کار خیر بکوری ترا فرصت دادیم بفرمان الله تعالی خون در حال
باستاد و قاضی ثمن را صحت کلی شد در خانه رفت چون کار خیر حضرت
شیخ عارف احمد انصرام شد و مقصود باتمام رسید باز خون همچنان بمعنا
قدیم روان شد پیش شیخ العالم عرض کردند نجات خواستند فرمودند
که تیر بهدف رسید و کار با آخر انجامید محل گفتن نجات جستن نیست چند روز
نگذشته که قاضی ثمن مذکور وفات یافت نقل است که در خانه حضرت شیخ العالم
فرزندی تولد شد نام فرزند شیخ عبد العزیز نهادند بفرمان الله تعالی
مجرد آمدن این جهان ذکر لفظ حق بر زبان راند و همه خلق بگوش ظاهر شنیدند

شیخ عبدالعزیز روز بروز بزرگ میشد و خوارقهای عادت از ایشان
ظاهر میشدند و ده ماه را شده بودند که همچو بچگان هفت و هشت ساله
حکایت میکردند و میدویدند و روان میشدند با بچگان بلعب مشغول
میگشت حضرت شیخ العالم فرمودند که چه شور ست در حضرت ما شور نمیبایید
از هستی لفنا سبدل می باید بعده رفتند بیرون قصبه طرف شرق
دگلی بر سر بلندی که میان روضه مخدوم اجزلانه و میان روضه سید
مخدوم سیدانه بالای حوض ست فرمودند این مقام این بچه اینجاست
الغرض چون در خانه آمدند اهلبیت شیخ العالم رسیدند کجا رفته بودند فرمودند مقام
ویدن رفته بودم اهلبیت شیخ العالم بلبر زیدند و گفتند که اهلخانه و جمله خیل خانه
عزیزان بصحت سلامت اند مقام قبر برای حاجت حضرت شیخ العالم فرمودند شاید که آنرا
حاجت بود شیخ عبدالعزیز را قدری حرارت در وجود حادث شد بعد از سه روز
بفرمان الله تعالی وفات یافت حضرت شیخ العالم بحضور خود غسل دادند
و تجهیز و تکفین کرده جنازه ساختند و برابر جنازه برگ تنبول و طعام
و شیرینی روان کردند بعد از دفن فرزند مذکور طعام و شیرینی و برگ
و شربت همه جا خرج فرمودند و بازگشتند نقل است که اهلبیت شیخ العالم

برای این فرزند و فرزندان دیگر که همبرین طریق متولد می شدند و الفاظ
بر زبان میراندند بفرمان الله تعالی نمی زیستند دائم الحال میگریستند
و شیخ العالم میگفتند که شما حیات پسران ما را ارزانی میداریدند داین
ضعیفه را خراب میکنید حضرت شیخ العالم فرمودند تعلق مکن یک فرزندی
هست انشاء الله تعالی پرورده بتو خواهم داد اما هنوز پخته و پرورده
نشده است در سفر رویم او را پخته و پرورده کرده بیاریم بتو تسلیم
نمایم بشرط آنکه تو او را هیچ نگوئی و در رضای او باشی هرچه او بگوید
همان بشنوی و همان بکنی اهلبیت حضرت مخدوم معترف گشتند و همه شرائط
قبول کردند الغرض بعد چندگاهی در خانه حضرت شیخ العالم فرزند تولد
شد شیخ عارف نام نهادند عارف ربانی محقق سبحانی کامل و اکمل وقت
چنانچه باید وشاید ولی من اولیاء الله تعالی شدند در مقام حضرت
شیخ العالم قدس الله روحه همین ایشان بودند و موازنه [illegible]
یافتند هر طایفه که با ایشان ملاقی می شدی میگفتی که چنانچه شیخ
عارف احمد را با محبت و الفت و شفقت دیدیم دیگری نیست این فقیر
تمامت عمر خود از کسی نشنیده است که ما را با حضرت شیخ عارف محبت بود تا [illegible]

بلکہ ہمچنان می گفت کہ چنانچہ شیخ عارف احمدؒ را با ما محبت و موسقت
باد یگری نیست واین عنایت از کمال ولایت ایشان بود زہی کمال
زہی وصف لامثال کہ حضرت شیخ عارف احمدؒ را میسر آمدہ بود ہم بدین خصائل
افتاد نقل ست کہ حضرت شیخ العالمؒ گاہ بیگاہ میفرمودند کہ مالک جان خویشم
ملک الموت نتواند کہ بی رخصت جان ما را قبض کند بیت
در کوی تو عاشقان چنان جان بدہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز
موت من باختیار من ست اگر بخواہم بمیرم واگر نخواہم تا ابد الآباد ہم
بدین طریق وبدین انتظام بمانم مگر آنکہ باختیار خود
بہ ہیم کہ او را خبر نباشد یا ما در مراقبہ باشم کسے سر از تن
جدا گرداند واین اشارت بران ست کہ موت حضرت شیخ العالمؒ پیش از
موت ظاہری ثبوت یافتہ بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
موتوا قبل ان تموتوا نقل ست حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ با جمعے
مریدان مسافر شدہ بودند در جنگلی رسیدند دران جنگل درختی
بکر یا باحسن و زیور بود وزیر آن درخت صحنے غایت
صفا و مقام وفا داشت حضرت شیخ العالم قدس سرہ آنجا نزول فرمودند

ودر کار و بار خود مشغول شدند ساعتے گذشتہ کہ مرغ
جان پاک حضرت شیخ العالمؒ از قفس قالب خاک بہ پرید
بمقصود حقیقی رسید مریدان در گریہ وزاری شدند
گفتند استوار نخواہد داشت کہ حضرت شیخ العالمؒ از دار فنا
بدار البقار حلت فرمودند بلکہ گمان خواہند کرد کہ فتوح
بزرگ رسیدہ باشد الیشان حضرت شیخ العالمؒ را گفتند
حضرت شیخ العالم ہمان زمان زندہ شدند و فرمودند کہ این مقام
خوب بار واح فقیر بود فقیر را بغایت خوش آمدہ بود اما
چون شمایان ہمچنان میگوئید بیائید و برخیزید و روان شوید
بعدہ از ان مقام روان شدند بسا فرستہ در آمدند
نقل ست کہ حضرت شیخ العالمؒ از خطہ بہار چون در شہر
اودہ رسیدند در شیخ پورہ مسجدے در کنارہ لب آب سرد
بود آنجا فرود آمدند ہوای سرما سخت گرفت ما بقیہ ہیزم سوختگان
مردگان کافران کہ آنجا افتادہ بود حضرت شیخ العالمؒ آن ہیزم آوردند
مے سوختند و دفع سرمای ساختند سیدی بود از جہت کار آمدہ بود دید

کہ این درویش ہیزم ناپاک در مسجد آوردہ است سید بانکار تمام گفت
ای درویش این ہیزم ناپاک چرا در مسجد آوردی حضرت شیخ العالم فرمودند
من مرد فقیرم جامہ ندارم مرا این ہیزم پاک ست الغرض سید مذکور
بعد الفراغ نماز در زمانہ رفت شب او را حاجتی غسل افتاد علی الصباح
در لب آب وغسل کرد چون در مسجد در آمد چنان سرما گرفت کہ در مرض
ہلاک شد نزدیک این آتش آمد حضرت شیخ العالم فرمودند ای سید چرا نزدیک
این آتش می آئی شب میگفتی کہ این ہیزم ناپاک ست سید آغاز کرد ای
درویش این آتش مرا از نیم قوت پاک وعزیزتر از جان ست نقل ست
کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ و شیخ جمال گوجری روزی صحرا بیرون آمدہ بودند
آن ہیزم تفحص میکردند جائی نیافتند در محلی مقدار انگشت افتادہ بود نصفی از آن حضرت
شیخ العالم بر دستار خود گرفتند نصفی از آن شیخ جمال گوجری بر دستار خود گرفتند
آمدند دوگانہ شکرانہ خدای تعالی بجا آوردند و گفتند حق سبحانہ تعالی
بکرم خود این ہیزم را عزیز گردانید و از ناپاکی بپاکی آورد کہ عزیزتر از جان
عزیز شدہ ست کہ جائی نمی یابیم و قصہ چنان بود کہ در ان ایام آن
ہیزم را کسی قبول نمیکرد و جملہ خلق بانکار اقرار میکردند

نقل ست که حضرت شیخ العالم قدس الله روحه روزی در حجره خود نشسته
بودند شیخ بختیار پیش بودند فرمودند ای بختیار چیزی می بینی شیخ بختیار
عرض کردند آری پیر دستگیر می بینم فرمودند چه می بینی التماس کردند که تمام حجره پیر دستگیر
از زر می بینم فرمودند چیزی کار آید شیخ بختیار باختیار مختار آغاز کردکه ای پیر دستگیر از ان ما
اختیار مختار و بختیار را باختیار مختار ادکار حضرت شیخ العالم فرمودند باز به بین
چه بینید که حجره پاک هم از خاک ست نقل ست که شیخ العالم قدس
الله روحه در مقام خود نشسته بودند شیخ بختیار مردی عبید سوداگر
جواهری بود سوداگر در ین قصبه برای سودا آمده بود شیخ بختیار را
بر حضرت شیخ العالم نظر افتاد و اعتقاد تمام حاصل شد و کمر خدمت بسته
چنانچه مدام علی الصباح والشام آمدی و ایستاده می ماندی سلام
کرده مے رفتے و باز در خدمت مولاے خود مے پیوستے
ہم برین طریق شش ماه گذشت حضرت شیخ العالم قدس الله
روحه هیچ التفات نمے کردند و نے گفتند که تو کیستے
و از کجا آمده و چه کار سے آئے و بدیدن ظاهرے
به نظر ... نگرفتند بعد از مدت شش ماه

روزی در خاطر شیخ بختیار گذشت که در دلشیے لغایت کامل و واصل حق ست
اما از سبب بے نیازی حاجت کسی کم برآید همدران ساعت حضرت شیخ العالم
بنظر باطن بدیدهٔ ظاهر جانب شیخ بختیار نظر کردند و فرمودند که تو کیستی
بمجرد نظر کردن شیخ بختیار در دریای بی کنار افتاد و از خود بیخود
شد و نظر از زمین و آسمان بگذشت و مدهوش و بیهوش میرفت
ناگاه خود را در میان جنگل موضع بیمار یافت و قدری هوشیاری
شناخت و از انجا چوبی بر دست گرفت بر حضرت شیخ العالم پیدا شد و از نشئه
شراب وحدت بگستاخی آمد و میگفت ای احمد چنین نعمتی دارے
و بندگان خدا را محروم میگذاری حضرت شیخ العالم هر چند که میفرمودند ای بختیار
هوش دار او را چنان مستی آن عالم گرفت که هوشیاری نمی پذیرفت
و از ان گستاخی نمیگذشت حضرت شیخ العالم قدرے آب نوشانیدند او از مستی
بهوشیاری آوردند و فرمودند ای بختیار بر و به مولای خود رضای او
طلب و هر کار و بار باش شیخ بختیار سر بر زمین نهاد و ماتم در حالش
افتاد روان شد در شهر معظم شهر جونپور سکونت او بود پیش مولائے
خود رفت مولی چون حال بنده چنین دید به بندگی آن بنده

در رزید و گفت اے بختیار مرا می باید کہ خدمت تو انم و در بندگی
تو شوم ترا در راه مولی خود آزاد کردیم بر و هر جا که خواهی بباش
شیخ بختیار در خانه خود آمد در سوز آتش باطن افتاد ناگاه از هر
چهار طرف آتش بر میخاستی و در نظر خود تمام عالم را سوخته میدید
چون کار بجای رسید که تنش میسوختی و جانش میفروختی نام پیر دستگیر حضرت
شیخ العالم میگفتی فریاد رسی خواستی در حال آتش فرو میشد و نجات
یافتی همچو کلوخ که در میان زنگ آب بیندازند و در حال زنگ آب
جدا شود و آب صاف پدید آید و باز همچنان چنانچه بود لبته گردد همین
طریق باز آن آتش در گرد تنش می آمدی و میگرفتی و فریاد از پیر دستگیر
خود میکردی و نجات می یافتی همبرین جمله لیلاً و نهاراً دایم الاحوال میگذشت
و قرار و آرام از بختیار باختیار و غیر اختیار از دست برفت کار چون نازک
حامیة افتاده بود که بتحریر و تقریر از وی نیاید ناگاه آن سست حضرت آنسری
از ما سوی الله حضرت شیخ المشائخ تاج الاولیاء قدوة الاصفیا
سلطان الواصلین برهان العاشقین حضرت شیخ شرف الحق والدین
پانی پتی قدس الله روحه بر حضرت شیخ العالم رح بفریاد رسی بختیار باختیار

در عالم اسرار برسیدند و در مقام مشاہدۂ انوار جمال یکدگر مشرف
شدند و فرمودند ای احمد عبدالحق قدس اللہ روحہ ترا در جہان
کسی نمی شناسد و شنیده اند که در حضرت مولی خود چہ جمال با کمال داری
مگر بیچاره بختیار اندک ترین اندکی شناسائی و آشنای حضرت تو گشت بر وہم
چندین نباید کرد می باید که سحاب حضرت خویش البغرمائی تا باران
رحمت در زمین او ببارد حضرت شیخ العالم نظر شفقت بہمت باطن
بر شیخ بختیار باختیار مختار بگماشتن حضرت شیخ العالم در قصبہ ردولی
بودند و او در شہر جونپور در حال ہمان زمان آتش سوزان از وی دور
شد نجات تمام یافت و مرض بصحت مبدل گشت و از بیقراری بقرار
پیوست و از کربت بفرحت در آمد شیخ بختیار باختیار مختار که
او را بود دریافت که این ساعت پیر دستگیر شیخ العالم مرا قبول
فرمودند و بنظر رحمت نگریستند در حال برخاست ہمہ خان و مان
بر انداخت و جانب حضرت پیر دستگیر خود بشتافت و بآستانہ لیگاه
خود آمد و پیش پیر دستگیر سر بر زمین نہاد و بندہ وار بایستاد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ نظر رحمت فرمودند و شفقت باطن و ظاہر نمودند

وفرمودند که ای بختیار چه اختیار مختار داری اگر میخواهی که سرخود را
در سلک مریدان این فقیر در آری زن را خواهی گذاشت بختیار در حال
گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالم فرمودند رسول را خواهی گذاشت وفی الفور
گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالم فرمودند خدا را خواهی گذاشت او همچنان
فی الفور گفت گذاشتم حضرت شیخ العالم چون دیدند که او همه گذشت و
نقوش کثرت از دل شست و کشتی خویش در دریای فنا انداخت و
در میدان ارادت مستحکم برخاست و آئینهٔ دلش صفای کمال یافت تا از
عطش طلب با تحقاق تمام در صحرای تجلی جمال و کمال پیر دستگیر خود
شتافت و در حال بی حلول حضرت شیخ العالم در میان میدان جان او
نزول فرمودند و از افق آسمان دل او متجلی بدو شدند و تشریف بشارت
باشارت مشاهده بدو فرمودند و اسے بختیار اینک خدا برا یافتی
و در متابعت حضرت رسول صلی الله علیه وسلم شتافتی که قُلْ اِنْ کُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وهر دو جهان را زیر قدم بگذاشتی
و بلند تر آمدی مالک کل شدی که مَنْ لَهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ زہی پیر دستگیر
باکمال که در ساعت واحد مرید را بمقصود حقیقی رسانید و زہی مرید با جمال

که در زمان واحد بسعادت ابدی پیوسته و عارف کامل و اصل مکمل گشت
چنانچه واصل کردگار شیخ فرید عطار میفرمایند بیت ای ز وصلت
عارف مطلق شدم ٭ عاشقی رفته و تمامت حق شدم ٭ نقل ست حضرت شیخ العالم
فرمودند ای بختیار در صحن خانقاه من چاهی درین مقام می باید شیخ بختیار
در حال کلند آورده بکاویدن چاه مشغول شدند چون تمام کاویده
آب برون آمد حضرت شیخ العالم بران آب تکبیر فرمودند و قسمت کردند
باز اشارت شد که ای بختیار این چاه را امروز از خاک بیرونی باید انباشت
و از خاک این چاه چبوتره می باید ساخت شیخ بختیار سبدی
بر سر کردند و بانباشتن چاه مشغول شدند تا آنکه چاه تمام همدران روز
از خاک بیرونی انباشته و پر کرده و از خاک چاه چبوتره بستند و هیچ
نپرسید که این چاه را از برای چه کاویدند و از برای چه انباشتند
و این چبوتره بچه غرض بستند لاچار چون در ارادت پیر چنان مستحکم
بود و از خود فانی بذات پیر باقی بود اگرچه در مکتب نزد معلم گاهی رفته
گاهی حرف تهجی هم از استاد در تختهٔ ظاهر نخوانده بود فاما از
دولت پیر دستگیر حضرت شیخ العالم قدس الله سره منبع تعلیم الله چنان گشت

که دانشمندان وقت حل مشکلات و مفصلات از وی میکردند و اوهرچه میگفتی
از کتاب خدا تعالی و از احادیث رسول صلی الله علیه وسلم بیرون نفتی
و علماء همه اعتراف نمودند رود حال و کمال شیخ بختیار همه علماء
حیران بودند این حالات ظاهرش بود و حالات باطنش چه بود
نقل است که حضرت شیخ العالم روزی نشسته بودند شیخ بختیار آمد پیش
استاده عرض کرد که ای پیر دستگیر اگر فرمان شود این بنده در سوداگری
رود او سابقا چیزی سودا هم کرده بود و هرچه از سودا پیدا میکردی
پیش پیر دستگیر می آوردی و هرچه پیر دستگیر حسب قسمت او را دادی بمان بسر می برد
و قوت خود میساخت حضرت شیخ العالم قدس الله روحه فرمودند برو اما با آن در
دریا مرو که تا دریای شود ولایت این فقیرست شیخ بختیار برای سوداگری
باذن پیر روان شد و هرجا که میرفتی بغیر اذن پیر دستگیر نمی رفتی
و هر قدم که در راه میزدی بغیر اذن پیر دستگیر نمی زدی و هر لقمه که برآوردی
بغیر یاد پیر نمی برآوردی دائم الاحوال چشم بسته میماندی الغرض چون
از سوداگری بازگشت قطاع الطریق اطلاع یافتند که برین مرد کالای
نفیس ست و او مرد جواهری بود سودای مروارید و جواهر میکرد ایشان

برابر او می آمدند هر جا که او شیخ بختیار فرود آمدی ایشان نیز فرود آمدندی
شیخ بختیار هم مرد عاقل و پخته بود دریافت که ایشان قطاع الطریق
اند در خیال من شده اند در مقامی بدکان نان پز فرود آمدند ایشان هم
آنجا فرود آمدند شیخ بختیار دیگ کهچری پزانیده و روغن ماده گاو انداخت
و قدح بالای آن دیگ داشت و گفت قدری استراح کرده بیایم
باین بهانه روان شد و آن دیگ کهچری و روغن همچنان گذاشته ایشان
ساعتی نشسته منتظرش بودند چون نیامد گفتند از ما فرار نمود شتاب
روان شدند ناگاه بشیخ بختیار پیوستند و بیکدیگر مصاحب شدند
بعده شیخ بختیار در مقامی آمدند کنیزکی خریدند و خانه کرده همانجا
بماندند ایشان نیز دران مقام ماندند مدتی دران مقام ماندند روزی
بحیله شستن جامه بیرون آمدند و خانه و کنیزک همچنان گذاشته روان شدند
موازنه سی و چهل کروه راه و روز شب آمد چون صبح شد زیر درختی نشست
و با خود گفت که من چندین کروه آمدم ایشان کجا بما برسند ناگاه
بی آگاه ایشان رسیدند و گرفتند و در زمین غلطانیدند و میخواستند
که حلقش ببرند و از سرش و از تن جدا کنند شیخ بختیار پیر دستگیر خود را یاد کردند

سرویس ۱۲

حضرت شیخ العالم عصا بر دست کرده فی الحال رسیدند و فرمودند که ای بختیار
بزن بزن ایشان بہیبت جمعی دزدان را گذاشته از وی جدا شده بایستادند
حضرت شیخ العالم از پیش نظر غایب شدند بعده ایشان پرسیدند این مرد
که بود و از ان تو که باشد شیخ بختیار گفت که این مرد پیر دستگیر من ست
برابر من باشد و من بقوت این مرد در هر دو جهان خوف ندارم و از
هیچکس باک نمی آرم ایشان حیران ماندند و گفتند آری تو هم بدین قوت
تنها میگردی و سودای کالای نفیس میکنی که پیر تو چنین غالب ست
بعده ایشان پنج تنگه از خود کشیدند و شیخ بختیار را دادند و گفتند که
این فتوح از جهت ما پیر خود را به بر خدمت ما برسانی و عذر ما بخواهی
شیخ بختیار آن پنج تنگه گرفته روان شد چون پیش حضرت شیخ العالم آمد
پنج تنگه اول پیش نهاد و کیفیت تمام ماجرا شرح کرده حضرت شیخ العالم فرمودند
آری همچنین بود چنانچه میگوئی نقل ست که حضرت شیخ العالم ایام در حجره مشغول
بودند فرزند خود حضرت شیخ عارف احمد را طلبیدند و فرمودند برو و بختیار را طلبیده
بیار حضرت شیخ المشایخ شیخ عارف احمد بر در شیخ بختیار رفتند و دست زدند شیخ بختیار خواست
که باز جمع و صحبت کنند در اثنای آن بعد که دخول کنند فی الحال همچنان آن برهنه پا بی گذاشته

و جامه فرو گرفته و پیش پیر دستگیر خود آمد سر بر زمین نهاد و بنده وار
بایستاد حضرت شیخ العالم فرمودند باز گرد شیخ بختیار سر بر زمین نهاد و باز گشت
[illegible] ست که شیخ بختیار شهوت کمال داشت بحدیکه لعضی وقت
از غلبه شهوت بیقرار شدی و الله اعلم مگر این طلب از جهت امتحان
باشد که او دران وقت کم متابعت مستحکم دار دیانی نقل ست
که روزی حضرت شیخ العالم سماع کردند بعد از فراغ سماع کنیزک خود را فرمودند
برو از خانه چیزی بیار مطربان را چیزی بده کنیزک درخانه رفت
اهلبیت حضرت شیخ العالم مزاج گرم کردند چیزی ندادند و گفتند برو
بگو که درخانه چیزی موجود نیست حضرت شیخ العالم قدس الله سره مطربان
را فرمودند که همین کنیزک را ببرید بعضی مریدان چند تنکه داده
کنیزک کور را از مطربان رها کنانیدند حضرت شیخ العالم چون درخانه رفتند
نظر بران کنیزک افتاد فرمودند چون این کنیزک آمد ما نخواهم ماند
فی الحال از خانه بیرون آمدند شیخ بختیار را فرمودند ای شیخ بختیار
تکیه به بند تا ازینجا بیرون آییم و سفر کنم شیخ بختیار باذن پیر دستگیر
تکیه بست و هر دو بزرگواران روان شدند و در شهر اوده رسیدند

در محلهٔ شیخ پوره بالای لب آب قرار گرفتند بعد انصرام مدت شش ماه
حضرت شیخ العالم را چون نظر بر لب آب افتاد فرمودند ای بختیار در قصبهٔ
ردولی لب آب هم است شیخ بختیار گفت ای پیر دستگیر این ردولی نیست
اوده است حضرت شیخ العالم فرمودند ای بختیار یاد اوده برای چه آمدیم
شیخ بختیار کیفیت تمام عرضداشت کرد حضرت شیخ العالم را از کیفیت اما چرا
هیچ در خاطر نبود اوده هم منظور نفرمودند ای بختیار ما مقام ردولی خود را
برای چه بگذارم فی الحال برخاستند و روان شدند و در مقام خود باز آمدند
و مشغول بحق گشتند نقل است که حائکی در موضع آسو مومی ماندی
و مرید شیخ سماء الدین بود اما در خانقاه حضرت شیخ العالم گاه بیگاه می آمدی
و میان مریدان حضرت شیخ العالم می نشستی و می بودی روزی
از روزها پیش حضرت شیخ العالم آمد و ایستاد عرض کرد ای مخدوم
آنچه در خانقاه آنحضرت می بینم در خانقاه پیر خود نمی بینم حضرت شیخ العالم
فرمودند ای حائک ایشان مولائگان اند نه درویشان که درویشی
کاری دیگر است و مولائیگی کاری دیگر حائک گفت ای مخدوم ما مرید
ایشان نخواهم شد در سلک بندگی بندگان مخدوم در خواهم آمد

حضرت شیخ العالم فرمودند بروطاقیه الیشان بازگردان حایک بر شیخ سماءالدین رفت طاقیه بازگردانید بعضی از مریدان شیخ سماءالدین از سماشهتا شستن زدند و گفتند که این مرتد شد الغرض حایک از انجا در لقای حضرت شیخ العالم آمد و منسلک در سلک بندگان حضرت شیخ العالم گشت و در خدمت ایستاده شب و روز بنده وار آستانه می بود روزی از روزها حایک مذکور پیش حضرت شیخ العالم قدس الله سره آمد عرض کرد ای پیر دستگیر اگر فرمان شود این بنده جانب خانه کعبه رود حضرت شیخ العالم فرمودند چند روز قرار گیر انشاء الله تعالی ما و تو یکجا برابر خواهیم رفت حایک باز ماند بعده باز چند کرت حایک مذکور پیش حضرت شیخ العالم آمده عرض کرد حضرت شیخ العالم هر بار همچنین میفرمودند که ما و تو برابر خواهیم رفت او باز میماندی تا روزی آن حایک مستعد شد کمر مسافرت بسته پیش حضرت شیخ العالم آمده عرض کرد ای پیر دستگیر اگر فرمان شود تا این بنده جانب خانه کعبه رود و زیارت حضرت رسول صلی الله علیه وسلم مستفید گردد حضرت شیخ العالم فرمودند ای حایک در خانه خود باز برو انشاء الله تعالی علی الصباح ما همانجا خواهیم آمد ما و تو روان خواهیم شد حایک باز گشت

در خانه خود رفت تا آنکه حضرت شیخ العالم در نیم شب در کنار جنگل موضع مذکور
لفظ حق بهیبت زدند بلند فرمودند حق حق حق او دانست که حضرت شیخ العالم
آمدند در حال برخاست و دوان دوان آمد برابر حضرت شیخ العالم روان شد چه بیند
که سه نفر دیگر پیش حضرت شیخ العالم می روند و پس ایشان حضرت شیخ العالم و بعده آن
حایک همچنین سیر رفتند تا موضع اجولیه رسیدند که صبح و سپیدن آغاز کرد
شیخ العالم حایک را گرفتند و در پای حضرت رسالت پناه صلی الله علیه
وسلم انداختند و گفتند این بیچاره ضعیف است تا آنجا رسیدن نمی تواند
بعده آن حایک چه بیند که هیچ یکی نیست حایک حیران شد در خانه
حضرت شیخ العالم آمد حضرت شیخ العالم فرمودند که دیگر زیارت حضرت
محمد مصطفی حاصل شد او گفت آری از دولت پیر دستگیر زیارت
حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم حاصل کردیم که به پابوس
مشرف شدم حضرت شیخ العالم فرمودند دانستی که پس حضرت رسول
کیان بودند حایک گفت نمیدانم فرمودند که پس حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه وسلم حضرت شیخ المشایخ مرشد الاتقیا هادی الاصفیا حضرت شیخ
فرید الحق والدین گنج شکر مسعود قدس الله سره بودند و پس ایشان

سلطان المشایخ حضرت شیخ نظام الحق والدین قدس الله سره بودند ایشان
این عقیده بود نقل ست که حضرت شیخ العالم روزی در خانقاه خود نشسته بودند
تاتار خان بزرگ مقطع قصبه رودلی پیش حضرت شیخ العالم آمد
وایستاده شد حضرت شیخ العالم سر برآوردند طرف تاتار خان نظر کردند
وفرمودند در جهان چنان رو که چند روز بمانی تاتار خان در حال
بر زمین افتاد و بیخود گشت و بعد از زمانی اورا از زمین برداشتند
وآب بر روی او زدند تا از بیهوشی بهوش آمد بعد ازان چنان
معتقد شد که اکثر اوقات پیاده وتنها در حضرت شیخ العالم آمدے
نقل ست که روزی حضرت شیخ العالم در خانقاه خود نشسته بودند
محمد خان آمد عرض کرد ای مخدوم امروز سوداگران اسپان آورده اند
هفتصد هشت صد اسپ کی وتازی آمده است حضرت شیخ العالم
فرمودند بر دستان محمد خان عرض کرد که زر کجاست باز حضرت شیخ العالم
فرمودند بر دستان باز محمد خان عرض کرد که ای مخدوم زر کجاست چون سه کرت شد حضرت شیخ العالم
فرمودند اگر نیست هست منقول ست که حضرت شیخ العالم نظر بادشاهی او کرده بودند
و او شاهزاده نبیره رنگ ملو بادشاه دهلی بود فاما چون النصیب ثبت بود از حضرت شیخ العالم تعرض بعد نهاد

سلیمان که مردی سوداگر مرید حضرت شیخ العالم بود هر بار که فقیر گشتی او را
مال شدی بر خیزد حضرت شیخ العالم آمدی و سر بر زمین نهاده و عرض کردی
که ای پیر دستگیر بر من چیزی نیست که سوداگری کنم و قوت خود سازم حضرت شیخ العالم
سیفرمودند بخواه چه مقدار زر میخواهی او گفت که من هر بار از پیر دستگیر صد
تنگه میخواستم و میگفتم ای پیر دستگیر اگر بر من صد تنگه باشد بفراغ خاطر
سوداگری کنم و قوت بسازم حضرت شیخ العالم میفرمودند برو صد تنگه
دادیم این بنده سر بر زمین نهاد و باز گشت ناگاه صد تنگه از غیب
میرسید بفراغت سوداگری میکردیم و خوش می باشیم اگر این بنده
هزار کرت قصد میکرد که سرمایهٔ مال از صد تنگه زیاده شود هرگز زیاده
نمیشدی دائم همین صد تنگه بر من سرمایه می بودی **نقل ست**
که حضرت شیخ العالم می فرمودند چنانچه در گازرون چراغ خواجه اسحاق
گازرونی می سوزد تا روز قیامت خواهد سوخت خواجه اسحاق
بمقتضای آن معنی این بیت بر زبان خود می فرمود **بیت** اگر گیتی سراسر
باد گیرد * چراغ مقبلان هرگز نمیرد * ما تیز دیگ از طعام نیم
تا انقراض عالم خلق بخورند هیچ از آن دیگ کم نشود و در زمان بنده

خلق هم هست بعده دیگی آوردند بر دیگدان نهادند آتش کردند
طعام دران دیگ نپختند بعده آن دیگ را درمیان بگذر خلق داشتند
هر خلق که می آمدند و می رفتند طعام ازان دیگ میخوردند هیچ نقصان
نمیشد تا سه روز خلق آینده و رونده طعام ازان دیگ بسیار
میخوردند و دیگ همچنان پر میماند بعده در خاطر خود
چنین گذرانیدند که ای احمد در عالم شور خواهد شد که احمد چنین شیخی است
والشهرة آفة كل يرضيها والخمولة راحة لا يرضها منها احد ای
احمد بندگان خدا اند او رزاق مطلق ست جل جلاله او داند و بندگان
او دانند تو ازین میان بیرون آی و اسپ خاطر را در میدان وسیع
وافوض امری الی الله جولان نمای و خود را از خود و از کار خود بیرون آی
و از هستی این نام و نشان فانی شو و در هستی ذات مالک الملک لایزال
ملکه بی نشانی رو حضرت شیخ العالم این خطره را در خود مقرر کردند و حال
تکبیر برای مزید فقر طالبان حق ادا فرمودند و دیگ مذکور بر زمین
زدند تا بشکست نقل است که حضرت شیخ العالم میفرمودند که از نهکتر تا پنڈوه
رسیدم هیچ مسلمانی ملاقات نشده الا که در اوده یک بچه نیم مسلمانی

و این اشارت بر شیخ جمال گوجری کردند و میفرمودند که منصور بچه بود طاقت نیاورد و اسرار بیرون زد بعضی مردان اند که دریاها نوش میکنند آروغ نمی زنند و میفرمودند که نظامی بچه بود که این بیت گفت
بیت صحبت نیکان زجهان در گذشت ٭ خانه عسل خانه ز نبور گشت ٭
که صحبت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم چنانچه صحابه بود همچنین جالا هم صاحبان حال اند محبان ذوالجلال اند هست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ نقل ست که حضرت شیخ العالم مقامات پیران بزرگ رحمة الله علیهم بیان کردند و میفرمودند که فلان درویش تا اینجا رسید و فلان تا اینجا و فلان را این مقام بود و فلان بدین منزل رسید زهی کمال و زهی جمال که تا غایت هیچ درویش بدین مرتبه و صاحب تصرف نشنیده است ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ نقل ست که روزی حضرت شیخ العالم دیواری بر می آوردند و بالای آن دیوار سوار بودند شیخ جمال گوجری را دران کوچه گذر افتاده فرمودند که اینجا بوی ولی می آید استاده شدند کسی گفت که اینجا حضرت شیخ العالم قدس الله روحه حضرت شیخ احمد عبد الحق هستند شیخ جمال الدین گوجری حضرت شیخ العالم قدس

حضرت شیخ العالم بالای آن دیوار سوار بودند شیخ جمال الدین گوجری گفتند حضرت
مخدوم این دیوار بجنبید و روان شو حضرت شیخ العالم فرمودند
چه عجب و چه دشوار است آنگاه حضرت شیخ العالم چنانچه مرکب را سے جنبانند
همچنان دیوار را جنبانیدند در حال دیوار جنبید و روان شد بعده
حضرت شیخ العالم فرمودند بابا جمال این ماده را بجنبانید هر چند که شیخ
جمال ماده را زدند پس میگشت و پیش نمیرفت و روان نشد
شیخ جمال را دهشت گرفت که بکدام شیر دهان افتاد فاما بنظر باطن
حضرت شیخ العالم امان داده بودند ورنه بخطره نموده است نقل ست
که حضرت شیخ العالم قدس الله روحه روزی نشسته بودند بهرام
پیش استاده بود حضرت شیخ العالم فرمودند ای بهرام بخواه از من
آنچه خواهی که مراد حضرت ذوالجلال ولایت بکمال ست بهرام
میگوید که من هیچ نگفتم و ساکت ماندم باز فرمان شد ای بهرام بخواه آنچه میخواهی امر
کسی نیاید از او میگوید که من همچنان ساکت ماندم باز فرمان شد که ای بهرام بخواه آنچه
میخواهی که برین ولایت و جهان ست مادام که کسی نیامده است بخواه بهرام
گفت که دستگیر فرمودند من عرض کردم که ای پیر دستگیر طالب العلم را باز فرمان شد

بطلب چه می طلبی بهرام میگوید که عرض کردم ای پیر دستگیر اسپ طلبم
و زر نمیخواهم و بدنیا مطلوب ندارم و بآخرت سر فرد نمی آرم مر مطلوب
حقیقی بسیار و رقم ما سوی الله برداره بخدای برسان آنچه وعده فرداست
نقد وقت من بگردان حضرت شیخ العالم فرمودند ای بهرام تو چیزی خواستی
که نتوان داد که در خور هر کسی نیست و کسی نتواند داد و من انحکایت
از زبان بهرام مذکور شنیده ام و او را پیر هشتاد ساله دیده ام و او میگفت
و تاسف میکرد و حسرت میخورد که اگر این محروم روزگار و مردود نابکار
آنوقت از پیر دستگیر چیزی اختیار میکردی خواه از دنیا خواه از آخرت
تا امروز این روزگار ضیق را بوسع میگذرانید و درجات تمام و دنیا عظام بر دست
می آورد و مقصود حاصل کردی نقل است که روزی حضرت شیخ برهان پیش حضرت
شیخ العالم استاده بود حضرت شیخ العالم فرمودند برهان دنیا خواهی گرفت شیخ
برهان گفت چیز دنیا بکار من نیاید باز حضرت شیخ العالم فرمودند خواهی گرفت
باز شیخ برهان گفت ای پیر دستگیر ما پیر شدیم کی توانم خواند حضرت شیخ العالم فرمودند چیز
بی خواندن و بی رنج کشیدن نیک ایستاده بخوان باز شیخ برهان گفت ای پیر دستگیر علم کار من
نیاید باز حضرت شیخ العالم فرمودند دین خواهی گرفت باز شیخ برهان گفت این هیچ کار نیاید

مارا جمال الله می باید که دلم جز مشاهدهٔ حق نگشاید حضرت شیخ العالم ساکت
شدند و در کار خود مشغول گشتند نقل است که مخلص بدر پسر الملک زنبارگی
فیروزشاه بود بخدمت حضرت شیخ العالم می آمد و مدام طعام صبح و شام
می آورد حضرت شیخ العالم طعام او خرج میفرمودند و هیچ نمی پرسیدند
که تو کیستی و از کجائی و بچه کار می آئی چون مدت شش ماه برآمد مخلص در
خاطر خود کرد ای مخلص شش ماه خدمت این فقیر کردی هیچ ترا نه پرسید
که کیستی و چه مطلوب داری اگر چندین مدت خدمت سگی میکردی
مقصود حاصل می آوردی و بازگشت در خانه رفت حضرت شیخ العالم
عقب او بر در او رفتند و دستک زدند کنیزک او فی الحال بیرون آمد
حضرت شیخ العالم فرمودند برو بگو که احمد بر در ایستاده است کنیزک رفت مخلص
پرسید که کیست او گفت آن درویش که شما روزینه برو می بردی
مخلص بحال بدوید و پابوس کرد حضرت شیخ العالم قدس الله سره فرمودند تو مرا
امروز از ما گله مند شدی و هیچ نگفت و شتابان حضرت شیخ العالم قدس الله سره را
در درون خانهٔ خود برد و طعام پیش آورد و بعد از خوردن طعام حضرت شیخ العالم روان شدند و در
خانقاه خود آمدند شاعر هم با شیخ العالم آمد بیکبار گشتند حضرت شیخ العالم فرمودند ای فرزند مخلص

عرض کرد آری یک پسر و یک دختر دارم حضرت شیخ العالم فرمودند ای مخلص
برو ما دام که ایشان را کار خیر نکنی و جاگیر نگردانی بر من نیایی
مخلص اعتراف نمود و سر بر زمین آورد و بازگشت در خیال جاگیر گردان
فرزندان شد میان چند روز هر دو را کار خیر کرده داد و بحضرت
شیخ العالم آمد سر بر زمین نهاد و ایستاده شده عرض کرد ای پیر دستگیر هر دو فرزندان
را جاگیر نمودیم و تزویج کرده دادیم حضرت شیخ العالم فرمودند نزدیک بیا
او در دیده آمد و نشست حضرت شیخ العالم پیش خود کوکی در زمین
کاویدند آب در وی انداختند و در میان آب کوک مذکور سنگریزه خرد انداختند
و فرمودند ای مخلص این سنگ ریزه از این آب بیرون آر مخلص آن سنگ
ریزه مذکور از آب کشید و پیش حضرت شیخ العالم نهاد حضرت شیخ العالم قدری
گل در وی انداختند و فرمودند ای مخلص چنانچه او را کشیدی این را نیز
مخلص دست در آن آب انداخت هیچ نیافت عرض کرد ای پیر دستگیر
هیچ نمی یابم حضرت شیخ العالم فرمودند ای مخلص اگر میخواهی که در حضرت
معبود بطلب مطلوب در دریای مقصود برسی ایچنین شوی که نام و
نشان خود گم کنی و از هستی خود برخیزی و بهستی حق شوی و به بقا حق

باقی کردی آنکه بر ما بیاید در خانقاه من باش والا برو که این کار مردان ست
نه کار مخنثان و للحرب رجال و للفصعته والسرید رجال بهال مخلص چون خالص
ازل بود و خصوصیت ابد داشت باخلاص تمام بایستاد و کمر متابعت
مستحکم بست و ولی از اولیا خدایتعالی گشت تا حضرت شیخ العالم فرمودند که مخلص ولی
از اولیا خدایتعالی ست **نقل ست** که روزی حضرت شیخ العالم در خانقاه خود
نشسته بودند مخلص پیش استاده بود میان لادو دیوانه دران کوچه گذر کرد و
زیر دیوار حضرت شیخ العالم بگذشت مقدار یک راه رفت و طرف حضرت شیخ العالم متوجه شد و
دیر استاده بود بعده روان شد مخلص بحضرت شیخ العالم عرض کرد ای پیر دستگیر لادو
دیوانه دیر پیش استاده بود ای پیر دستگیر هیچ نفر مودند که بنشین بعد هم پسر مخلص هم ورا ای پیر
میگوید که ما متعجب شدیم و در خود گفتیم که اینجا لادو دیوانه کجاست بعده چون بیرون
خانقاه رفتیم تحقیق شد که لادو دیوانه درین کوچه گذر کرده بود و دیر به جانب
حضرت شیخ العالم متوجه شده در راه استاده بود **نقل ست** که روزی
مخلص پیش حضرت شیخ العالم آمده عرض کرد که ای پیر جامه من کهنه شده است میخواهم
که جامه نو بپوشم و ازین جهان سفر کنم حضرت شیخ العالم فرمودند چند روز توقف کن
ما و تو یکبارگی خواهیم رفت باز دوم روز رفت عرض کرد باز همچنین جواب فرمودند بار سوم رفت

همین جواب فرمودند بازمخلص فرزندان خود وصیت کرد وگفت کای فرزندان
من این وقت من آخر ست میخواهم که ازین جهان سفر کنم نباید که شما پیر دستگیر
مرا از موت من خبر کنید وباید که درحال مرا ببرند ودفن کنند که پیر دستگیر
من شیخی ست که کمال او را نهایت نیست وجمال او را نهایت نه شیخی ست
نهایت غالب وواصلی ست نهایت جاذب وملکی ست که در هردو
جهان فرمان او نافذ ست کسی قدر او نمی داند ونمیشناسد من شما
را خبر میکنم که مرا بعد از موت من فی الحال ببرید و در زیر زمین بسپارید
که چون در حضرت پیر ما خبر خواهید کرد پیر دستگیر من مرا رفتن نخواهم داد
بهرام میگوید ما در خاطر کردیم که ایشان مگر دعوی خدایی میکنند ببینیم که تا
اینمعنی که پدر رم می گوید رهست ست یا نه الغرض مخلص بعد از فراغ
وصیت بر چارپایی غلطید وچادر آهسته آهسته بر سر کشید تا خود را
بتمام پوشید مرغ جانش از قفس قالب خاکی اش برپرید وبعالم آخرت
رسید واز دار فنا بگذشت بدار البقا پیوست ما در تعجب شدیم
وحیران ماندیم که ایشان چه مردانند وچه کاره وچه بار در حضرت پروردگار
خود دارند بهرام میگوید که حضرت شیخ العالم در خانقاه خود نشسته بودند من رفتم

وخبر کرده‌ام کرای پیر دستگیر پدرم مخلص از جهان سفر کرد و بر حلت پیوست
حضرت شیخ العالمؒ برخاستند و کفش در پای کردند و بر مخلص آمدند
و چادر از سر وی برداشتند و بگوش او بآواز بلند فرمودند ای مخلص ای
مخلص ای مخلص بنوعی که بعضے خلق نیز شنیدند و حاضر آمدند و معائنہ
کردند و اهل بیت حضرت شیخ العالمؒ دویده آمدند و فرمودند که شما این میکنید
خلق خدا خواهد گفت که شیخ احمد عبد الحق مردگان را زنده میکند و او
آخر فتنه خواهد خواست الغرض حضرت شیخ العالمؒ موازنه چهل و یا پنجاه کرت
بآواز بلند بگوش او مخلص مخلص مخلص فرمودند و او را از آن عالم درین
عالم آوردند تا او در حال برخاست دو دست در پا حضرت شیخ العالمؒ
نهاد و بر سینه خود دست نیز و هیچ سخن نمیگفت حضرت
شیخ العالمؒ بازگشتند در خانقاه خود آمدند بعده مخلص آغاز کرد
ای فرزندان من مگر شما پیر مرا خبر کردید و بر وصیت من عمل نمودند
اکنون ای بهرام بروبرو پیرین بگو که مخلص عرض میکند مرا فرمان
شود تا ازین جهان سفر کنم و با آخرت روم بهرام میگوید که من پیش
پیر دستگیر رفتم چنانچه پدرم گفته بود همچنان عرض کردیم فرمان شد

ای بہرام برو او را بگو کہ چند روز قرار گیر ماہ تو بکجا سفر خواہم کرد
بہرام میگوید کہ ما آمدیم بر پدرم و گفتیم کہ پیر دستگیر میفرمایند
کہ ای مخلص چند روز قرار گیر ما و تو بکجا سفر خواہم کرد باز مخلص
گفت ای بہرام باز برو و بر پیر من عرض کن کہ مخلص میگوید
کہ ما ماندن نمی توانم و طاقت نمے آریم مدت سن تمام رسید
مرا فرمان شود کہ تا سفر کنم د باخرت رویم بہرام باز رفت
چنانچہ پدرش گفتہ بود در حضرت شیخ العالمؒ عرض
کرد باز فرمان شد ای بہرام برو بر مخلص بگو کہ کجا
خواہی رفت مرا خبر کن تا ما نیز آنجا بیایم بہرام باز بر مخلص
پدر خود آمد وانچہ حضرت شیخ العالمؒ فرمودہ بودند بگفت
مخلص آغاز کرد ای بہرام باز برو در حضرت پیر دستگیر من
عرض کن کہ مخلص مے گوید کہ پیر دستگیر بہتر
میدانند آمدن و رفتن را جائے نیست مگر انتقال از مقامی
بمقامے و از عیانے بہ نہانی و از نہانی بعیانی و از جانبے بجانبے
و از کہنہ بنو و از نو بکہنہ اکنون ما را طاقت نماندہ است

مرا فرمان شود تا ازین جهان بگذریم بدان جهان برسیم
فرمان شد ای بهرام برو از پدر خود بگو چیزے حاجت
هم داری تا بتو رسانم بهرام باز آمد فرموده حضرت شیخ العالم مخلص را
گفت مخلص گفت ای بهرام عرض کن که مرا از دولت پیر دستگیر در
هر دو جهان بچیزی حاجت نمانده است و لطف پیر دستگیر
همه مرادهای مرا در بر نشانده است همین حاجت ست که
که مرا فرمان شود تا ازین عالم بدر آیم و بآن جهان برسیم
باز بهرام گفتهٔ پدر خود بحضرت شیخ العالم عرض کرد فرمان
شد اے بهرام پدر خود را بگو که اگر شتاب هستی و مطلوب
تو همین ست پس برو آنجا که جائی تست و بگذر بر مائده
فائده که راسے تست بهرام بر پدر خود فرموده حضرت شیخ العالم را
گفت مخلص باز همچنان بالاے چهارپائی غلطیده و چادر بر سر
کشیده مرغ روحش از قفس قالب خاکی به پرید در فضای
فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ را برسید و دست بدست
آرامید و از یجهان درگذشت و بدان جهان پیوست چنانچه گفته

بیت چہ خوش تمرآنکه در یقین زناهوا ✦ دوست بر دوست رسد یار بیار

بعد از وفات مخاص پیر انش خرقۂ او پیش حضرت شیخ العالم آوردند آن خرقہ مذکور از حضرت پیر دستگیر خود عطا یافته بود فرمان شد که این خرقه لایق اوست برا او دفن کنید بعده بر حکم فرمان پیر دستگیر خرقه را با او دفن کردند و باخرت سپردند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ **نقل ست** که در قنوج دیوانه بود او سخن مکیفت حضرت شیخ العالم بر دست میان محمدا کوتوال قنوج برای آن دیوانه کتابت دادند میان محمدا مذکور بحضرت شیخ العالم عرض کرد ای مخدوم آن دیوانه با کسی سخن نمیگوید حضرت شیخ العالم فرمودند ترا چه افتاده است او مردی محکم ست این کتابت من برو ببر بعده میان محمدا روان شده بخانه خود در قنوج رسید چند نبات از آن خود آورد تا با آن نبات کتابت پیش آن دیوانه برد ناگاه آن کتابت فراموش شد همین نبات پیش آن دیوانه نهاد دیوانه نبات بر تاب کرد و باشارت کتابت حضرت شیخ العالم میطلبید میان محمدا کتابت یاد آمد بر دست آن دیوانه داد دیوانه کتابت حضرت شیخ العالم بتعظیم تمام گرفت چند کرت چو لگل بوسید بر تاب کرد و بخندید بلفظ صحت

نقل است که شیخ المشائخ شیخ بدرالدین که خلیفهٔ شیخ صدرالدین حکیم
بودند با شیخ داؤد پسر حضرت شیخ العالم محبت داشتند شیخ داؤد مرید و مجاز
از شیخ المشائخ قطب الاقطاب مخدوم شیخ نصیرالدین محمود بودند
و با شیخ داؤد و شیخ بدرالدین که سجاده و مقام ایشان لادمقام نابرده بود
حالا در مقام رابری ست توصل قرابتی نیزی بود و محبت و مودت
تمام داشتند و شیخ داؤد اکثر اوقات آنجا می بودند القرض چون
شیخ المشائخ شیخ بدرالدین را وقت سفر آخرت پیش آمد آن زمان شیخ
نصیرالدین پسر شیخ بدرالدین صغیر بودند شیخ بدرالدین آن را
جامه دادند و اجازت کردند و از جهت نعمت باطنی و مقصود حقیقی
حوالت به حضرت شیخ العالم کردند و فرمودند که دوستی از هندوستان
خواهد رسید نام او شیخ احمد است نعمت باطنی ترا نصیب از و خواهد شد
این نصیحت کردند و خود از جهان رحلت فرمودند بعده شیخ نصیرالدین
بر سجادهٔ پدر خود نشستند و علم تحصیل کردند بعده بسبب غوغای مغلان
در رابری رفتند و در آنجا دانشمندی بود بغایت بس بزرگ و علم بی پایان
داشت شیخ نصیرالدین هم دانشمند شده بودند اما پیش آن دانشمند حاضر میشدند

ونفع میگرفتند الغرض وزی از روزها حضرت شیخ العالم را قصد افتاده
تا فرمودند که ای بختیار تکیه به بند و روان شو به بینیم تا فرزند شیخ بدرالدین
چه میکنند و بچه کار مشغول ست حضرت شیخ العالم روان شدند در راه بری
بر شیخ نصیرالدین رسیدند ملاقات کردند بیکدیگر نشستند و باز شیخ
نصیرالدین در خواندن کتب مشغول شدند و سبق آغاز کردند حضرت
شیخ العالم فرمودند ای نصیرالدین پدر تو مگر همین می خواندی و هم
بدین علم مشغول [illegible] شیخ نصیرالدین سخن پدر خود شیخ المشائخ شیخ
بدرالدین یاد آوردند و در خاطر خود گفتند شاید این همان درویش
باشد که پدرم در وقت رحلت او را حوالت کرده بود بعده شیخ نصیرالدین
تعظیم تمام کرده پیش حضرت شیخ العالم با دب تمام نشستند و لب فرو بسته
ساکت شده بودند و سخن حضرت شیخ العالم را آن دانشمند نکرد پند اشت
و طاقت نیاورد و مباحثه پیش شد حضرت شیخ العالم قدس الله سره
آن دانشمند را از معرفت حق تعالی چیزی پرسیدند بنظر تیز نگریستند
آن دانشمند در حال بیخود گشت و افتاد و از هوش برفت شیخ نصیرالدین
استاده شد و التماس کردند که حضرت شیخ العالم عفو فرمایند بعده حضرت

شیخ العالم قدس الله سره قدحی آب طلبیدند و دفعت زدند بران
دانشمند سرشک زدند چون بهوش آمد دستار در گلو انداخته در پای
حضرت شیخ العالم قدس الله روحه افتاد و گفت ای شیخ امروز آنچه
از شما ما را معلوم شد هیچگاهی ازین خبر نداشتم و در هیچ کتابی
این مقصود ندیدم چندین عمر در تحصیل علم و در شغل سباقی صرف
کردیم فاما ذره ازین مقصود حقیقی راه نیافتیم که امروز از دولت شما
مشرف شدیم چون آن دانشمند را چنین حال شد و در پای حضرت
شیخ العالم افتاد شور در تمام شهر افتاد که چنین شیخی کامل و واصل حق
رسیده است بعده شیخ العالم قدس الله سره چارپایی طلبیدند و در
خانقاه شیخ نصیر الدین لغا طلبیدند سه شبانه روز بالای چارپایی غلطیده ماندند
و شیخ از باطن لطائف نیک شوند شیخ بختیار پای حضرت شیخ العالم گرفته
سه شبانه روز نشسته بود بعد از سه روز حضرت شیخ العالم قدس الله سره
برخاستند و خلق ظاهری همه توجه جانب حضرت شیخ العالم کردند و قطب خان
حاکم آن مقام معتقد شد و خواست تا ارادت آرد به استماع خبر ارادت
قطب خان در خانه نصیر الدین غم و اندوه پیش آمد شیخ بختیار

بحضرت شیخ العالم عرض کرده که ای پیر دستگیر در خانه شیخ نصیر الدین
ماتم می شود چراکه قطب خان میخواهد که مرید پیر دستگیر شود این ماتم
در خانهٔ شیخ نصیر الدین ست که چون قطب خان مرید حضرت شیخ العالمؒ
خواهد شد مارا که خواهد پرسید و ماندن اینجا چگونه خواهد شد حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند ای بختیار الیشان مگر مرد آرایند الغرض قطب خان
بعد از نماز شام برای مرید شدن پیش حضرت شیخ العالمؒ آمد یک
اسپ فتوح آورد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند تو دزد هستی یا من در اینوقت
آمده قطب خان هیچ نگفت و اسپ فتوح را داشتند و اورا فرمودند
علی الصباح خواهی آمد بختیار را فرمودند این اسپ را در همینوقت در
بازار ببر هرچه در بازار بیابی بفروش و عجوزگان را برسان بختیار
یعنی بر سپاهی ۱۲
برحکم فرمان همچنان کرد و در بازار برد اتفاق یک سپاهی عاجز در
بازار حیران خفته بود چون اسپ را بردند گفتند کسی خریدار است
که بجز و بجز ان سپاهی در خاطر خود آورد که مارا درویش صاحب ولایت در ده و فرستاده باشد
فی الحال برخاست و بهایش پرسید بختیار گفت هرچه موجود باشد
بده هیچ نه تنگه موجود بود بختیار را داد اسپ برد بختیار در شب

همان زمان با مبلغ روان شد و مبلغ مذکور در خانهٔ حضرت شیخ العالم

آمد و عجوزگان را داد باز همان زمان پیش حضرت شیخ العالم آمد آن

اسپ که سپاهی برد و چاکری بغیر اسپ تحویل شده بود مستقیم شد بار

علی الصباح چون قطب خان آمد حضرت شیخ العالم فرمودند ای

آنچه من گویم قبول خواهی کرد قطب خان عرض کرد هر چه فرمان شود

حکم بر جان من هست دران وقت شیخ نصیر الدین پیش حضرت شیخ العالم

حاضر بودند وقت نعمت دادن هم بود حضرت شیخ العالم فرمودند ای

قطب خان مرید شیخ نصیر الدین شو قطب خان اندکی سرنگون شد

حضرت شیخ العالم فرمودند ای قطب خان هیچ تعلق مکن که کلاه شیخ

نصیر الدین کلاه این فقیر است فی الحال کلاه از سر شیخ نصیر الدین

قطب خان را دادند و او را مرید شیخ نصیر الدین کردند و فرمان حضرت

شیخ العالم قبول کرد مرید شیخ نصیر الدین شد و فتوحی دیگر که

آورده بود شیخ نصیر الدین حضرت شیخ العالم دادند از نعمت ظاهری

و باطنی شیخ نصیر الدین شد که چون شیخ نصیر الدین را حضرت شیخ العالم

اجازت دادند و کلاه ایشان را کلاه خود فرمودند آنگاه حضرت شیخ نصیر الدین

برمائدهٔ فائدهٔ ولایت آمده و مقصد مقصود حقیقی برسیده‌اند و هم دنیا و هم دین
حوالت کردند بیشه هم یار بدست آمد هم کار فراهم شد الْمِنَّةُ لِلّٰه که این هم شد
و آن هم شد و الی یومنا هذا در خانهٔ شیخ نصیر الدین سوم کرسی است رسیده
دولت دنیاوی هم بسیار است و امید است که تا انقراض عالم خواهد بود انشاء الله تعالیٰ
نقل است که میان قدو برادرزادهٔ شیخ نصیر الدین بود در خاطر
خود عزم کرد که من مرید حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس الله
روحه شویم و به برادر شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین میخواندی روزی
از روزها پسران مخلص همهای شمس الدین و بهرام بطرف گوالیر
روان شدند و ایشان از مریدان حضرت شیخ العالم بودند از چاشنی
معرفت بهره تمام داشتند در راه بر شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین
رسیدند شیخ نصیر الدین ایشان را چند روز بطریق مهمانی داشتند
و تعظیم و تکریم تمام کردند فرمودند شما یان اینجا بر کسی حقیقت
ظاهر نکنید که این علم اسرار است خبردار اظهار نشاید کرد شیخ از
میان قدو مذکور را دلوله و شوق باطن بر جوش شده خود تنها
بر ایشان آمده تحفه کنواره زدند چون ایشان و نشستند که میان قدو وقت

دروازه واز کردند میان قدو دستار در گلوے انداخته
در پائے ایشان افتادند و گفتند که مرا از راه حضرت
شیخ العالم قدس الله سره اهم چیزی خبر کنید شمس الدین برادر
بزرگ بهرام بود گفته که ای بهرام کجا ما و کجا میان قدو
اگر الله تعالی او را نصیبے درین راه نهاده است پس او را
از خود خواهد رسید با نیز شتاب شویم و چیزی ازین
راه میان قدن را خبر کنیم شمس الدین انچه از لطف حضرت
شیخ العالم قدس الله روحه چاشنی یافته بود و شمه ازان
بر میان قدن گفت و رمزے از عالم باطن بدو خبر کرد چون
صبح شد میان قدن باستاد قدیم بر شیخ نصیر الدین
خود رفت و کاغذ سبق در خانه گذاشت شیخ نصیر الدین دریافت
که مریدان حضرت شیخ العالم قدس الله سره این را از عالم
باطن چیزے خبر دادند شیخ نصیر الدین فرمودند مگر شما
را مریدان حضرت شیخ العالم قدس الله سره چیزے
گفتند الغرض میان قدو مستعد شد بر در حضرت شیخ العالم

قدس الله سره آمد و بخدمت پیوست حضرت شیخ العالم قدس الله سره
قبول نیفرمودند و در سلک بندگان خودنمی آوردند ومیفرمودند تو لایق
حضرت ما نه او بغایت لطیف و نازک مردی ملوک صفت بود روزی
چوبها بزدند و بیرون کردند و دهشتند و او سر بر آستانه حضرت شیخ العالم رح
نهاده تمام شب همران طریق ماند و سر از آستانه بر نیاورد و همان روز
برف می بارید اما او را هیچ ازین خبر نبود چون روز شد حضرت شیخ العالم
قدس الله سره در کشادند چه بینند که او سر بر آستانه نهاده زار و نزار است
به حضرت شیخ العالم قدس الله سره بختیار و دیگران التماس کردند
ای پیر دستگیر این مرد بغایت نازک است هلاک خواهد شد برین مرد
شفقت فرمایند آنگاه ایشان او را در پای حضرت شیخ العالم قدس الله سره
انداختند حضرت شیخ العالم قدس الله سره برو شفقت کردند و او در
خدمت شد اما هنوز مرید نکرده بودند بعده میان قدو در اهش شد
طرف خانه باز آمد چنانچه هر بار که بحضرت شیخ العالم قدس الله سره می آمد
مال و جان و تن آنچه داشت در آستانه حضرت شیخ العالم قدس الله سره
می باخت چون بسیار شد و طشت از چرم سیاه و مشربه از چرم سیاه آورده

پیش حضرت شیخ العالم قدس الله سره داشت و بنده وار بایستاد

حضرت شیخ العالم قدس الله سره شفقت فرمودند و قبول کردند و در

سلک بندگان حضرت خویش در آوردند و مرید کردند و او در خدمت مخدوم

مجدد و ملازم می بود بعده میان فدن را حضرت شیخ العالم قدس سره

العزیز در زمین دب کردند و بالای زمین بوریا فراز کرده خود نشستند

چون پانزده روز شدند از زیر زمین برون آوردند و جامهٔ خلافت

پوشانیدند و فرمودند برو ترا برناوه دادیم میان قدن و رفت تا هم

را نری ماند در برناوه برفت آن روز برناوه خراب بود و گفت مرا

طاقت نیست که در مقام خراب باشم پیر دستگیر در باب من بسیار

کرم کرده اند ما بدان شایان نه ایم که شیخی کنیم شنیده می شود که میان قدن

هیچ یکی را مرید نکردند و میفرمودند مرا می باید که غم ایمان بخوریم مریدی

و پیری کار دیگر است کسی را که بر نجات خود اعتبار نبود او چگونه مرید خود

کنند نقل است که حضرت شیخ العالم قدس سره هر کرا قبول میکردند

اول هفت هشت سال ور آب کشی و هیزم کشی خانقاه خود می کنانیدند

و بعده کلاه می دادند و در سلک بندگان حضرت خویش در می آوردند

و هر که برای ارادت می آمد اول او را میفرمودند که سبوی بر سر کنند آب
از حوض بر سر کرده بیار چون او در حال میرفتی و آب از حوض بر سر کرده می آوردی
قبول می فرمودند نقل ست که روزی فضیل غوری با یک موزه
مغرق در حضرت شیخ العالم قدس الله سره آمد و طلب ارادت کرد
حضرت شیخ العالم قدس الله سره فرمودند گلوی تو پر است
و سلک این فقیر تنگ چگونه در خواهد آمد و آواز التماس ارادت باز می شد
حضرت شیخ العالم قدس الله سره فرمودند این سبوی بر سر کرده بر
از حوض آب بیار او سبوی از پیش حضرت شیخ العالم قدس الله سره
بر گرفت و بیرون رفت آن سبو نفری را داد تا آن نفر از حوض آب
آورد بعده آن سبو از نفر گرفته بر سر خود کرده پیش حضرت شیخ العالم
قدس الله سره آورد حضرت شیخ العالم قدس الله سره فرمودند ای
فضیل گلوی تو بغایت پر است و سلک من نهایت تنگ نتوانی که
در سلک من در آئی فضیل را نصیب ارادت حضرت شیخ العالم قدس الله
سره نشد باز گشت نقل ست که ملک شمس معتقد حضرت شیخ العالم
قدس الله سره العزیز شد و بطلب ارادت آمد و او ملکی بغایت معظم بود

وخصائل از خصائل اولیای خدا تعالی واشت حضرت شیخ العالم
قدس الله سره او را قبول نمیکردند فاما حضرت شیخ العالم قدس الله
سره او را دستار گلیم داده بودند او گفت مرا همین کافی ست وخدمت
عُبیدانه میکرد وهر جا که او را دشوار پیش می آمد ویا برای جنگ
سوار شدی آن گلیم و دستار بر سر می بستی بکرم الله تعالی او را آن کار
دران کار میشدی واز دشمنان ظفر یافتی نقل است که میان فرید
مرید حضرت شیخ العالم بود سوداگری میکردی پرکالها جامه برای سودا
از خریده آورده بود بر حضرت پیر دستگیر خود حضرت شیخ العالم گذرانید حضرت
شیخ العالم جامهای او پیش خود طلبیدند و بقچه واز کردند
ویک طاقه جامه سربند کشیدند و بر تن خود نهادند و فرمودند چه نیکو ست
که تمام تن دیده میشود بعده یک طاقه جامه ترا اندام کشیدند و آن
نیز بر تن خود نهادند فرمودند چه نیکوست که بغایت نرم ست باز
فرمودند که چرا آنکس عذاب نه بیند که چنین تنعم دنیاوی مے کنند
و بمراد نفس میروند بعده پرسیدند یگان یگان طاقه و دالبستگان تنگه
می ارزد میان فرید عرض کرد ای پیر دستگیر شتگان یا دهگان تنگه می ارزد

و دیگر در راه زکوة میگیرند حضرت شیخ العالم فرمودند مگر شما پوشیده میدارید او گفت آری پیر دستگیر ما بسبب خوف می پوشیم فرمان شد که شما ظاهر ببرید از خوف کاتیان نپوشید ایشان هیچ نخواهند گفت و چیزی نخواهند گرفت الغرض میان فرید طرف خطه قنوج روان شدند جامهٔ مذکور را در راه ظاهر می بردند هیچ یکی نه پرسید که تو کیستی و چه می بری تا لب آب گنگ گذر شد دانگی و درمی در راه گذر لب آب هیچکس را نداد و سود نیکو یافت نقل ست که حضرت شیخ العالم کتابت بر دست بهرام برای مجلس عالی فیروز خان فرستادند و او در قصبه الیسولی سیاه کرده بود حضرت شیخ العالم فرمودند ای بهرام آنجا ستور رنگ سیر است بدست او این کتابت ندهی و این اشارت بر شیخ فخر الدین بود که سکونت ایشان در قصبهٔ الیسولی همسایه مجلس عالی مذکور بود و او چاشنی عشق هم از حضرت شیخ العالم میداشت و برگزیدهٔ آنحضرت بود و پسر شیخ بختیار داماد ایشان بود هر که از مریدان آنحضرت در قصبه الیسولی میرفتی در آنجا فرود می آمدی ایشان خدمت عمیدانه میکردند الغرض بهرام کتابت حضرت شیخ العالم برد و بر شیخ فخر الدین مذکور رفت

شیخ فخر الدین همه کیفیت پرسیدند بهرام گفت ای شیخ فخر الدین
حضرت پیر دستگیر برای مجلس عالی فیروز خان کتابت فرستاده
اند و فرموده اند که آنجا ستو ر روغن گرست این کتابت بر دست
او ندهی شیخ فخر الدین گفتند ای بهرام چون رضای حضرت شیخ العالم
برین ست در جامع مسجد بیا و برابر ما بنشین آنجا مجلس عالی هم
بیاید چون از نماز فارغ شود آنگاه تو این کتابت را بر دست
ما بده تا بر دست مجلس عالی بدهیم بهرام گفت نیکو باشد الغرض بهرام
در مسجد جامع برابر شیخ فخر الدین رفته بنشست چون مجلس عالی
از نماز فارغ شد بهرام کتابت حضرت شیخ العالم بر دست شیخ
فخر الدین داد ایشان مجلس عالی را دادند و در کتابت این مثنویات
مسطور بود ابیات هر آنکو غافل از وی یکزمان ست * در آن دم
کافرست اما نهان ست * مبادا غایبی پیوسته باشد * در
اسلام بروی بسته باشد * حضورم بخش ای پروردگارم * که
من غایب شدن طاقت ندارم * چون مجلس عالی کتابت
حضرت شیخ العالم را خواندند و بر سر مصرعه اول دیرے مانده و بر سر مصرعه

تا نی جان فشانده بعده گفت ای شیخ فخر الدین اینچنین درویش اینجا باشد
تو ما را خبر نکردی ای شیخ فخر الدین پالکی واسپ ببرید وحضرت شیخ العالم
را اینجا بیارید وعذر من عرض کنید وبگویید که فرمان سلطان برین است
که بیرون حصار نشوی اگر ما بر حضرت شیخ العالم در قصبهٔ ردولی بردیم
وسلطان بشنود مکدر خاطر شود وبگویید که مجلس عالی بیفرمانی کردن نیست
آمدن ما نمیشود واگر نه بجهت اقدام ایشان بنده وار میرسیدم شیخ فخر الدین
گفت ای مجلس عالی حضرت شیخ العالم درویشی بغایت غالب ونهایت
جاذب ست بعد از ملاقات تا چه احوال پیش آید مجلس عالی گفت ای شیخ
فخر الدین همچنین مینماید که درویش غایت بر کمال ست واین گفت و
سر فرود آورد وساعتی همچنان ماند بعده سر بر آورد شیخ فخر الدین
گفتند که مرید حضرت شیخ العالم را چه اشارت میشود مجلس عالی یک
پرکاله تر اندام آورد وبرای حضرت شیخ العالم قدس الله سره فتوح
فرستاد وبهرام را ده تنگه نقره داد وگفت ای بهرام برو خدمت و
عبودیت من بحضرت شیخ العالم برسان بهرام روان شد وپیش حضرت
شیخ العالم آمد وحضرت شیخ العالم بمجرد نظر افتادن بر بهرام فرمودند

که ای بهرام کتابت ما بردست ستور رونگر دادی و گفته بات شنید بهرام

اعتراف نمود و سر بر زمین نهاد نقل ست که در خانه قاضی خان

حاکم قصبه ردولی پسر نمیشد اهل بیت قاضیخان معتقد حضرت شیخ العالم

بودند اکثر اوقات در شبها بر حضرت شیخ العالم می آمدند و التماس پسر می

کردند روزی حضرت شیخ العالم قدس الله سره در خانه قاضی خان یکبار

رفتند و در صحن خانه ایستادند و اهل بیت قاضی خان سلام کردند حضرت

شیخ العالم فرمودند ای قاضی خان امروز در خانه شما پسر آمده است

نیکو برخوردار خواهد شد همدران روز اهلبیت قاضی خان را

حمل ماند الغرض بعد انصرام مدت حمل پسر تولد شد قاضی

دانیال نام نهادند و در عرف ایشان را قاضی گدن می گفتند حکومت

قصبه همه در حوالت ایشان گشت و ایشان هم معتقد حضرت شیخ العالم

گشتند و چاشنی عشق هم از برکت نظر حضرت شیخ العالم نصیب ایشان

شد تا چنان اهل ذوق و شوق شدند که اکثر احوال در غلبه حال خانه خود

را غارت کنانیدند سبحان الله زهی صاحب نظر که از تاثیر یک نظرش کار

تا بکجا رسید نقل ست که میان سالار مردی معظم بود کسب ترکش بندی

مے کرد و نوکر تاتار خان بود روزی از روزہاے پیش حضرت شیخ العالمؒ بالکپا موزہ مغرق بکسوت خاص مد و طلب ارادت کرد و در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ مریدان گلا یہ میکردند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند در این گلایہ در آی در حال او چنانچہ بود بالکسوت و موزہ در گلایہ در آمد تمام روز در کلایہ بود و گلکاری کرد حضرت شیخ العالمؒ او را قبول کردند و طاقیہ ارادت بدو عطا فرمودند نقل[۶۵] ست کہ در مسجد جامع حضرت شیخ العالمؒ اول وقت میرفتند و جاروب بدست خود میدادند و قریب چہل یا پنجاہ سال در مسجد جامع قصبہ ردولی نماز گزاروند فاما نمی دانستند کہ مسجد جامع کدام طرف ست و چون حضرت شیخ العالمؒ روان میشدند شیخ بختیار پیش میرفتند و لفظ حق حق حق بلند میگفتند تا حضرت شیخ العالمؒ را آن آواز در گوش می افتاد و بسمت آن آواز میرفتند زہی کمال و زہی جمال و شکر حال کہ در حضرت معبود خود میداشتند نقل[۶۶] ست کہ پسر حضرت شیخ العالمؒ شیخ المشائخ حضرت شیخ عارف احمد انار اللہ برہانہ و اکثر مریدان و معتقدان حضرت شیخ العالمؒ با وقت موت جان برابر اسم حق رفتہ است و بدوستی پیوستہ

زہی کمال و زہی جمال کہ نسبت با حق ذو الجلال میسر گشتند و بر نام او جان سپیدا دند **نقل ست** کہ مریدان حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ پیش حضرت شیخ العالم سر پیش می آوردند و سجدہ پیش میرفتند و می نشستند سبحان اللہ تا دران حال چہ جمال میدیدند و مستغرق آن گشتند و امروز ہمان سنت مریدان حضرت شیخ العالم را جاریست کہ پیش قبر حضرت شیخ العالم و پیش صاحب سجادہ آنحضرت سر بر زمین می نہند و سجدہ میکنند اگرچہ در ظاہر ممنوع ست فاما در باطن مسموع ست و جواب این بوضوح تمام در فن ارادت گفتہ شدہ شافی و کافی خواہد بود انشاء اللہ تعالی وعز و نیز باید دانست کہ این مسئلہ مختلف فیہ ست کما قال فی اشراف المذاہب واختلفوا فی السجود الشکر فقال ابو حنیفۃ و مالک رضی اللہ عنہ یکرہ والاولی ان المقتصر علی الحمد والشکر باللسان وقال الشافعی واحمد لا یکرہ بل ہو مستحب و در بعضی احکام مشائخ در مذہب شافعی ہم عمل دارند **نقل ست** کہ حضرت شیخ العالم اکثر این بیت میفرمودند و سر بائدہ شوق جوش میزدند اینست ابیات

| سخن نشکستہ از ہمہ عالم برای یار | آری برای یار دو عالم توان شکست |
|---|---|

| احمدا تا در نهادی مال و جاه و جان و تن | هرگز از عشقت نباشد شمهٔ اندر مشام |
|---|---|

نقل ست که چمن مطرب بغایت خوش الحان بود بجدی که میگویند
که چراغ گشته از سرود او می افروختی که آنرا هندوی دیپک می گویند
روزی پیش حضرت شیخ العالم قدس سرہ سرود گرد حضرت
شیخ العالم را درحالت سماع و وجد و ذوق بسیار شد تا بر چمن مذکور
خوش شدند فرمودند بخواه چه میخواهی او خرقه حضرت شیخ العالم قدس الله
روحه خواست فرمان شد تحمل نخواهی کرد چیزی دیگر بخواه او همان
میخواست حضرت شیخ العالم قدس الله سره خرقه بد و عطا فرمودند
او خرقه مذکور فی الحال پوشیده و باز گشت تا سه روز پوشیده
برخود داشت بعده بحضرت شیخ العالم فریاد کنان آمد و عرض کرد
ای پیر دستگیر مرا طاقت پوشیدن خرقه پیر دستگیر نمانده است
که سه روز در دریای آتش افتاده بودم و کناره نجات ندیدم
الغرض خرقه آورده پیش حضرت شیخ العالم نهاد و حضرت شیخ العالم
خرقه خود گرفتند و پوشیدند و فرمودند بسیار کردی که آن خرقه فقر تا
سه روز داشتی منقولست که چمن مطرب مذکور بعد ازان ولی شد

الکنون نیز یکی از اولادش بهشتی شده می آیند نقل است
که حضرت شیخ العالم شیخ بودهی اودهی را جامهٔ خلافت با اجازت
عطا فرمودند و شیخ بودهی بیرون خانقاه آمد بطریق شیخان یکی را
مرید کرد و شرینی پیش حضرت شیخ العالم قدس الله سره آورد حضرت شیخ العالم
قدس الله سره در غضب آمدند ... در مجمع نشسته بودند فرمودند مسلمانان شما شاهد باشند
که ما خلافت از بودهی کشیدیم و منقولست مادام که شیخ بودهی مذکور
می زیست شب و روز نا... و در آتش میسوخت و می نالید و میگفت
آه شیخ احمد ماریو ماریو نقل است که سید کبیر پیش حضرت
شیخ العالم آمد با ایستاد و طلب ارادت کرد حضرت شیخ العالم
چشم بسته دائم می ماندند ... ظاهر از چشم باطن نکشودند و بنظر باطن
بر سید کبیر نگریستند و ... حال چنان مست شد که از خود بیخود شد
باز در هوشیاری نیامد دیوانه چون فیل مست می بود روزی در خانه
تره فروش در آمد یک سبو سبزی در خانه او بود کل خورد بعده در خانه
روغنگر در آمد کندوری بر گنجاره بود کل خورد ایشان پیش حضرت
شیخ العالم بفریاد آمدند که امروز سید کبیر در خانهای ما در آمد و چنان

خوردند و همین اشتیاق بودند که از دار الفنا بدار البقا رحلت فرمودند
و قبر سید کبیر دیوانه در زیر درخت پکر در میان کوچه طرف مغرب
نزدیک روضهٔ حضرت شیخ العالم رح واقع است نقل ست که شیخ کمال الدین
مریدی حضرت شیخ العالم رح بود مولی اسلام ذکر حق بر زبان جاری
داشت و سکونت او در قصبهٔ بهریله بود روزی سید زین الدین مقطع
اوده قریب بهریله فرود آمده بودند شیخ کمال الدین مذکور پیش
حضرت شیخ العالم رح آمد و سر بر زمین نهاد و عبیدانه بایستاد و عرض
کرد اگر فرمان شود این بنده ملاقات سید زین الدین نماید حضرت
شیخ العالم رح فرمودند که برای چه می روی میخواهی که بیرون جاموش
بستانی الغرض او رفت چون قریب لشکر شیخ زین الدین
شد جاموش ها شده بودند نزدیک شیخ کمال الدین آمد فی الحال
شیخ کمال الدین را بالای سر آن سوار کرده او را در زمین انداخت
شیخ کمال الدین از زخم کاری رسید در چارپائی کرده پیش حضرت
شیخ العالم رح آوردند حضرت شیخ العالم رح فرمودند نماندی تا آنکه
نیافتی نقل ست که مولانا میر احمد صندوق مصحف نوشته پیش

حضرت شیخ العالمؒ آوردند ایشان خلیفهٔ شیخ اشرف جهانگیر بودند
بچگان را تعلیم میکردند و اجرت کتابت میخوردند حضرت شیخ العالمؒ
ده تنگه میدادند ایشان نگرفتند قاضی رضی از امرای کبار بود قصبه
قصبهٔ ردولی فرود آمده بود ایشان آن صندوق را بردند قاضی
هم ده تنگه داد مولانا امیر احمد بر حضرت شیخ العالمؒ آمدند و گفتند
ای مخدوم چون شما ده تنگه بهدیه صندوق من کردند الله تعالی ازان
زیادت و نقصان نکرد حضرت شیخ العالمؒ آن صندوق را از قاضی
رضی طلبیده فرستاده بجهت خواندن پسر خود شیخ المشائخ شیخ عارفؒ
و شیخ المشائخ شیخ عارف احمد هم مولانا امیر احمد مذکور میخواندند قاضی رضی
فی الحال صندوق مذکور بر حضرت شیخ العالمؒ فرستاده اند آن
صندوق تا امروز در خانه حضرت شیخ العالمؒ بود در حادثه غوغای
ردولی بغارت پیوست نقل ست که پسر خواجه معین الشیخ نام
بود او در محلت حضرت شیخ العالم قدس الله سره میماند آن پسر با دختری
نزدیک ولیش روضهٔ حضرت شیخ العالم قدس الله سره مباشرت کرد بعد
چند روز آن پسر محجوب شده بود بعد چندگی بر و برخورداری نیافت

نقل است که حضرت شیخ العالم بیشتر اوقات از غلبهٔ جوش
دریای باطن موج بر اوج می زدند و بزبان حال با لطف کمال
این سخن می فرمودند مصرعه چتر شاهی بر سر طفلان ماست
والله اعلم مراد این سخن چه باشد لیکن اکثر مریدان حضرت شیخ العالم
عشاق صفت سرمست وحدت می باشند و عاشقان اهل
وحدت شاهان هر دو جهان اند و شاید که این سخن بشارت
عام هم باشد که همه مریدان ما بهره مند دولت و سعادت
اند و اهل نجات اند و ایشان نیز شاهند و نیز می فرمودند
که کبوتران ما صید نخورند والله اعلم که مراد این چه باشد که مریدان
از پایهٔ اعتقاد و صدق نلغزد و دیگری نیاورند و شاید که این هم
مراد باشد که مرید ما را در حضور و غیبت ما و در حیات و ممات
ما یکسان است تا انقراض عالم هر که از مریدان این حقیر قدم صدق
در راه طلب حق نهد و در طلب حق درآید ولایت با هدایت ما
او را کافی باشد که تا رهنمونی و وصول به مطلوب او هم از
ولایت شود چنانچه او را در راه خدا هیچ ضلالت و غوایت

پیش نیاید و شیطان و نفس ازوی مقهور و مایوس آید و نیز

میفرمودند هرکه در دائره ما گذر کند آتش دوزخ بروی حرام گردد

**نقل است** که حضرت شیخ العالم میفرمودند که ذات پاک

حق بی نام و بی نشانست اما اگر اسمی از اسماء حق آن ذات

پاک را اطلاق کنیم بهتر و بالاتر از اسم حق نباشد که معنی اسم

حق سزاوار همه کمالات و ثابت بذات است و ذات پاک

حق موصوف بصفات همه کمالات و ثابت بذات ست پس

اطلاق اسم حق بر ذات پاک حق را اطلاق بر وجه کمال باشد

تا آنکه این اسم حق بر زبان حضرت شیخ العالم و مریدان حضرت

شیخ العالم و فرزندان حضرت شیخ العالم قدس الله سره و هرکه

دران خانقاه سر باعتقاد فرود آورده است چنان جاری

بوده ست هر دمی که برمی آوردند و فرومی بردند به کره حق

می بردند و هر قدمی که بر زمین می نهادند به کره حق می نهادند تا

سجده یکه در محل سلام علیکم و سبحانی الحمد لله بعد از عطسه این نام

عادت و خوی ایشان گشته بود و سجده یکه در آغاز و پایان

هر کاری ونیتی چنانچه بعد صلواة وتکبیر وفاتحه ومانند آن این اسم حق سه کرت بلند میگفتند ودر امور دنیاوی نیز از خرید وفروخت ومانند آن هرچه بودی از کار وبار وحال ایشان مستغرق باسم حق وجمال حق بودی والی یومنا این طریق واین سنت بر مریدان حضرت شیخ العالمؒ جاریست واجازت عام ست واین علامت مریدان حضرت شیخ العالمؒ است واز نیجهة ایشان را حق گوئی وحقانی گویند واگر این راسنکری منکر بود وگوید که این نوع بدعت است روا نباشد واین از محض جهل وحماقت بود ویا از حسد باشد نعوذ بالله منها واین همه از جمله کمالات مردان وحالات جانبازان در راه حق ست در اتباع سید المرسلین صلی الله علیه وسلم انجا در رساله مکیه میگوید که این اسم حق در اصطلاح این طائفه اسم ذات حق ست جل علی الحقیقة وصفاته یعنی اسم حق را اطلاق بر ذات کنند واسم حقیقت را در مرتبه صفات اطلاق کنند چون مرید ترک دنیا کند وتجاوز کند از حد ونفس وهوای او در آید در عالم صفا بگویند

این طائفه که درآید این مرید در عالم حقیقت رسید بمقامات حقائق اگرچه با
این مرید هنوز در عالم صفات واسماء هرگاه که برسد مرید
سوے نور ذات مے گویند این طائفه که رسید سوی
حق جل وعلا یعنی واصل حق گشت واین استعمال
درمیان این طائفه هست واندک هست استعمال
کنند این طائفه حق وحقیقت را از ذات وصفات
غیر ازیں اسم حق بسیار درمیان این طائفه جاری باشد
که ایشان قومی اند که گفتن ایشان حق ست وشنیدن ایشان
حق ست ودیدن ایشان حق ست وجمله افعال واقوال
ایشان حق بحق است دیگر آنکه اسم حق وذکر حق حسن ست
وحسن همیشه جائز ست درهمه حال ودرهمه اوقات
تاقیامت قطب المشائخ مقتدا العارفین قدوة العاشقین
امام الواصلین سید محمد گیسودراز قدس الله سره
فِي رِسَالَتِهِ الْأَذْكَارِ وَمِنْهَا ذِكْرُ الْحَقِّ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ كَمَا يَقُولُ
الْأَرْبَعَةِ الْأَذْكَارِ لَاكِنَّ الرَّبْطُ الْأَخِيرِ يَضْرِبُ عَلَى الْقَلْبِ

وَالشَّاءُ يُضْرِبُ بَعِيْنِ بَعَايَنهَا مَايَضْرِبُ مِنَ الرَّبْطِ فِيهَا وَفِي هٰذَا الذِّكْرِ
يَتَجَلّٰي الذَّاكِرَ اَشْيَاءُ مُخَوِّفَةٌ مِنَ الْجَلَالِ فَمَنْ تَحَمَّلَ لِذٰلِكَ وَصَبَرَ عَلَيْهِ
صَارَ لَا يُقَالُ اَثَرٌ مِنَ الْاُمُوْرِ الشَّرِيْفَةِ وَالشَّاءُ يَجْعَلُهُ ثَلٰثَةَ اَرْكَانٍ
وَيَقُوْلُ فِي الضَّرْبِ خَفِيٌّ مِنْهَا ذِكْرُ حَقٌّ خَفِيٌّ اِبْتِدَاءُ فِي الْجَانِبِ
الْاَيْمَنِ حَقٌّ بِسُكُوْنِ الْقَافِ ثُمَّ يَضْرِبُ ثَانِيًا عَلَى الْقَلْبِ خَفِيًّا بِالْاَبَاءِ
الْمُتَكَلِّمِ وَمِنْهَا حَقٌّ خَفِيٌّ يَبْتَدَاءُ الْحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ خَفِيًّا
مِنَ الْيَسَارِ ثُمَّ يَضْرِبُ الرَّبْطَ عَلَى الْقَلْبِ بِقَوْلِهٖ هو اوابن اذکار از مقصود
هیچ فائده ندهد مرذاکر را مگر به تلقین و اجازت و شرایطی که درآن
است ونقل جمعی واستماع قطعی ست که آواز اسم حق از عالم غیب
لاشک ولاریب و مریدان صادق را از گرد خانقاه حضرت
شیخ العالم آواز هر جا که باشد از کمال عظمت ولایت حضرت
شیخ العالم قدس الله سره هر یکی را می رسید و هر یک معاینه
می شنیدند چنانکه این بد بر روزگار بت پرست بدکردار از کمینه
سکان آستانه آنحضرت علیا وقطب ولیاست شبی در مجمع
یاران در شوق عشق چون درماندگان وبیچارگان نشسته بود

و آن هنگام ابتدا در آمدن این ضعیف درین راه بود و انقطاع
از خانمان و مادر مهربان کرده در ناپاک عشق افتاده بود ناگاه
برادر بزرگ این ضعیف قدم لطیف بر سر این ضعیف آوردند و بزبان
کرم نصیحت شفقت بسیار ارزانی فرمودند و دست گرفته
در خانه بردند و آن شب از شبهای ماه مبارک رمضان بود هنگام
بهار از افق آسمان بی غبار ماه تابان طلعت می نمود این ضعیف
آمده بالای چهارپائی خدمت والده نشسته ناگاه آواز حق از
عالم الغیب از جانب غرب بر آمد این ضعیف سر فرو افگنده بدرد
عشق ورد مند بود سر بر آورده ساعتی گذشته باز آواز اسم حق
از بین الشمال و الغرب بر آمد این ضعیف در صحن خانه رفت استاده شد
خدمت والده و آدمیان دیگر بیدار شدند ساعتی نگذشت که باز
آواز اسم حق از عالم غیب از جانب شمال بر آمده چنانچه همه شنیدند
چون تفحص کردیم گرد خانه کسی نبود و موازنه نیم شب از شب گذشته بود
بخدمت والده عرض کردیم این ضعیف را معذور دارید کار این ضعیف
بر دست این ضعیف نیست ولایت حضرت مخدوم العالم رضی الله عنه

برین تنوع این ضعیف رانجود می گشته بارا ربا کنیه ایشان بار بار ها کردند
و معذور داشتند چون این فقیر دراز لعبادت حق نشست و
بمجاهده و ریاضت می پیوست هر شبی از شبها چون مقدار دو ثلث
شب گذشتی عالم فیض برین فقیر می تلفتی چنان بودی که
کوههای عالم بر سر نهاده اند یا در زیر دریای قلزم بردند
از مقام شفاعت واز کمال ولایت حضرت شیخ العالم آواز حق
از غیب می آمدی و در حال نجات می یافتم و می خاستم و تهجد ادا
میکردم و هر بار که غفلت خواب این فقیر را در آمدی و قریب
بودی که وقت تهجد برود و در حال حضرت پیر دستگیر حضرت شیخ العالم
در عالم واقعه بر سر وقت فقیر میرسیدند بطریق عتاب میفرمودند
برخیز وقت تهجد میرود و این فقیر در حال میخاستی و تهجد ادا میکرد
و همچنین بعد از ادای تهجد چون غفلت خواب در آمدی و قریب بودی
که وقت نماز فجر برود همچنان حضرت دستگیر دستگیری میکردند واز غفلت خواب
بهوشیاری در می آوردند و ارادت و اجازت این فقیر با حضرت
شیخ العالم در عالم معامله اول دست گشت بعده با نبیره حضرت

شیخ العالمؒ شیخ الوقت حضرت شیخ محمد مد اللہ ظلہٗ واعلی قدرہٗ
بیعت کردیم وبشرف اجازت مشرف گشتیم و حضرت شیخ العالمؒ
این فقیر را در عالم معاملہ چند بار لطف کردند دست گرفتہ بزبان
کرم فرمودند کہ ترا بخدا رسانیدم الحمد للہ علی ذالک وچندان معاملہ این
فقیر را با حضرت شیخ العالمؒ بود کہ در حد وعد نیاید تا در وقتی باشد کہ غفلت
از ان ربودہ باشد واین معاملہ مارا در ظہور ولایت حضرت
شیخ العالمؒ بعد چہل سال از رحلت حضرت شیخ العالمؒ بودہ است تا
پیش ازین چہ بودہ باشد اگرچہ در ظاہر میگویند کہ اولیا را بعد وفات
گذشتن مدت چہل سال از رتبہ ولایت برتبہ نبوت میرسانند بنابر آن
از اعلی لسبوی ادنی آمدن نمی تواند فاما حضرت شیخ العالمؒ را ولایت
برکمال ست وتا انقراض عالم خواہد ماند ای برادر اگر شبہہ واری
ولبشک می آری باصدق اخلاص درآئی ودر باب لَیْسَ الْخَبَرُ
كَالْمُعَايَنَةِ نقل ست کہ شیخ بختیار از جہت سودا میرفتے
وبسیار روزہا مے گذشتے اہل بیت او خبر سلامتی نمی یافتے
یک نانی بوزن یک سیر دو دانگی پختہ دو دانگ شیر شکر دو دانگ سیر

روغن زرد انداخته می آوردے وپیش حضرت شیخ العالم نهاده آ
و خبر شوهر خود از پیر دستگیر مے پرسیدی وی بلطفے بقرار و آرام گاه
خود باز گشتی و آن نان لشهرت پیوسته غرق شده بلاء مشکل
افتاده ابتلا را نجات گشتے نام آن نان حضرت شیخ العالم توشه
فرمودند تا چند مدت همچنین میکرد روزے برای استحبار شیخ
بختیار بے توشه آمد حضرت شیخ العالم فرمودند برو توشه بیار بختیار
مے آید تا فلان منزل رسیده است اهل بیت شیخ بختیار گفت
که ای پیر آرد ندارم حضرت شیخ العالم فرمودند اگر آرد نیست او هم نیست
بقضای الهی دران ساعت درراه رهزنان درنواحی سنته
گشتند چون خلق آنجا آثار کرامتش آشکارا دیدند قبریست
کردند حالا آنش بقوم عام درجهان بنام غیب پیر شهرت
یافته است و عمل هر طائفه برین شتافته است هر کرا مشکلی درجهان افتد
و کارش بجان رسد و هر حاجتی که دارد توشه حضرت شیخ العالم بدهد در حال
بلاشک و شبهه نجات یابد و کارش زود بر آید و بمقصود رسد ان شاء الله تعالی
بشرط آنکه تا بتوانید صاحب سجاده و یا بفرزندی حضرت شیخ العالم

واگر نتواند مریدی از مریدان حضرت شیخ العالم را برساند و اگر این هم نتواند درویشی یا مسکینی را بدهد تا اہل خرچ بکنند تا مقصود متحقق شود حضرت شیخ العالم فرمودند ہر که توشه مابغیر اذن خرچ کند یا بخورد او از جان خود سیر آمده باشد حضرت العالم خرچ مریدان خانقاه خود بمی فرمودند فاما بعد حضرت شیخ حضرت العالم پسر حضرت شیخ العالم حضرت شیخ عارف احمد انار الله برہانه اذن عام کردند و فرمودند اگر اینجا آوردن نه تنواند بر مریدی برساند و اگر این ہم نتواند بمسکینی و درویشے بدہد تا مقصود اد و اگر دود حاجتش و دبر آید انشاء الله تعالی وعونه و یا یکدرم مهر صاحب سجاده ان حضرت بیارد حاجتش و اگر دو و اگر کسی ملول باشد و امید بر حیاتش منقطع مقدار وسع طاقت خود یکدوسه گاو بیارد و بحضرت صاحب سجاده حضرت شیخ العالم برسانند تا در خانقاه حضرت شیخ العالم خرچ فرمایند و بمریدان و معتقدان و فقیران قسمت کنند باذن الله تعالی زود نجات از بلاد رنج یابد و اولی آنست که پیش از برآمدن حاجت بدهد اگر پیش ندهد نیت بصدق دل و قرار زبان بکند

الله تعالی بکرم خویش و فضل خود او را نجات بدهد و جمیع حاجتش
روا گردد اگر بعد از بر آمدن مقصود هم ز ود ندهد خود در خوف
عظیم و بلای جسیم مبتلا گردد که نجاتش محال بود نعوذ بالله منها
و آن گاو را در خانقاه حضرت شیخ العالم ذبح می کنند بمریدان
و مستحقان و فقیران سیر سازند و هیچ نمی دارند والله
اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب فقط

تمت

## بعضی احوالات و خوارق عادات حضرت شیخ العالم قدس الله سره از کتب معتبره و ملفوظات وغیره استنباط نموده درین اوراق ملحق نموده تا از نظر مومنان بصر بصیرت افروز کامیاب و بهره ور شوند

ذکر آن جذبات جلال آن ربوده نفحات جمال آن غوص
بحر معانی آن مبرا از رنات سبحانی آن خورشید ولایت بی نقاب
آن ماه هدایت بیحجاب آن غرق دریای شهود ذات مطلق
قطب الاقطاب حضرت مخدوم العالم شیخ احمد عبدالحق

تونسوی قدس الله سرّہ سرحلقہ دردکشان بادۂ توحید بود وشانی عظیم
وجاہی قوی وہمتی بلند ونفسی قاطع دہشت از قہر ولطف ہرچہ
درخیالش میگذشت درساعتی بلاتوقف بظہور مے آمد
ووی مرید ومحبوب ترین خلفای حضرت شیخ جلال الدین
کبیر الاولیا پانی پتی قدس الله سرہ است وآنقدر ریاضت
ومجاہدات کہ بقدم تجرید وتفرید اوکردہ کمتر ازین طایفہ بوجود
آمدہ باشد بعد یکہ مدت شش ماہ درقبر ماندہ واز جانب حق تعالی
مخاطب بخطاب عبد الحق گشتہ زندگانی ابد یافت وبہ ہدایت
گمگشتگان بادیۂ ضلالت بیواسطہ بطریق الہام از حق مامور گشت
بعد ازان ہمیشہ درمشاہدۂ جمال حق مستغرق ومحظوظ مے بود
وگاہی چشم حق بین از مراقبہ نمی کشود الا بدوسہ محل چنانچہ برای
صلوٰۃ خمسہ ونماز تہجد وغیرہ ویا بجہت ہدایت وتربیت طالبان
ومریدان یا بسبب ویدن مخلصان ومحبان وآنچنان بودہ کہ
اگر وقت نماز میرسید ویا آیندہ می آمد خادمان سہ کرت اسم
حق حق حق باآواز بلند می گفتند آنزمان چشم حق بین مے کشاد

موجب استفسار فرمودی و چنان می آرند که حق اول که می گفت
از عالم لاهوت بعالم جبروت می آمد و از حق دوم بعالم ملکوت
نزول میفرمود و از حق سوم از ملکوت بعالم ناسوت توجه مینمود
و باز بعالم فنا احدیت مستغرق میگشت محرر این سطور مے گوید
که سر در آمدن آنحضرت از لاهوت بناسوت بواسطهٔ تکرار آواز
حق آنست که مبدای الفتش اسم اعظم حق بود ویرا تجلی ذات در صورت
همین اسم دست داده بود بنابران چون آواز این اسم از جسم منفید
ناسوتی بگوش وی قدس سرهٔ میرسید از مشاهده تنزیه مطلق بجانب
شهودی و در تفاصیل مظاهر تشبهه درجه بدرجه ترتیب عروج
توجه میفرمودند و نزول مینمود تا هردو مشاهده تشبیهی و تنزیهی نوبت
بنوبت بلکه معًا در یک آن لذت گیرد و آن مرتبه انبیاست و کمال
اولیاست که مثل حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق از این مصر حال
مے آمد الغرض آنحضرت را چندان استغراق در ذات مطلق
روے نموده بود که چون بجهة نماز جمعه و دیگر جا متوجه مے شوند خادم
حق حق حق گویان پیش میرفت تا قدم برابر آواز حق مے نهاد

واگر احیاناً خاموش میگشت متحیر می ایستاد وازراست وچپ و پس
پیش جز نداشت بزرگی خوش گفته بیت من ست الستیم که از خود خبر
نه + جز کوی خرابات دگر سو گذرے نه + در اوراد چشتیه نقل میکنند
که اسم حق بر زبان حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق رح و فرزندان
مریدان وطالبان او چنان جاری میبود و هر میکه بر می آوردند
و فرو می بردند بذکر حق می بردند هر قدمی که پیش بر زمین نهادند
بذکر حق می نهادند تا بحدیکه بجای السلام علیک و علیک السلام
و بجای عطسه بجای الحمد این نام عادت وخوی ایشان گشته بود و
در آغاز و پایان هر کار دینی چنانچه اول و آخر صلوٰة و تکبیر بانگ
نماز و فاتحه و مانند آن سه بار اسم حق بآواز بلند می گفتند و در امور
دنیا نیز در خرید و فروخت و مانند آن هر چه بود از کار و بار و حال
ایشان مستغرق باسم حق و جمال حق می بودند چنانکه تا امروز
این سنت در مریدان و طالبان آنحضرت جاریست و اجازت عام
گشته همین ست علامت مریدان و طالبان وی و ازین سبب
ایشان را احقانی و حق گو میخوانند و اینان قومی اند که گفتن ایشان

حق ست وشنودن ایشان حق ست و دیدن ایشان حق ست
وجمله احوال وافعال ایشان حق است وہمدران جا ذکری کند
که چون روح عارف در دریای توحید غوطه خورد انانیت کم شود
وتنها لفظ حق حق حق گفتن گیرد انچه حقیقت توحید معائنه کرد وحقیقت
اشیای ہجده ہزار عالم یک وجود واجب باید اوہمیست آواز حق بحقیقت
حق برید وہم وی میگوید اگر کسی صاحب سمع باشد بشنود که ہنوز
از قبر مبارک حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس الله
سره آواز حق جاریست واز ولایت خود الحال طالب صادق
را تلقین می فرمایند ومیگویند که این فقیر بکمال شوق وطلب در
قصبهٔ رودولی رفت واز شرف زیارت آنحضرت مشرف گشت
وسه روز بطاعت ومشغولی گذرانید سوم روز بعد از نماز تہجد از آواز
حق مشرف شدیم وبگوش ظاہر وباطن شنیدیم وذوق ہا یافتیم که
در تحریر نگنجد وقت صبحی صاحب سجادهٔ آنحضرت شیخ حمید الدین جا بیگ
این فقیر بود بگفت الحمد لله که از آواز حق مشرف شدید این فقیر در
تعجب ماند زہی ولایت حضرت مخدوم که در حیات وممات فرقی نیست

بعد ازان شوق عشق براین فقیر غلبه کرد بیطاقت و بیقرار گشت کالحال
درحقیقت این آواز باید شنید که از کدام مقام سر زده است چون
بسیار شوق غالب آمد ناگاه آنحضرت قدس سره از مهربانی تمام
در معامله کلاه خاصه بر سر فقیر نهاده و از نکته حقیقت الحق محرم
ساختند و هم وی میفرمایند اگر کسی تبصور دائره حقی که شغل خاص
آنحضرت است مداومت نماید نور دل مثل قرص ماهتاب نمایان
شدن گیرد بعد ازان چون زیاده بران مواظبت کند نور روح
بر شکل گرده آفتاب روشن تر از وی نمودار شود بعد از مداومت
بسیار آفتاب های لاشمار از منفذ موهای در هر آنی برون آیند
وعقل و هوش شاغل را بربایند و پس از مواظبت تمام نشدن وجود
خود و تمامی موجودات دست دهد و نور الانوار که نور ذات لاکیف
است طلوع نماید بسبب سر نهی بد وش آید و از انبست تشبیه سها فلکه لازم
وقت طالب بود رهائی یابد بی اختیار بر زبان حال جاء الحق
و زهق الباطل برخواند و باین بیت مترنم گردد بیت وجودی
محض مطلق را به هر جا هر زمان دیدم بهر سوی بهر کو

بہر مظہر عیان دیدم ۞ و در ابتدا و زر ش این دائرہ جعی دایرہ نوری
درون بیرون راست و چپ پس پیش تحت و فوق مشہود میگردد
و رائی ہمین دایرہ را حق می پندارد اما این دایرہ حق نیست بلکہ
ظہور حق ست در لباس مثال نوری و طریق اشتغال باین دائرہ
کہ محصل کمالات مسطورست آنست کہ در جای خالی کہ آنجا آواز کسی
مسموع نشود و آسم حق را بصوت مدور و برنگ زر یا نقرہ یا نیلگون
مثل جامہ نیلک در اندرون دل خویش تصور نماید بر تصور چندان
مداومت کند کہ حق ظاہر گردد و خلق مخفی وہم در مرات الاسرار
می آرد کہ در سلسلہ پاک حضرت خاندان چشت قدس اسرارہم
بعد از حضرت خواجہ ابو محمد چشتی و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار
اوشی قدس اسرارہما این نوع استغراق و تحیر و دوام مشاہدہ دائرہ
وجود مطلق و نقطہ ذات حقیقۃ الحق کہ مخدوم شیخنا احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ
را دست داده بود فوق آن میسر یکی از اولیا را میسر نگشتہ و
در لطائف اشرفی از حضرت گنجشکر قدس سرہ نقل میکنند کہ جمیع انبیا
و اخص اولیا در مقام تحیر بودند بنا بر آن حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیه وسلم این دعا ورد خود ساخته اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ تَحَیُّرًا پس این تمام
ورثه خاص صاحب قاب قوسین او ادنی ست چنانچه فرموده لِیْ
مَعَ اللّٰهِ لَا فَقْرٌ یَسَعُ فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ
وبآیۃ العُلَمَا وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ را همین مقام ست که آنرا اکثر
صوفیان مقام نگویند بلکه احوال که محض مواهبست نه مکاسب
چرا که نزدیک صاحب کشف المحجوب دیگر صوفیان اهل فنا آنچه
از کسب روی دید آنرا مقامات گویند و آنچه از مواهبت رو نماید
آنرا حوالات ذاتیه پس یقین که وراثت خاتم الانبیا صلواة الله
علیه مشهود احدیت در عالم کثرت ست عین مواهبت باشد
نه مکاسب الغرض سلسله نسب حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ احمد
عبدالحق قدس الله سره بچند واسطه بحضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب
رضی الله عنه منتهی شود و جد آنحضرت مسمی بشیخ داؤد قدس الله سره
که نهایت عالی وقار و با عظمت و سعید یکی از فرزندان حضرت
عمر فاروق رضی الله عنه با معدودی چند از مردم قبیله در حادثه
هلاکو خان از ولایت بلخ برآمده بملک هندوستان شرف حصول

ارزانی داشت وسلطان علاؤالدین خلجی بادشاه باحترام عظام
پیش آمده وجہ معیشت لائقہ بنام صوبہ دار ملک اوده برای مصارف
عیال مقرر نمود وحضرت بقصبہ ردولی خاص قریب شهر اوده
سکونت اختیار فرمودند وشیخ داؤد مردی عظیم القدر
وحسب ونسب ممتاز بود وارادت بشیخ نصیر الدین چراغ
دهلی داشت وتعلیم وتربیت از حضرت چراغ دهلی حاصل
نمود واز واصلان حق گشت امّا جمال حال خود را بکسوت
اهل صورت پنهان مے داشت مرقد متبرکہ
او جانب قصبۂ ردولے بغایت غریبانہ واقع است
کہ هنوز ظاهر نگشت رحمة الله علیہ واز وی یک پسر شیخ
عمر بن شیخ داؤد رحمة الله علیہ یادگار ماند مردی بابرکت
مشائخ صورت و بزیور صلاح وزهد واتقی آراستہ وبحلیہ
کمالات پیراستہ قبرش در قصبۂ مذکور متصل جد بزرگوار است
واز وی دو پسر سعادتمند بوجود آمدند یکی شیخ تقی الدین
کہ نهایت فضیلت شعار بود واز قصبۂ ردولی بر آمده بدهلی

ستوطن گشت و بیشتر مردم قطب ولایت معدن صدق توجہات محو در شہود ذات
حضرت الله واقف سوزات لی مع الله حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس الله سرہ
کہ صیت کمالاتش از شرق تا غرب بانتہا ربع مسکون باشندگان کوہ
و ہامون رسید و توشہ آنحضرت تیر بہدف و حل مشکلات و خاصہ تریاق
اکبر وارد حتی الامکان بحضور مزار اقدس گذرانند و رنہ با اولاد آنحضرت سپارند
و در صورت عدم دستیاری اولاد احفاد بمردم شب زندہ دار
متقی و پرہیزگار بحضور رانند مرتبہ فنا فی الله کہ بحضرت حاصل بود دیگری
کم میسر گشتہ بعالم حیات ششماہ از خلق پنہان گردیدہ بقبر شریف بیاد
الہی محو ماندند و شش ماہ اندرون دریا کہ نہایت سیلان بود بعبادت حضرت
پروردگار مشغول داشتند جانوران بحر بحکم حضرت خالق بر و بحر محافظ
جان بودند بعد انقضای مدت شش ماہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم
ہمراہی حضرت علی کرم الله وجہہ و حضرت حسنین علیہم السلام تشریف
آوردہ دست گرفتہ از دریا بیرون آوردند و فرمودند کہ مقبول حق شیخ احمد الحق
عبادت تو بحضور حضرت رب العزت مقبول شد و یکے از
محبوبان انگشتے و بحضرت علی کرم الله وجہہ ارشاد

ارشاد فرمودند که دعای حیدری از زبان خویش تعلیم کن
و حضرت علی بحکم آنحضرت صلی الله علیه وسلم دعای حیدری
لفظ بلفظ از زبان مبارک خویش تعلیم فرمودند و این دعا
خاص در خاندان حضرت شیخ العالم باقیست هر که مے آمد
از صاحب سجاده و اولاد آنحضرت اجازت خواندن گرفته
در ورد خود مے آرد فیض ظاهری و باطنی ازان حاصل
مے کند الحق این نوع تحیر و استغراق بمشاهده دائره وجود
مطلق و نقطه ذات حقیقة الحق که حضرت مخدوم شیخ احمد
عبد الحق را دست داده بود فوق المرتبه مراتب یکی از اولیا
رامیسر گشته شیخ عبد الستار سهارنپوری قدس سره
در ذخیره خود مے نویسند که بعد رحلت حضرت صاحب توشه
قدس الله سره بهونت رای مهاجن ساکن قصبه ردولی
اعتقاد کامل با حضرت داشت قریب مرگ خود را
بر آستانه فیض کاشانه رسانید خاک پاک مزار مبارک مسح کرده
بخانه خود وقت تشنگی وقت احتزار غالب آمد آب طلبید

وارثانش نه نوشانید او گفت اگر مرا عزیز میدارید آب حوض
درگاه شریف مرا بنوشانند وارثان مهاجن آب حوض
بردند و او بنوشید و کلمه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه
بر زبان آورد و جان بجان آفرین سپرد وارثانش بمعاینت
اینحالات متحیر گشتند و حسب معمول خود نعش بدفن گاه بردند
هر چند آتش دادند جسمش لنوخت مجبور شده بگور سپردند
حضرت شیخ محب الله الہ آبادی بکتاب ذخیره مسمی به
مونس العارفین می نویسد روزی حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس سره بجلسه عام فرمودند
که حق جل شانه مرا تجلی نوشته داده است در وی نامهای
اصحاب و مریدان من است که تا روز قیامت در سلک طریقه
ما منسلک خواهند شد همه را بتو بخشیدم حضرت شیخ العالم فرمود ار مالک خازن دوزخ خست
بر سینه ام نزد تو هیچ کس از اصحاب من نیست گفتا نه دیگر حضرت فرمود بعزت پروردگار
حمایت من بر مرید مثل آسمان است بر زمین اگر مرید چنانست من خود چنینم بعزت
پروردگار و جلال و که از مثل او جل جلاله نبردهم تا طور و اصحاب را در بهشت نبرم

اگر مرید من در مشرق بود و من در مغرب و پردہ عفت او برتہد
ہر آئینہ بپوشم پردہ او را شعر ہر کرا یار تو بی زار نگردد ہرگز
چونکہ غمخواری تو خوار نگردد ہرگز ٭ در کتاب جامع السلاسل
مے آرد کہ حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق
قدس اللہ سرہ کہ آنحضرت تا سی سال سر بر بالین نہ نہادہ و تمامے
عمر لباس یک خرقہ بود ہر گاہ پارہ شدے رقعہ بر رقعہ او دوختے
و سماع را بغایت دوست داشتی گویند روزی در حین
سماع از حلقہ سماع غایب شد چنانچہ کس او را نے دید
پس از دیرے باز دران مجلس و مجمع حاضر شد بزرگی از وے
سوال کرد یا شیخ چگونہ در مجلس از نظر غائب شدے کہ ما را
ترا ندیدم گفت تا ما مامور نگردیم نگوییم روز دیگران بزرگ
باز آمد شیخ گفت حق تعالی را مقامی ست کہ مسمی بنور اسود
ست و ہیچ سالک بدانجا نخواہد رسید مگر بسماع چون
صاحب سمع بدان مقام برسد از نظر خلق پوشیدہ گردد
ظاہر بینان دانند کہ غائب شدہ ست و او حاضر ست

ومعشوق بخدمت محبت ویرا بجود کشیده بلباس خویشتن
متلبس گردانیده است وهنوز محبوب پوشیده گشته است
همچو ستاره اندر شعاع آفتاب واورادران حال خبر محبوب
حقیقے یا درویش صاحب کمال کہ بمرتبہ اتم عرفان رسیده باشد
کسے نتواند دیدہ ام درانجا مے آرد کہ ہرگاه آنحضرت در
سماع بودے ودرچشم بر بهوا داشتے گاہے گریستے وگاہے
تبسم کردے وگونہ روے بغایت سرخ شدے وقتی
درویشے ازوے پرسید یا شیخ درحال سماع گاہی گریہ
میکنی کہ ہمہ حاضران مجلس بگریہ مے افتند وگاہی تبسم
میکنے ورنگ تو سرخ مے شود فرمود چون اہل سماع اورا
بصفت جمال مشاہدہ مے کنند ولطف وکرم اورا بے اندازه
مے بینند متبسم ہمیگردند وروے اوراچون بصفت
جلال مے بینند درگریہ مے افتند ورنگ ایشان زرد شود
منقول ست کہ وقتی امساک باران شد باشندگان قصبہ
ردولی التجا بحضور حضرت صاحب توشہ قدس سره

آوردند آنحضرت قوالان را فرمودند که حاضر شوند مخلص را
که مرید خاص و مقبول آله بود طلبید و سماع درداد مخلص بوسیله
بعض فقرا بعرض رسانید که این احقر نیز در سماع حاضر باشد
حکم شد اگر شما حاضر باشید در حالت سماع اثری نه شود پس
باران چگونه باره باید که شما باطمینان تمام منتظر لطف بار
باشید بعونه و قوته باران نازل میشود مخلص حسب ارشاد
بخانه خود رفت حضرت بتواجد و گریه در آمد درین ضمن
فیضان رحمت الهی که عبارت از نزول باران ست
در ریزش آمد خلق را طمانیت کلی حاصل گشت در
تحفة المتقین نوشته دیدم که حضرت مخدوم شیخ احمد
عبدالحق قدس الله سره در زمان طفولیت بکنار دایه بود یکبار
از کنار او بیرون آمد و بمقابله آفتاب چون پاره سیماب گشت
و دایه از وقوع اینحال از حیرت چشم در هول و دهشت بود
باتش جدای زار زار مے گریست ناگاه بالتفات حضرت
باری در کنار او باز رسید حضرت از و فرمودند که او تفهید

و از خوف اظهار اینحال از والده حضرت نمود که مبادا
از افشاء این راز چه حال برای من پیش آید بذخیرة تصنیف
شیخ محب الله اله آبادی قدس سره دیدم که حضرت
مخدوم برحق شیخ احمد عبدالحق قدس الله سره چند کس را
بلفظ قم باذن الله زنده کردند شور افتاد که احمد مردگان را
زنده مے کنند حضرت ازان مقام روپوشیده بمقام
بکر تشریف آوردند وازین معنی توبه کردند منقول است
که حضرت شیخ جلال الحق والدین پانی پتی قدس الله سره
از حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس الله سره فرمودند
که کمال ولایت ترا در حیات و ممات غایت مے بینم
فرزندان مرا در وقت اسیرے دستگیرے میکرده باشی
و در وقت نقل خود بفرزندان همین وصیت کرده بود که
در وقت اسیرے برای دستگیری شمایان شیخ احمد
عبدالحق رح صاحب توشه رودولی بس است و بعد از وفات
آنحضرت باز یک مرتبه شیخ احمد عبدالحق رح به پانی پته رسیده

بحکم حضرت شیخ جلال الدین قدس اللہ سرّہ و صاحب سجادہ
و دیگر اولاد حضرت کبیر الاولیا تعلیم و تربیت نمود و فرمود
حیف اگر من نمے آمدم مخدوم زادہا ہمچنین ماندہ بود
چنانچہ تا امروز فرزندان حضرت کبیر الاولیا شیخ
جلال الحق والدین قدس اللہ سرہ در سلک مریدان بسلسلہ حضرت شیخ احمد عبد الحق رادے کردند
نعمتہا صوری و معنوی موافق وصیت آنحضرت بہرہ مند میشوند
و ہیچ خارق شیخ جلال الدین پانی پتی قدس اللہ سرّہ بہتر
از وجود شیخ احمد عبد الحق نیست و وقت رحلت حضرت
شیخ جلال الدین پانی پتی قدس اللہ سرہ خرقہ و دیگر اسباب
متعلقہ اش حوالہ خواجہ شبلی پسر خود نمودہ بتاکید وصیت
فرمود کہ باحتیاط تمام این خرقہ و ما یتعلق بہا حوالہ شیخ
احمد عبد الحق باید ساخت و حضرت شیخ احمد عبد الحق
قدس اللہ سرّہ بعد چند روز بہ پانی پتہ آمدند خواجہ شبلی
بموجب وصیت پدر بزرگوار خود آن ہمہ حوالہ شیخ احمد
عبد الحق قدس اللہ سرہ نمودند حضرت انہمہ گرفتہ

ملبوس خاص خود نمودند ومن بعد از طرف خود اینہمہ
تبرکات بخواجہ شبلی عنایت فرمودند وتعلیم وتلقین
نمودہ بمرتبہ تکمیل رسانیدہ خود جانب وطن خود معاودت
فرمودند فقط در تحفۃ المومنین مرقوم ست کہ ولایت
ولی تا چہل سال مے باشد وحضرت رب العزت بحضرت
مخدوم شیخ احمد عبد الحق بکمال لطف وکرم ولایت
دوام مستدام باحکام اختیار مجاریہ عطا فرمود کہ
تا یوم النشور قائم خواہد ماند وسلسلۂ آنحضرت یوماً فیوماً
در ترقی خواہد بود ومعاملۂ حضرت با احیا واموات
برابر ست قطب عالم بندگی عبد القدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ می فرمایند کہ یوم پنجشنبہ بجمع عام مزار
فائض الانوار شق شدہ وحضرت مجسم ظاہر شدند
ودست من گرفتہ ارشاد فرمودند کہ عبد القدوس
ترا بخدا رسانیدم برو وبکار خویش مشغول باش
سبحان اللہ زہے ولایت حضرت فقط نقل ست

که روزے حضرت شیخ العالم سکر مست و سرشار بودند
برائے تجمیع آرایش پیش آنحضرت گذشت نظر جلال
بر برات افتاد تمام آدمیان و اسپان خاکستر شدند
بعد چندے حضرت به اقاقت آمدند بحضرت شیخ
ازین ماجرا اطلاع دادند باز نظر جمال بران خاکستر
انداخت همه برخاستند و روان شدند شیخ عبدالستار
سهارنپوری در ملفوظ خود مے نویسد که یوم پنجشنبه بود
و مردم کثیر برائے زیارت بدرگاه آسمان جاه حضرت
شیخ احمد عبدالحق رح حاضر بودند قطب عالم شیخ
عبدالقدوس نیز پائین چبوتره مزار اقدس نشسته بودند
که بیک ناگاه مزار مقدس شق شده و حضرت مخدوم
برحق شیخ احمد عبدالحق قدس الله سره بهمین جسم ظاهر
از مزار شریف برون آمده بر چبوتره نشستند و جانب
قطب عالم مخاطب شده فرمودند بیت مرا زنده پندار
چون خویشتن ٭ من آیم بجان گر تو آئی بتن ٭

حضرت قطب العالم را ازین ارشاد لرزه در اندام
در گرفت و بے اختیار در پاے حضرت شیخ احمد عبد الحق
قدس اللہ سرہ افتادند حضرت شیخ قدس اللہ سرہ را
شفقت در کار شد دست قطب عالم را گرفته
فرمودند که ترا بخدا رسانیدم چنانکه این حال همه
مردم که حاضر بودند معائنه کردند و اینچنین خرق
عادت بجز حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ
از احدے اولیاء اللہ بظهور نیامده که بعد انتقال
از قبر برآمده خود را در مجمع عام ظاهر کنند و دست گرفته
مشرف به بیعت سازند فقط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

## قطعه تاریخ انتقال حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ

| | |
|---|---|
| شاه عبد الحق شه کون و مکان | مرشد کونین فخر انس و جان |
| از پی دیدار حق آن عین حق | کرد رحلت چون به گلزار جنان |
| سال تاریخ آن شه عالم پناه | گفت هاتف دستگیر بیکسان |

سنه ۸۳۷ هجری

ترتیب دعای حیدری اینست اول باید که روز پنجشنبه
شروع ماه غسل کند و با کسے سخن دیگر نگوید و دوگانہ
بنام حضرت شاه مردان شیر یزدان اسد الله الغالب
امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی الله عنہ
ادا نماید و بعد دوگانہ فاتحہ بروح طیبہ حضرت دستگیر
بیکسان شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس سره
بخواند و مدد از ارواح ایشان طلب نماید و بعد ازان
دعای حیدری بست و پنج مرتبہ بخواند اول و آخر درود
یک یک بار بعده هر روز سه بار بخوانده باشد تا یکسال
ناغہ نکند حق حق اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ
اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ فقط تمت تمت

# دعاء حیدری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ

الْاَسْبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ

وَالْاَبْصَارِ وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ

وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا

مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِیْنَ اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ

عَلَيْكَ يَا رَبِّيْ قَضَّيْتَ فَوَّضْتُ

اَمْرِيْ اِلَيْكَ يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ

يَا بَاسِطُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ خواه قتل

خواه فتح اول باید که ۳ بار این اسم بخواند

اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَلَيَّ حَقَائِقَ

الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ اَنْتَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمُبِيْنِ حَقٌّ حَقٌّ

حَقٍّ يَا اَللّٰهُ اَلْمَحْمُوْدُ فِيْ كُلِّ فِعَالِهٖ

يَا اَللّٰهُ ۳ بار بخواند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ

يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ

عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا

اَمَرْتَنَا بِالصَّلوٰةِ عَلَیْهِ یکبار

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللهِ

الْجَلِیْلِ الْجَبَّارِ الْقَاهِرِ الْقَهَّارِ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاهِرِیْنَ

عَلٰی اَعْدَاءِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

یَا حَیْدَرُ یَا حَیْدَرُ یَا حَیْدَرُ

یَا اَبَا تُرَابٍ یَا عَلِیُّ یَا اَسَدُ اللهِ

یَا وَلِیَّ اللهِ یَا رِجَالَ اللهِ یَا مَقْبُوْلَ اللهِ

يَا مَحْبُوْبَ اللّٰهِ يَا ظَهُوْرَ اللّٰهِ يَا مُظْهِرَ

الْعَجَائِبِ بِالْقَهْرِ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ

فَانْتَصِرْ يَا حَقُّ يَا حَقُّ يَا حَقُّ تَحَقَّقْتُ

سه بار تکرار کند ١٢

بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ فِيْ حَقِّ حَقِّكَ يَا حَقُّ

يَا فَتَّاحُ يَا فَتَّاحُ يَا فَتَّاحُ يَا قَادِرُ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

يَا عَظِيْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَةِ وَالْعَظَمَةُ

فِي عَظَمَةِ عَظَمَتِكَ يَا عَظِيمُ يَا رَبُّ يَا قَدِيرُ

يَا قَدِيرُ يَا قَدِيرُ يَا خَالِقُ يَا كَرِيمُ

يَا رَحِيمُ يَا مُسَخِّرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَمَا بَيْنَهُمَا يَا الْحَلِيمُ يَا مُحْيِي يَا مُمِيتُ

يَا مُتَكَبِّرُ يَا ضَارُّ يَا جَلِيلُ الْمُتَكَبِّرُ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَالْعَدْلُ أَمْرُهُ

وَالصِّدْقُ وَعْدُهُ يَا جَلِيلُ يَا جَلِيلُ

يَا جَلِيلُ حَسُودِي مَقْهُورٌ وَعَدُوِّي

مَقْتُولٌ بِقَهْرِكَ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ

بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِي قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ

يَا قَهَّارُ يَا قَهَّارُ قَهِّرْ أَعْدَائِي يَا جَبَّارُ

يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ

عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلُّ يَا

نَقِيًّا مِنْ كُلِّ جَوْرٍ لَمْ يَرْضَهُ

وَلَمْ يُخَالِطْهُ فِعَالُهُ يَا نَقِيُّ تَقَدَّسْتَ

بِسَيْفِ اللّٰهِ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ

رِحْلَتَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ وَمَا رَمَيْتَ

اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى يَا قَوِيُّ

يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ

الَّذِیْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ

اَقْهِرْ وَادْفَعْ اَعْدَائِیْ مِنْ قَهْرِكَ

وَاَنْتَ اَشَدُّ الْقَاهِرِيْنَ حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ

يَا حَمِيْدَ الْفِعَالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ

خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ يَا حَمِيْدُ يَا غِيَاثِیْ

عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَمُجِيبِي عِنْدَ

كُلِّ دَعْوَةٍ وَمَعَاذِي عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ

وَرِجَائِي حِينَ تَنْقَطِعُ حِيلَتِي يَا غِيَاثِي

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرُ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ

عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ

هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِنُبُوَّتِكَ

يَا مُحَمَّدُ بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

## قصیدہ حضرت جناب مخدوم شاہ احمد عبدالحق قدس سرہٗ

ای حبیبِ خالقِ کون و مکان
نیرِ اعظم سپہر عز و شان
مقتدائی پیشوائی سالکان
ای ضیا بخش قلوب عارفان

مشکلم بکشای مخدومِ جہان
شاہ عبدالحق رح ملاذِ انس و جان

آستانِ تو ملاذ جان منست
بارگاہت قبلۂ ایمان منست
ذات پاکت رحمت یزدان منست
ہر گدائے کوئی تو سلطان منست

مشکلم بکشای مخدومِ جہان
شاہ عبدالحق رح ملاذِ انس و جان

آمدم پیش تو ای عالی جناب
چشم گریان سینہ بریان دل کباب
خاطرم ناشاد چشمِ من پر آب
لطف بر حالم بفرما بیحساب

مشکلم بکشای مخدومِ جہان
شاہ عبدالحق رح ملاذِ انس و جان

کاتبِ قدرت یدِ ذیشان تو — قدسیان فرمانبر فرمان تو
بندۂ احسان انس و جان تو — از هزاران جان شوم قربان تو

مشکلم بکشای مخدوم جهان
شاه عبدالحق ملاذ انس و جان

ور تنِ بیجان تو خواهی جان شود — هر گدا از رتبہ خاقان شود
گر نگاه مهرت ای سلطان شود — ذرہ تاج سر تابان شود

مشکلم بکشای مخدوم جهان
شاه عبدالحق ملاذ انس و جان

ای وجودت رونق اسلام گشت — ذات تو منبع فیض عام گشت
نام تو با مصطفیٰ هم نام گشت — آستانت کعبہ خاص و عام گشت

مشکلم بکشای مخدوم جهان
شاه عبدالحق ملاذ انس و جان

قدسیان شایق طوافِ کوی تو — نزهتِ خلد برین از روی تو
جملہ شاهان جهان هندوی تو — التجا دارد غلام از روی تو

مشکلم بکشای مخدوم جهان

شاه عبدالحق ملاذِ انس و جان

هر کسی از بارگاهت شاد شد — در بلائی درد و غم آزاد شد
از حضوری بر همه امداد شد — خانهٔ ویران بسی آباد شد

مشکلم بکشای مخدوم جهان
شاه عبدالحق ملاذ انس و جان

من پریشان حال و رنجور و غریب — ذات پاکت جمله درمان را طبیب
کام دل یابد ز تو هر بی نصیب — لطف تو گردد بحالم عنقریب

مشکلم بکشای مخدومِ جهان
شاه عبدالحق ملاذِ انس و جان

بر درت حاضر شدم با صد محن — نیست از فرطِ الم تابِ سخن
آتشِ غم هست در دل شعله زن — چشم بکشا سوی من شاهِ زمن

مشکلم بکشای مخدوم جهان
شاه عبدالحق ملاذِ انس و جان

هر که آمد بر درت شد کامیاب — مقصدش حل من نمودی و شتاب
بسکه هستم مضطر العالی جناب — رحم بر حالم بفرما ای جناب

مشکلم بکشای مخدوم جهان
شاه عبدالحق ملاذ انس و جان

من کجا اکنون روم زین بارگاه — نیست ما را جز در ت جائی پناه
حال خود گویم اگر باد ر دو آه — دود آهم چرخ را سازد سیاه

مشکلم بکشای مخدوم جهان
شاه عبدالحق ملاذ انس و جان

کارم آخر میشود دستم بگیر — دستگیر بیکسان دستم بگیر
در بلائی صنعت هستم من اسیر — دفع فرمائی بلا دستم بگیر

مشکلم بکشای مخدوم جهان
شاه عبدالحق ملاذ انس و جان

رحم کن برسن بفریادم برس — دستگیر من بفریادم برس
دفع کن دردم بفریاد برس — ای مسیح من بفریادم برس

مشکلم بکشای مخدوم جهان
شاه عبدالحق ملاذ انس و جان

در جهان از لطف تو پیدا شدم — حالیا شاها بسبب رسوا شدم

پیش بر کس هستبذل خفا شدم — بر درت اکنون جبین فرسا شدم

مشکلم بکشای مخدوم جہان
شاہ عبد الحق رح ملاذ انس و جان

بہر ختم المرسلین خیر الوریٰ — از برائی حضرت مشکل کشا
یا شہا بہر بتول پارسا — بہر سبطین محمد مصطفیٰ

مشکلم بکشای مخدوم جہان
شاہ عبد الحق رح ملاذِ انس و جان

کاظم خستہ جگر محزون و زار — بر درِ تست ای امیر نامدار
جان بلب دارد ز خیل اضطرار — ای ملاذ دو جہان کامم برآر

مشکلم بکشای مخدوم جہان
شاہ عبد الحق رح ملاذ انس و جان

تمت

## قصیدہ مولوی غلام امام شہید در شان حضرت شیخ العالم قدس سرہ

توئی محبوب محبوب خدا یا شیخ عبد الحق — توئی سلطان اقلیم بقا یا شیخ عبد الحق رح
توئی شمع شبستان الا یا شیخ عبد الحق رح — توئی فرمان دہ ہر دو سرا یا شیخ عبد الحق رح

در تو قبلهٔ شاه و گدا یا شیخ عبدالحق رح

تعالی الله زہی حسن فراوانی که تو داری — فلک هر دم فدای رفعت شانی که تو داری
زمین بر خویش می نازد ز ایوانی که تو داری — ملک چشم شرف دارد ز دربانی که تو داری

رهِ تو کعبهٔ اهل صفا یا شیخ عبدالحق رح

جبین عرشیان از سجدهٔ کوی تو نورانی — منور همچو خورشید درخشان داغ پیشانی
کنی سنگ خذف را گوهر و لعل بدخشانی — تو می بخشی به مور ناتوان قدر سلیمانی

تو سازی خاک را کیمیا یا شیخ عبدالحق رح

سپهر معرفت کان ولایت قلزم احسان — سحاب مکرمت بحر سخاوت معدن ایمان
غمام معدلت ابر عدالت حجت برهان — بهار احدیت مصباح وحدت سایهٔ یزدان

عیان از روی تو نور خدا یا شیخ عبدالحق رح

فروغ مهر عشقت در دل ذره جا دارد — پر کاه از هوای شوق جذب کهربا دارد
فلک از بار قدر شان تو پشت دوتا دارد — بکویت ساغر دریوزه کف چون گدا دارد

که سازد از درت کسب ضیا یا شیخ عبدالحق

| | |
|---|---|
| جمال تو نه بودی گر چراغ افروز یکتائی | خضر حیران شد و رو او حیرت ز تنهائی |
| دم جان بخش تو جان بخش اعجاز مسیحائی | چو بر گور کهن گر قم باذن الله فرمائی |

ز جان مرده برخیزد صدا یا شیخ عبدالحق

| | |
|---|---|
| چو بردارند یکدم پردهٔ راز نهان از تو | ز اوج عرش تا فرش زمین گردد عیان از تو |
| چمن از تو گل از تو بلبل از تو گلستان از تو | زمین از تو زمان از تو مکان و لامکان از تو |

خدا را وانمائی برملا یا شیخ عبدالحق

| | |
|---|---|
| ز رشحهٔ فیض تو هر قطره بحر بیکران گردد | ز نور حسن تو هر ذره مهر آسمان گردد |
| ز حسنت عشق در نور نگاه عرشیان گردد | فلک چون زائران کعبه گرد آستان گردد |

یم احسان تو آب بقا یا شیخ عبدالحق

| | |
|---|---|
| تو فرزندان خود را رتبهٔ مجد و علا دادی | بهر یک پایگاه عالی قدر و لا دادی |
| خصوصا جانشین خویش را تاج ضیا دادی | که او را بر بلند بهای قصر فقر جا دادی |

نشانش آیهٔ عرش استوا یا شیخ عبدالحق

| | |
|---|---|
| من آتش نفس از گردش گردون پریشانم | غریبم مفلسم بیچاره‌ام سخت حیرانم |
| ز درد بینوائی چون جرس هر لحظه نالانم | شهید تیغ یاسم کشتهٔ شمشیر حرمانم |

تو بخشی درد هجران را دوا یا شیخ عبدالحق

# قصیدہ فی المدح حضرت شیخ العالم قدس سرہ تصنیف بندہ احمد بن حاجی احمد برادر عم زاد چودھری خلیل الرحمٰن صاحب تعلقدار تعلقہ بری پرگنہ رودولی ضلع بارہ بنکی

سبز اصل علی کیا آپکا دربار ہے
سب طرف سے ابر غم کی چھیر اب تو چہار ہے

اہل حاجت کے لیے حاجت روا سرکار ہے
ایسی مشکل میں مدد بس آپکی درکار ہے

گردش تقدیر سے عاصی بہت لاچار ہے
شیخ العالم آپ اگر چاہیں تو بیڑا پار ہے

جو کہ مجھپر رنج ہیں ان سکا کرونگا کیا بیان
آپکی درگاہ پہ جاؤں ہلا اب میں کہاں

گر بیاں لکھ سکوں کرونگی سارا بیان
آپ پر روشن ہے جو کچھ ہے مرا راز نہاں

گردش تقدیر سے عاصی بہت لاچار ہے
شیخ العالم آپ اگر چاہیں تو بیڑا پار ہے

چھوڑ کر یہ آستاں جانا کہیں ہے ناروا
جو کوئی اس در پہ آیا مقصد اپنا پا گیا

در بدر پھرنے سے ہے انکار اب مجکو سدا
میں ہی اب اس آستانہ پر جبین فرسا ہوا

گردش تقدیر سے عاصی بہت لاچار ہے

شیخ العالم آپ اگر چاہین تو بیڑا پار ہی

بار غم سے پاشا سینہ ہوا ہی میرا شق
دستگیر بیکسان یا شیخ العالم عبد حق

رات دن کی فکر سی رخ کا ہی میرے رنگ فق
ہی یہی نہ رات اور صبح و مسا میرا سبق

گردش تقدیر سی عاصی بہت لاچار ہی
شیخ العالم آپ اگر چاہین تو بیڑا پار ہی

آپکا ہمسر کوئی شاہا زمانہ مین نہین
اہل حاجت آپکی ہین اسی در پر جبین

سب بفضل اللہ اس سرکار مین کچھ خوش نشین
تم سا مالک چھوڑ کر ہرگز نہ جاوین [illegible]

گردش تقدیر سی عاصی بہت لاچار ہی
شیخ العالم آپ اگر چاہین تو بیڑا پار ہی

تم باذن اللہ جسے چاہی تہا کیا
آپنے تو نام لیکر مردیکو زندہ کیا

تب کہین مردیکو اپنی عصا نے زندہ کیا
میرا دل مردہ ہی زندہ کیجیے [illegible]

گردش تقدیر سی عاصی بہت لاچار ہی
شیخ العالم آپ اگر چاہین تو بیڑا پار ہی

اے شہ کون و مکان ہی بندہ احمد میرا نام
کیجیے مقبول اسے بہر خدا میرا کلام

دست بستہ در پر حاضر ہون میں اب مثل غلام
ہو گئی حاصل سب مطالب اور ہو مین شاد کام

گردشِ تقدیر سے عاصی بہت لاچار ہے
شیخ العالم آپ اگر چاہیں تو بیڑا پار ہے

قطعہ تاریخ تصنیف چودھری وقانونگو رئیس دولی میر باقر علی

منشی قدرت کی یہ تحریر تھی
ہون سبب اسکے خلیل باصفا

فکر کی باقر نے جو تاریخ کی
فرق وحشت ہو گیا بالکل جدا

سنکے ہاتف نے کہا حق تو یہ ہے
آج یہ ملفوظ عبد الحق چھپا

سنہ ۱۲۹۵ ہجری

قطعہ تاریخ تصنیف شیخ ناظم احمد صاحب شاعر بیثال دوراندیش نازک خیال ساکن دولی محلہ خواجہ جال برادر عم زاد چودہری خلیل احمد صاحب تعلقدار بری ضلع بارہ بنکی

غنچہ باغ ولایت نیر چرخ برین
رہنما دین محمد رہبر ہر مسلمین

صد سلام و مدح بادا حضرت مخدوم را
ہست این ملفوظ اقدس جان ایمان الیقین

از سر ہر مصرعہ اش ناظم بگیر یکحرف را
تا بر آید سال طبعش اینچہ مخفی اندرین

۱۲۹۵ ہجری

## قطعہ تاریخ

### تاریخ تصنیف بندۂ احمد برادر عم زاد چودھری خلیل الرحمان صاحب تعلقدار تعلقہ برئی ضلع بارہ بنکی

هو گیا جب طبع ملفوظ شریف — موجد اسکے ہین خلیل نیک پے
بندۂ احمد نے کی جو فکر سال — هو گئی یہ منزل مقصود طے
بولا ہاتف سنکے یہ از روی اجر — احمد ہندی کا حق حق ذکر ہے

۱۳۲۵ھ

### قطعہ تاریخ طبع از جمال احمد برادر عم زاد چودھری خلیل الرحمان صاحب تعلقدار تعلقہ برئی ضلع بارہ بنکی

طبع کردند چونکہ این ملفوظ — یافت خلق فیض زین آیات
از علو ہمتی خویش خلیل — جمع کردند مخزن حسنات
چہ کنم وصف این کتاب کہ نیست — بہ ازین در جہان کدام نکات
در سواد سطور چشمۂ خضر — ہست بین السطور راه نجات
فکر تاریخ سال کرد جمال — گفت ہاتف خزینۂ برکات

۱۳۲۵ھ

## قطعۂ تاریخ طبعزاد رعایت رسول ابن خادم رسول مرحوم رئیس قصبۂ ردولی متخلص بعزیز

چہ خوش گل کرد این گلدستۂ ملفوظ کز بویش
معطر می کند ہر دم مشام جان خود رضوان

نگارین نسخۂ کز نوبہار آب و رنگ او
گلستان سخن باشد ہمیشہ تازہ و خندان

سبحان اللہ عجب بنمود کار ہمت عالی
پئے مطبوع این ملفوظ کردہ کوشش چندان

زہے اسم گرامیش خہے نام مبارک او
کہ نام او بہ ہمنام خلیل حضرت رضوان

عزیزا از سنگ چون جوہر نما شد گوہر طبعم
کشیدہ کلک من در سلک تاریخش دُرِ غلطان

۱۲۹۵ھ

## قطعۂ تاریخ طبعزاد مرزا صفدر علی متخلص بعاطف

ساکن شہر لکھنو محلہ احاطہ نواب مرزا علی خان
وارد حال قصبۂ ردولی محرر رشتہ [illegible] ردولی
پرگنہ ردولے شاگرد شاہ مرزا صاحب مرحوم
متخلص بہ کاشف شاگرد رشید مولوی محمد بخش شہید

خوشا ہمت جود ہرے باکرم
کہ ہے نام جنکا جہان مین نبیل
کیا طبع جو شیخ العالم کا حال
قیامت تلک ہوگا ذکر جمیل
عجب نسخۂ پر اثر ہے چھپا
شفا پائین جس سے ہزارون علیل
یہ بین السطور اوسکے ہین خوشنما
کہ ہے موج زن چشمۂ سلسبیل
نہین حاشیہ گرد ہر صفحہ کے
ہے بام حقیقت کی گویا فصیل

ہون سال ہجری کا وہ برمحل
جسے سنکے ہون شاد عاطف عقیل
کہ ہاتف نے روے ہدایت کہا
ہوا طبع ملفوظ یہ بے عدیل
ہر اک مصرعہ کے حرف اول سے اب
خوش آئی سن عیسوی کی دلیل
۱۸۰۸ء

**قطعہ تاریخ تصنیف میر تونگر علی صاحب مشتاق رئیس دہلی**

چو شد طبع ملفوظ از فضل حق
ز دست خلیل نکو عاقبت
ز مشتاق تاریخ سالش شنو
کہ ہاتف بگفت از رہ معرفت
سر بت جدا کن ز تیغ قلم
بدست آمدہ نامہ آخرت
سنہ ۱۲۹۵ھ

تمت

# صحتنامهٔ انوار العیون فی اسرار المکنون

| صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ و دیباچه اول | ۱۲ | احقاد | احفاد | ″ | ″ | نه موجب | نه موجب | ۳۰ | ۴ | برد | بردر |
| ۴ [illegible] | ۱۱ | واله | واحد | ۱۵ | ۲ | سمانی | بسمانی | ″ | ۵ | پرده داز | پرده دار |
| شجره | ۱۴ | ادلیسی | اوشی | ″ | ″ | شیخ | سیخ | ″ | ۷ | ے مخدوم | ای مخدوم |
| ۸ | ۲ | زندقی | زندگی | ″ | ۷ | اُستاده | استاده | ۳۳ | ۶ | قدوفقیر | قدرفقیر |
| ۱۳ | ۱۳ | جمال الدنیا | کمال الدین | ″ | ۱۲ | آن | ازان | ″ | ۸ | کنتوا | کتوان |
| ۱۴ | ۷ | شریف زندنی | حاجی شریف زند | ۱۶ | ۱۰ | کناره | کنار | ″ | ۹ | جمیل | جهیلی |
| ″ | ۱۴ | نصرت بصیر | حضرت حسن بصری | ۱۸ | ۲ | واتش | آتش | ۳۴ | ۲ | فاصرا | قاصرایم |
| [illegible] | ۳ | المستتم | المستتم | ۲۰ | ۶ | حضر | حضرت | ″ | ۹ | درین بیت | + |
| ″ | ″ | آنجا | اَنجا | ″ | ۱۰ | سیام | سنام | ″ | ″ | درویش ایست | درویشیست |
| ″ | ۵ | کُلِ | کمال | ″ | ۱۵ | هشت | هست | ۳۵ | ۵ | او دیگران | دیگران |
| ۴ | ۷ | قدمکار | قدمگاه | ۲۱ | ۱۳ | اما | ما | ۳۶ | ۵ | برهان جعفر | برهان بن جعفر |
| ″ | ۸ | الذین | للذین | ۲۲ | ۴ | بگرمید | بگویند | ″ | ۸ | شیخ العالم | شیخ العالم رح |
| ″ | ۶ | وزیاده بنفار | وزیاده بخطاعو | ″ | ۸ | پرسند | پرستند | ″ | ۱۱ | آباد آن | آبادان |
| ۵ | ۶ | مناقبی | مناقب | ″ | ۹ | وبنده خدا | نه بنده خدا | ۳۸ | ۸ | [illegible] | [illegible] |
| ″ | ۷ | ر | را | ۲۳ | ۴ | [illegible] | [illegible] | ۴۸ | ۱۴ | شیخ العالم | شیخ العالم رح |
| ۷ | ۱۴ | تا هنگامیکه اوپا | تا هنگامی که پیش | ۲۴ | ۱۴ | میانند | میکنند | ۴۹ | [illegible] | مسعاد | بعتاد |
| ۹ | ۱۲ | برخ | رخ | ۲۶ | ۸ | جز | جبر | ۵۰ | ۱۱ | زهست | زحمت |
| ″ | ″ | مشکل | شکل | ۲۸ | ۴ | بابا | یابا | ۵۴ | ۱ | ماسکار | بانکار |
| ″ | ۱۳ | نیا | بتا | ″ | ۹ | اورده | آورده | ″ | ۱۰ | انگشتن | انگشت |
| ۱۱ | ۴ | بیاموزاید | بیاموزد | ۲۶ | ۳ | حکایت | انحکایت | ″ | ۱۱ | [illegible] | [illegible] |
| ″ | ۶ | می رنجانید | می رنجاند | ۳۰ | ۱ | پرده از | پرده دار | ″ | ۱۴ | بودا | بود |

| صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵۴ | ۸ | نقل ۳۴ | نقل ۳۵ | [illegible] | ۱۳ | ماندنم | ماندیم | ۱۰۶ | ۱ | درآید | درآمد |
| ۵۵ | ۱ | نقل ۳۵ | نقل ۳۶ | ۸۰ | ۹ | داد اجرا | آخر | ۱۰۸ | ۲ | ناپاک | تاپاک |
| ۵۶ | ۷ | مستغنی | [illegible] | ״ | ۷ | دریای | برپای | ۱۰۹ | ״ | درار بعادات | دوار عنایات |
| ״ | ۱۳ | سعظم شهر | معظم [illegible] | ״ | ۸ | رو بر سینه | بر سینه | ״ | ۱۳ | حضرت دیه شکر | حضرت پیر شاکر |
| ۵۸ | ۴ | اندک بین | اندک تر بین | ۷۹ | ۲ | پدرم | پدر | ۱۱۰ | ۱۴ | اهل بیت | اهل بیته |
| ۵۹ | ۷ | صفاتی | صفای | ۸۶ | ۱ | و مبلغ مذکور | + | ״ | ۱۵ | دانگ شیر | دانک سیر |
| ۶۰ | ۱۵ | بعلم الله | تعلم الله | ۸۸ | ۳ | اسم جز | + | ۱۱۱ | ۵ | استنجبار | استخبار |
| ۶۲ | ۱۵ | وار شهر | سرش | ۸۹ | ۴ | دانستند | درستند | ״ | ۱۳ | وشند | بشنید |
| ۶۴ | ۱۰ | ببرید | ببرد | ۹۰ | ״ | مجدد | مخدر | ۱۱۲ | ۳ | اذان خرج | اذان [illegible] |
| ۶۶ | ۵ | استاد | استاده | ״ | ۱۱ | نوریم | بجوریم | ״ | ۴ | حضرت العالم | حضرت شیخ [illegible] |
| ۶۹ | ۷ | وسودا | سودا | ۹۱ | ۹ | داو | دوا | ״ | ۸ | رود | نرده |
| ۷۰ | ۱۵ | ای الا | الا | ۹۳ | ۸ | از فریده | خریده | ״ | ۱۴ | نجات دار | نجات از |
| ۷۱ | ۴ | خفات | خوان | ״ | ۱۴ | [illegible] | [illegible] | ״ | ۱۵ | وقرار | واقرار |
| ۷۲ | ۴ | الوار | دیوار | ۹۴ | ۹ | روغنگیر | روغن | ۱۱۴ | ۶ | آنقریه | آنقریه |
| ۷۳ | ۱۲ | فرمود [illegible] علم نخواهی گرفت | فرمودند [illegible] | ۹۷ | ۱۵ | بادفتیه | رادفته | ۱۱۵ | ۱۱ | [illegible] | [illegible] |
| | | | | ۱۰۰ | ۱ | بهشتی | [illegible] | ״ | ۱۴ | می شوند | [illegible] |
| ۷۴ | ۱۱ | میرفتی | گرفتی | ״ | ۲ | و شیخ بود | شیخ [illegible] | ۱۱۶ | ״ | بود گفت | بود [illegible] |
| ״ | ۱۲ | صرا | چرا | ״ | ۹ | رادت | ارادت | ۱۱۸ | ۲ | بایستند | باید رسید |
| ״ | ۱۳ | شد | شدی | ״ | ۱۲ | دیوار | دیوانه | ״ | ۱۲ | وآز | واز |
| ۷۶ | ۹ | درانجا حاضر | درانجا [illegible] | ۱۰۱ | ۹ | بیرون | سرون | ۱۱۹ | ۸ | مداهنت | مداومت |
| ״ | ۱۰ | ومیگوید | او میگوید | ۱۰۲ | ۸ | فرستاده اند | فرستادند | ۱۲۰ | ۷ | دیده | دید |
| ۷۷ | ۸ | نخواهم داد | نخواهند داد | ״ | ۱۰ | ״ | ״ | ״ | ۱۱ | شود | میشود |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۲۰ | ۱۴ | اسعدی | سعدودی |
| ۱۲۱ | ۱ | بلغی | بلخی |
| ″ | ۹ | جانب قصبہ | [illegible] |
| ″ | ۱۲ | جد بزرگوار | پدر بزرگوار |
| ۱۲۲ | ۹ | اولاد احفاد | اولاد و احفاد |
| ″ | ۱۴ | شود | شد |
| ۱۲۳ | ۴ | می آمد | می آید |
| ۱۲۵ | ۲ | پپوشیم | بپوشیم |
| ″ | ۴ | غمخواری تو | غمخوار توی |
| ″ | ۱۰ | مارا ترا | ما ترا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۲۶ | ۱۳ | میگردند | میگردد |
| ۱۲۷ | ۲۰ | آلہ | الہ |
| ″ | ″ | بیوسیلہ | بوسیلہ |
| ۱۲۹ | ۱ | رصاحب | بصاحب |
| ۱۳۱ | ۵ | ازین | ازین |
| ۱۳۲ | ۱۵ | ۱۲۲۱ شنہ | ۱۳۰ شنہ |
| ۱۳۸ | ۱ | مجبوب | محبوب |
| ″ | ″ | ظہور | ظہور |
| ″ | ۳ | تخففت | تحققت |
| ″ | ″ | حق | حق |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۳۹ | ۴ | یا علم | یا علیم |
| ۱۴۰ | ۶ | تکل | تکل |
| ″ | ۷ | فتکمت | تکلت |
| ۱۴۱ | ۳ | تشدید | شدید |
| ″ | ۷ | حمید | حمید |
| ۱۴۵ | ۳ | رر | وز |
| ۱۴۶ | ۹ | صدفت | صعب |
| ″ | ۱۱ | بفرباد | بفریادم |

تمت

## تاریخ انتقال حضرت

شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق
ردولوی صاحب تو شہ
نور اللہ مرقدہ
احمد والی مددگار جہان
قطب عالم دستگیر بیکسان
۸۳۷

[illegible]

## خاتمہ کتاب

الحمد للہ در مطبع گلزار محمدی
بکوشش فراوان
باہتمام محمد وزیر رونق
طبع یافت فقط اور واضح
رہی کہ جو کتاب پر ٹیٹل و
فہرست نہو وہ مال مسروقہ ہے

## اعلان

ناظرین کتاب رفع
غلطی بذریعہ صحت نامہ
ہذا ملاحظہ فرما کر عاصی
کو مشکور کرین فقط

العبد
محمد وزیر مہتمم و مالک مطبع گلزار محمدی

# فہرست کتاب انوار العیون فی اسرار المکنون

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible]، مجلس انتظامی [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ [illegible] عہدہ داران جامعہ
۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات [illegible] ایک ماہ اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ اور انٹرمیڈیٹ
اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں اور دو کتابیں بی اے، ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں
۳۔ طلبائے [illegible] ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
کے طلبہ تین کتابیں ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں، ہوں تو طلبہ کے حساب
طلبہ پانچ کتابیں [illegible] واپس لیا جائیگا۔
۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس [illegible] نہ کی جائیں تو [illegible]
ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ [illegible] لازم ہے۔
۵۔ بشرط موقع کتابیں کا [illegible] ادا کرنا لازم ہے۔
یہ کتب خانہ میں کتاب [illegible] وہ ہوجائیں تو [illegible] ذمہ داری
۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا لکھنا منع ہے۔
عائد ہوگی۔
۷۔ کتابوں پر [illegible]
دکھایا جائے۔
۸۔ قلمی نسخے [illegible] کی کتابیں
جاری نہ کی جائیں گی۔ فقط